سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2015

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2015

(جمعرات 2، جمعتہ المبارک 3، سوموار 6۔اپریل 2015)
(یوم الخمیس 12، یوم الجمع 13، یوم الاثنین 16۔ جمادی الثانی 1436ھ)

سولھویں اسمبلی: تیرھواں اجلاس

جلد 13 (حصہ دوم): شمارہ جات : 5تا7

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

تیرھواں اجلاس

جمعرات،2۔اپریل2015

جلد 13:شمارہ 5

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا	355
2۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	357
3۔	نعت رسول مقبول ﷺ	358
	سوالات (محکمہ مواصلات وتعمیرات)	
4۔	نشان زدہ سوالات اوراُن کے جوابات	359
5۔	نشان زدہ سوالات اوراُن کے جوابات (جوایوان کی میز پر رکھے گئے)	404

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
422	تحریک استحقاق نمبر 26 بابت سال 2014 اور تحریک استحقاق نمبر 6 بابت سال 2015 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------	6۔
	رپورٹ (میعاد میں توسیع)	
422	تحریک التوائے کار نمبر 1199 بابت سال 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ----------	7۔
	تحاریک التوائے کار	
427	جام پور (راجن پور) میں محکمہ انہار کی کروڑوں روپے کی اراضی پر بااثر افراد کا قبضہ (۔۔۔جاری) ----------	8۔
428	لالہ موسیٰ میں قائم ایلیمنٹری کالجز برائے بوائز و گرلز کی عمارات زبوں حالی کا شکار ----------	9۔
429	ضلع گجرات کی حدود میں چیچیاں تا سید ھڑی سڑک کی تعمیر میں کروڑوں روپے کی کرپشن کا انکشاف ----------	10۔
430	فیصل آباد روڈ پر ورکشاپ میں کھڑی محکمہ سکارپ کی کروڑوں روپے کی گاڑیاں ناکارہ ہونے کا انکشاف ----------	11۔
430	محکمہ آثار قدیمہ کو فنڈز کی فراہمی میں تاخیر ----------	12۔
432	لاہور کے سرکاری ہسپتالوں میں ادویات کی کمی ----------	13۔
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
433	پری بجٹ بحث (۔۔۔جاری) ----------	14۔
	پوائنٹ آف آرڈر	
443	معزز خاتون ممبر پر قاتلانہ حملہ اور سکیورٹی فراہم کرنے کا مطالبہ ----------	15۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	جمعۃ المبارک،3-اپریل 2015	
	جلد 13: شمارہ 6	
16-	ایجنڈا	447
17-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	449
18-	نعت رسول مقبول ﷺ	450
	پوائنٹ آف آرڈر	
19-	جناب سپیکر کی ہدایت کے باوجود متعلقہ محکمہ کے سیکرٹری کا اسمبلی میں حاضر نہ ہونا	451
	سوالات (محکمہ داخلہ)	
20-	متعلقہ سیکرٹری کی عدم موجودگی کی بناء پر وقفہ سوالات کو pending کر دیا گیا	452
	جناب سپیکر کا فیصلہ	
21-	متعلقہ سیکرٹری کی غیر حاضری کی بناء پر وقفہ سوالات کا ملتوی کیا جانا	452
	تحاریک التوائے کار	
22-	اساتذہ کے مطالبات 31-مارچ 2015 تک تسلیم نہ ہونے کی صورت میں احتجاج کا اعلان	453
23-	اساتذہ کی ٹریننگ کی مد میں سالانہ اربوں روپے کی خُورد بُرد کا انکشاف	455
24-	سمبڑیال تھانہ بیگو والہ کے علاقہ میں گدھوں کی کھال اتارنے کے واقعہ پر زمینداروں کا احتجاج	458
25-	گجرات ڈنگہ کنجاہ مٹوانوالی روڈ سیکر والی کے مقام پر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے سے حادثات میں اضافہ	459
26-	ایلیٹ ٹریننگ سکول بیدیاں روڈ لاہور میں دوران ٹریننگ وفات پانے والے کانسٹیبلوں کے ورثاء کو قانونی مراعات دینے کا مطالبہ	460

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
27۔	رحیم یار خان شہر میں ساڑھے تین ارب روپے سے مکمل ہونے والی سیوریج سکیم فلاپ ہونے سے شہریوں کو پریشانی کا سامنا -----------	462
	پوائنٹ آف آرڈر	
28۔	فیصل آباد میں پکڑے جانے والے ٹارگٹ کلرز کو بچانے کے لئے سیاسی اثرورسوخ کا استعمال -----------	463
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون (جو متعارف ہوئے)	
29۔	مسودہ قانون ساہیوال یونیورسٹی 2015 -----------	465
30۔	مسودہ قانون جھنگ یونیورسٹی 2015 -----------	465
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
31۔	محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ حکومت پنجاب کے تجرباتی سٹیشنز کے حسابات کے بارے میں سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے سال 09-2008 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا -----------	466
	پوائنٹ آف آرڈر	
32۔	لائیو سٹاک تجرباتی سٹیشنز کی آڈٹ رپورٹ پر تحفظات -----------	467
	بحث	
33۔	پری بجٹ بحث (---جاری) -----------	469
	پوائنٹ آف آرڈر	
34۔	سروے کے مطابق ڈینگی لاروے کی افزائش میں کئی گنا اضافے کا انکشاف -----------	489
35۔	پری بجٹ بحث (---جاری) -----------	490
36۔	کورم کی نشاندہی -----------	506

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سوموار،6۔اپریل2015		
	جلد 13:شمارہ 7		
37۔	ایجنڈا	------------	509
38۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	------------	511
39۔	نعت رسول مقبولﷺ	------------	512
	سوالات (محکمہ سکولزایجوکیشن)		
40۔	نشان زدہ سوالات اوراُن کے جوابات	------------	513
41۔	نشان زدہ سوالات اوراُن کے جوابات (جوایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	554
	تعزیت		
42۔	ٹی وی چینل "سٹی42" کے سینئر رپورٹر جناب اسد ساہی کی وفات پر دعائے مغفرت	------------	592
	پوائنٹ آف آرڈر		
43۔	سروے کے مطابق ڈینگی لاروے کی افزائش میں کئی گنا اضافے کاانکشاف (۔۔۔جاری)	------------	592
	رپورٹ (میعاد میں توسیع)		
44۔	مسودہ قانون ممانعت شیشہ نوشی 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	------------	597
	پوائنٹ آف آرڈر		
45۔	پرائیویٹ سکولوں کودائرہ کار میں لانے کے لئے قانون سازی کرنے کامطالبہ	------------	598
	توجہ دلاؤنوٹس		
46۔	(کوئی توجہ دلاؤنوٹس پیش نہ ہوا)	------------	600

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار	
47۔	جام پور (راجن پور) میں محکمہ انہار کی کروڑوں روپے کی اراضی پر بااثر افراد کا قبضہ (۔۔۔جاری)	601
48۔	پی آئی سی لاہور اور دیگر ہسپتالوں میں سہولتوں کا فقدان (۔۔۔جاری)	601
49۔	پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل اور محکمہ صحت پنجاب کے درمیان جنگ سے طلباء و طالبات اور والدین شدید ذہنی دباؤ کا شکار (۔۔۔جاری)	604
	پوائنٹ آف آرڈر	
50۔	تحریک استحقاق نمبر 18/2013 کے جواب کا مطالبہ	606
51۔	کورم کی نشاندہی	608
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
52۔	پری بجٹ بحث (۔۔۔جاری)	609
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
53۔	مسودہ قانون (ترمیم) (روزگار و بحالی) معذور افراد پنجاب 2015	615
54۔	مسودہ قانون (ترمیم) لاہور آرٹس کونسل 2015	618
55۔	مسودہ قانون سماجی تحفظ اتھارٹی پنجاب 2015	626
56۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ	647
57۔	انڈکس	

355

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ2-اپریل2015

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ مواصلات وتعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

پری بجٹ بحث

357

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا تیرھواں اجلاس

جمعرات، 2۔اپریل2015

(یوم الخمیس، 12۔ جمادی الثانی1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 5 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

لَآ أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ﴿۱﴾ وَلَآ أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿۲﴾
أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ﴿۳﴾ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى أَنْ
نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ﴿۴﴾ بَلْ يُرِيْدُ الْإِنْسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهٗ ﴿۵﴾ يَسْـَٔلُ
أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ﴿۶﴾ فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ﴿۷﴾ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ﴿۸﴾
وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ﴿۹﴾ يَقُوْلُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ ﴿۱۰﴾

سُوْرَةُ الْقِيَامَةِ آیات 1 تا 10

ہم کو روز قیامت کی قسم (1) اور نفس لوامہ کی (کہ سب لوگ اٹھا کر کھڑے کئے جائیں گے) (2) کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی (بکھری ہوئی) ہڈیاں اکٹھی نہیں کریں گے؟ (3) ضرور کریں گے (اور) ہم اس بات پر قادر ہیں کہ اس کی پور پور درست کر دیں (4) مگر انسان چاہتا ہے کہ آگے کو خود سری کرتا جائے (5) پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہوگا؟ (6) جب آنکھیں چندھیا جائیں (7) اور چاند گہنا جائے (8) اور سورج اور چاند جمع کر دیئے جائیں (9) اس دن انسان کہے گا کہ (اب) کہاں بھاگ جاؤں؟ (10)

وماعلیناالاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اَج سک متراں دی ودھیری اے
کیوں دلڑی اُداس گھنیری اے
لوں لوں وچ شوق چنگیری اے
اج نیناں لائیاں کیوں جھڑیاں
مُکھ چند بدر شعشانی اے
متھے چمکدی لاٹ نورانی اے
کالی زلف تے اکھ مستانی اے
مخمور اکھیں ہن مد بھریاں
اس صورت نوں میں جان آکھاں
جان آکھاں کہ جانِ جہان آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی میں شان آکھاں
جس شان توں شاناں سب بنیاں
سبحان الله ما اجملک
ما احسنک ما اکملک
کتھے مہر علی کتھے تیری ثناء
گستاخ اکھیں کتھے جا اڑیاں

سوالات

(محکمہ مواصلات و تعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 125 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز جمعتہ المبارک 14۔ مارچ 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال)

لاہور: جی او آر IV میں ورک چارج ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*125: **محترمہ عائشہ جاوید:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جی او آر IV لاہور میں کل کتنے ورک چارج ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام، شناختی کارڈ اور کیڈر کی تفصیلات فراہم کریں؟

(ب) مذکورہ ملازمین کتنے عرصہ سے اس سب ڈویژن میں تعینات ہیں اور ان کی تعیناتی کا دورانیہ کتنا ہوتا ہے؟

(ج) مذکورہ ملازمین کی ملازمت کے کنٹریکٹ کی renewal کا کیا طریق کار ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جی او آر IV کی دیکھ بھال کے لئے منظور شدہ سٹاف کے علاوہ پانچ عدد عارضی (ورک چارج) ملازمین کو پراونشل بلڈنگز کنسٹرکشن سب ڈویژن نمبر 1 لاہور میں تعینات کیا گیا ہے تاکہ جی او آر IV کی رہائش گاہوں میں روزمرہ تعمیراتی و مرمتی ضروریات کو مناسب طریقے سے پورا کیا جا سکے۔ ان ملازمین کے کوائف درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	نام	شناختی کارڈ	عہدہ	اصل تاریخ تعیناتی	موجودہ تاریخ تعیناتی	تعیناتی کا دورانیہ
1	ارسلان علی ولد خالد حسین	35201-9678287-5	کارپینٹر	02-07-2012	01-01-2015	تین ماہ
2	محمد امتیاز ولد محمد اشفاق	35202-0729728-3	ویلڈر	02-07-2012	01-01-2015	تین ماہ
3	نزیر مسیح ولد سلامت مسیح	35202-1718965-5	سیور مین	02-07-2012	01-01-2015	تین ماہ
4	ویکرم مسیح ولد حافظ مسیح	35201-9700891-9	سیور مین	02-07-2012	01-01-2015	تین ماہ
5	محمد یٰسین ولد صاحب دین	35102-0678874-3	مالی	02-07-2012	01-01-2015	تین ماہ

(ب) مذکورہ ملازمین دو سال پانچ ماہ سے جی او آر فور میں تعینات ہیں اب ان کی تعیناتی 31.03.15 کو ختم ہو جائے گا۔

(ج) مذکورہ ورک چارج ملازمین کنٹریکٹ ملازمین نہ ہیں۔ ورک چارج ملازمین کی تعیناتی کا دورانیہ تین ماہ کے لئے ہوتا ہے دورانیے میں توسیع نہ ہوتی ہے۔ تاہم مزید ضرورت کی صورت میں دوبارہ تعیناتی کی منظوری دی جاتی ہے جس کی مجاز اتھارٹی اس کے عہدہ کے مطابق ہوتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میں نے ورک چارج ملازمین کے متعلق سوال کیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا ہے اور تھوڑی تفصیل بھی دی ہے لیکن ایک جگہ پر کہا جا رہا ہے کہ ان کے دورانیے میں توسیع نہیں ہوتی جبکہ جو figures انہوں نے دیئے ہیں وہ 2012 سے 2015 تک کے ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ اس کی وضاحت فرمادیں کہ توسیع نہ ہونے کے باوجود توسیع کیسے ہوئی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! اس سوال کے جواب کے جز (ج) کو پڑھا جائے تو جو ورک چارج ملازمین ہوتے ہیں ان کا دورانیہ تین ماہ کا ہوتا ہے۔ اگر ان کی مزید ضرورت ہو تو تین ماہ کے بعد دوبارہ تین ماہ کی توسیع کر دی جاتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس میں لکھا ہوا ہے کہ دورانیہ تین ماہ کے لئے ہوتا ہے دورانیہ میں توسیع نہ ہوتی ہے۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ اس کو تین ماہ کے بعد اگر ضرورت ہو تو دوبارہ توسیع دی جاتی ہے۔ یہاں توسیع کا لفظ غلط استعمال ہو گیا ہے۔ ان کو دوبارہ کنٹریکٹ پر رکھا جاتا ہے جس کی مدت تین ماہ ہوتی ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! آپ خود پڑھ لیں یہ اتنا صحیح نہیں ہے۔ میں ان کی بات سے مطمئن ہوں لیکن جواب میں لکھا ہوا ہے کہ توسیع نہ ہوتی ہے۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں کہہ رہا ہوں کہ توسیع نہیں ہوتی بلکہ تین ماہ کے بعد نئے کنٹریکٹ پر تعیناتی کی جاتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر صاحب نے بتایا ہے کہ توسیع نہیں ہو سکتی بلکہ نئے کنٹریکٹ کے مطابق تعیناتی کی جاتی ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! یہ کہتے ہیں کہ توسیع نہیں ہوتی لیکن وہی لوگ نئے سرے سے تعینات کر دیئے جاتے ہیں۔ یہ تو ایک عجیب سلسلہ نظر آتا ہے۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ یہ تعیناتی ضروریات کی بنیاد پر ہوتی ہے۔ اگر کوئی اور بھی درخواست گزار آ جائے تو رکھا جا سکتا ہے۔ اگر ورک چارج ملازمین کو تین ماہ سے زیادہ کنٹریکٹ دینے کے لئے لاء اجازت نہیں دیتا اس لئے تین ماہ کے بعد کوئی بھی نیا آدمی induct ہو سکتا ہے۔ اس عرصہ میں ہو سکتا ہے کوئی نیا آدمی ہی نہ آیا ہو گا اور ان کا کام satisfactory ہو گا۔ مزید کام کو چلانے کے لئے ان لوگوں کو رکھنا ضروری تھا اور گورنمنٹ نے ریکروٹمنٹ پر پابندی لگائی ہوئی تھی اس لئے ان کو رکھا گیا ہو گا۔ اب وہ پابندی ختم ہو گئی ہے نوکریاں آنا شروع ہو گئی ہیں جب ان اسامیوں پر مستقل ملازمین بھرتی ہونا شروع ہو جائیں گے تو ورک چارج ملازمین کم ہونا شروع ہو جائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 2228 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔ ان کی طرف سے request آئی تھی لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب احمد شاہ کھگہ صاحب کا ہے۔ جی، کھگہ صاحب!

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1231 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع پاکپتن: سڑکوں کی تعمیر کی تفصیلات

*1231: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:—

ضلع پاکپتن پی پی۔229 میں سال 2008 سے سال 2012 تک محکمہ مواصلات نے کتنی سڑکیں تعمیر کیں، ان پر کتنے اخراجات آئے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): سال2008 سے سال2012 تک صوبائی حلقہ پی پی-229 پاکپتن میں محکمہ مواصلات و تعمیرات کے زیر نگرانی مندرجہ ذیل چار سڑکات تعمیر ہوئی ہیں:

سیریل نمبر	نام سڑکات	تکمیل کا سال	لاگت منصوبہ
		2008-09	
1	تعمیر پختہ سڑک بمقام چک نمبر 83/D لمبائی0.60 کلو میٹر	2009-10	1.712 (M)
2	تعمیر پختہ سڑک از بکھاں ہانس تا چک کالی لمبائی 1.00 کلو میٹر	2009-10	3.013 (M)
3	بحالی و بہتری سڑک ازاڈا نور پور تا اڈا کمیر ضلع پاکپتن لمبائی 17.00 کلو میٹر	2010-11	52.728(M)
4	کشادگی و بحالی سڑک از ساہیوال پاکپتن روڈ تا چک SP/30 لمبائی 2 کلو میٹر	2010-11	10.012 (M)

اس کے علاوہ بُنگہ حیات، پاکپتن، عارف والا سڑک تعمیر ہو رہی ہے اس سکیم کی کل لمبائی54.27 کلو میٹر اور لاگت مبلغ 1223.963 ملین روپے ہے۔اس سکیم کا کچھ حصہ جس کی لمبائی16.26 کلو میٹر ہے پاکپتن سے چک شفیع تک حلقہ پی پی-229 میں آتا ہے جس کی کل لاگت مبلغ381.410 ملین روپے ہے یہ سکیم زیر تعمیر ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں نے اس سوال میں پوچھا تھا کہ میرے حلقہ میں کتنی سڑکیں بنائی گئی ہیں۔اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ کل چار سڑکیں ہیں جن میں سے ایک کی لمبائی تقریباً ایک کلو میٹر، دوسری کی0.60 کلو میٹر، تیسری کی17 کلو میٹر بحالی کی گئی ہے۔ میرے علاقہ کے لئے بہت کم فنڈز رکھے گئے تھے میری گزارش ہے کہ ان کو اس سال بجٹ میں بڑھایا جائے۔ اس کے علاوہ انہوں نے جواب دیا ہے کہ عارف والا روڈ کی تعمیر ہو رہی ہے۔اس پر کام سست روی سے جاری ہے اس کو جلد مکمل کرایا جائے۔اس پر کچھ احکامات صادر فرمادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! انہوں نے پہلے بات کی ہے کہ ان کے حلقہ میں کم فنڈز دیئے گئے تو یہ محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کا کام ہوتا ہے وہاں سے جو allocation ہوتی ہے تو محکمہ مواصلات و تعمیرات ایک executing agency ہے۔یہ سڑکیں جن کا ذکر کیا گیا ہے یہ ساری ضلعی سڑکیں ہیں لیکن ان کو محکمہ مواصلات و تعمیرات نے as a special case take up کر کے ان کو restore کیا ہے۔اس کے علاوہ یہ جو بڑے منصوبے کی بات کر رہے ہیں تو اس پر ابھی تک 802 ملین روپے کا خرچہ ہو

چکا ہے۔انشاء اللہ ہماری کوشش ہوگی جس طرح انہوں نے کہا ہے کہ تھوڑی رہ گئی ہے اس کو جلد از جلد مکمل کیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر1351 سردار وقاص حسن مؤکل صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر1653 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سول سیکرٹریٹ کے دفاتر میں کی گئی تزئین و آرائش کی تفصیلات

*1653: **محترمہ حنا پرویز بٹ**: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جنوری 2009 سے آج تک سول سیکرٹریٹ پنجاب لاہور میں کتنی رقم کس کس آفیسر کے دفتر / عمارت کی تعمیر و مرمت پر خرچ ہوئی ہے؟

(ب) یہ رقم کس کس مالی سال میں خرچ ہوئی ہے؟

(ج) اس وقت کس کس آفیسر کے دفتر کی عمارت تعمیر کی جارہی ہے یا دفتر کی تزئین و آرائش کی جا رہی ہے؟

(د) یکم جنوری 2009 سے آج تک کس کس آفیسر کے دفتر میں بارش کا پانی کس کس بناء پر داخل ہوا اس کے ذمہ داران کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یکم جنوری 2009 سے آج تک سول سیکرٹریٹ پنجاب میں کسی قسم کی نئی تعمیر عمل میں نہیں لائی گئی ہے۔ تاہم تعمیر، بحالی و سالانہ خصوصی مرمت کی مد میں درج ذیل روپے خرچ ہوئے۔

نمبر شمار	نام بلاک	ترقیاتی سکیم برائے بحالی (ملین)	سالانہ مرمت (ملین)	خصوصی مرمت (ملین)
1	چیف سیکرٹری بلاک	88.083	2.683	9.926
2	ایڈیشنل چیف سیکرٹری	----	1.423	2.585
3	ایس اینڈ جی اے ڈی بلاک	35.370	8.566	9.004
4	ہوم ڈیپارٹمنٹ بلاک	7.832	3.346	4.141
5	محکمہ صحت بلاک	5.000	2.070	5.873

6	محکمہ قانون بلاک	12.926	1.496	3.162
7	پرانا آئی جی بلاک	---	0.834	2.763
8	ایچ بلاک	23.207	3.268	5.484
9	فنانس ڈیپارٹمنٹ بلاک	12.993	4.625	13.928
10	منسٹر بلاک	---	4.463	5.508
11	ہائر ایجوکیشن بلاک	3.349	2.929	4.787
12	لوکل گورنمنٹ بلاک	4.120	1.770	3.498
13	پراسیکیوشن بلاک	2.795	0.900	1.533
14	استقبالیہ دفتر، جمنیزیم اور چار دیواری کا قیام	23.106	---	---
15	مسجد	23.529	---	---
16	کنٹین	6.701	---	---
17	موٹر سائیکل سٹینڈ	3.262	---	---
18	ٹائلٹ بلاک	3.817	---	---

(ب) سال بہ سال سالانہ و خصوصی مرمت کی تفصیل درج ذیل ہے؟

نمبر شمار	سال	سالانہ مرمت	خصوصی مرمت	میزان
1	01.01.2009 تا 30.06.2009	5.217(M)	17.819(M)	23.036(M)
2	01.07.2009 تا 30.06.2010	7.312(M)	14.341(M)	21.653(M)
3	01.07.2010 تا 30.06.2011	1.662(M)	8.921(M)	10.583(M)
4	01.07.2011 تا 30.06.2012	5.907(M)	2.938(M)	8.845(M)
5	01.07.2012 تا 30.06.2013	10.762(M)	17.229(M)	27.991(M)
6	01.07.2013 تا 30.06.2014	4.405(M)	7.445(M)	11.850(M)
7	01.07.2014 تا 31.12.2014	2.108(M)	4.667(M)	6.775(M)
	ٹوٹل رقم	38.373(M)	73.359(M)	111.732(M)

(ج) اس وقت کسی بھی افسر کا دفتر زیر تعمیر نہ ہے تاہم اس وقت پنجاب سول سیکر ٹریٹ میں درج ذیل سکیموں پر تعمیراتی کام جاری ہیں جبکہ تزئین و آرائش کا کام بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کے ذمہ نہیں ہے۔

- موٹر سائیکل سٹینڈ کے لئے نئے شیڈ کی تعمیر
- ایچ بلاک میں لفٹس کی تبدیلی
- لاء ڈیپارٹمنٹ کے سامنے دیوار کی اونچائی
- فنانس ڈیپارٹمنٹ کے بجٹ ہال کی بحالی و بہتری
- پنجاب سول سیکر ٹریٹ میں پانی کی پرانی پائپ لائنز کی تبدیلی

(د) گزشتہ سال ستمبر 2014 مون سون کی چار دن لگاتار ہونے والی شدید بارشوں کی وجہ سے فنانس ڈیپارٹمنٹ اور لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی پرانی چھتیں لیک کر گئی تھیں جن کو فوری طور پر مرمت کروا دیا گیا۔ چونکہ یہ لیکیج قدرتی آفات کے زمرہ میں آتی ہے جس پر کسی کا بس نہ ہے اس لئے کسی کو بھی اس کا ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (الف) میں بیان کردہ ترقیاتی سکیم برائے بحالی و سالانہ مرمت اور خصوصی مرمت میں کیا فرق ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں نے بھی محکمے سے یہی سوال کیا تھا ان میں بنیادی طور پر کوئی فرق نہیں ہے پہلے محکمہ کی طرف سے جواب اسمبلی میں چلا گیا تھا اس میں وہ علیحدہ علیحدہ دکھایا گیا ہے۔ Special repair کسی Special purpose کے لئے ہوتی ہے۔ ایک Annual repair ہوتی ہے اور ایک Special repair ہوتی ہے کسی جگہ پر کوئی tiles وغیرہ change کرنی ہوں یا کوئی اور اس میں کام کرنا ہے وہ Special repair کے کھاتے میں آتا ہے اور Annual repair روزمرہ کے کام ہوتے ہیں۔ باقی انہوں نے جو سوال کیا ہے کہ اس میں کیا فرق ہے تو یہ دونوں چیزیں same ہیں۔ پہلے محکمے نے الگ الگ لکھا تھا لیکن اب جو میں نے نیا جواب لیا ہے اس کو consolidate کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ محکمہ قانون بلاک میں کس کس چیز کی بحالی کی گئی جس پر ایک کروڑ 29 لاکھ روپے کی huge رقم خرچ کی گئی نیز کس کس دفتر کی بحالی پر کیا خرچ کیا گیا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! براہ مہربانی محترمہ سوال repeat کر دیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ محکمہ قانون بلاک میں کس کس چیز کی بحالی کی گئی جس پر ایک کروڑ 29 لاکھ روپے کی huge رقم خرچ کی گئی نیز کس کس دفتر کی بحالی پر کیا خرچ کیا گیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! اس کی تفصیل ہے وہ لاء ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں پوچھ رہی ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ سال وار تفصیل میرے پاس ہے لیکن اس طرح ایک item کی تفصیل اس وقت میرے

پاس موجود نہیں ہے یہ fresh question کریں یا مجھ سے بعد میں معلومات لینا چاہیں تو اس کی تفصیل ان کو فراہم کی جا سکتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! ان کے پاس اس وقت اس کی تفصیل نہیں ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ حنا پرویزبٹ صاحبہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ حنا پرویزبٹ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1655 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: کینال روڈ کی توسیع و دیگر تفصیلات

*1655: **محترمہ حنا پرویزبٹ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کینال روڈ لاہور کی توسیع کب ہوئی نیز اس کی توسیع کا ٹھیکہ کس کمپنی کو دیا گیا؟

(ب) کینال روڈ کی توسیع کی منظوری کس اتھارٹی نے کب دی نیز اس کی توسیع پر حکومت نے کل کتنی رقم خرچ کی؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) کینال روڈ لاہور کی توسیع مال روڈ انڈر پاس سے ڈاکٹر ہسپتال انڈر پاس تک محکمہ مواصلات و تعمیرات کے تحت اکتوبر 2011 میں شروع ہوئی اور جون 2012 میں مکمل ہو گئی تھی۔ اس منصوبہ کا ٹھیکہ میسرز این ایل سی کو دیا گیا تھا۔

(ب) توسیع کینال روڈ کی منظوری محکمہ مواصلات و تعمیرات حکومت پنجاب نے مورخہ 11-10-05 کو دی تھی اور اس کی توسیع پر کل لاگت 1303.567 ملین روپے ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویزبٹ: جناب سپیکر! جز (الف) کے حوالے سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ کینال روڈ کی توسیع دو سال کے مختصر عرصے میں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئی ہے، خاص طور پر اچھرہ انڈر پاس اور اس کے ارد گرد کے علاقے اس میں شامل ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میرے علم میں ایسی کوئی بات نہیں ہے اور نہ ہی اس سوال میں انہوں نے اس قسم کا کوئی اظہار خیال کیا ہے لہذا میری معلومات کے مطابق وہ روڈ ٹھیک ہی چل رہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب !اس کو check کر والیں۔ اگلا سوال نمبر1975 میاں محمد اسلم اقبال صاحب کا ہے ۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر2085 سردار شہاب الدین خان صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر2430 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر2550 سردار شہاب الدین خان صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال شیخ علاؤالدین صاحب کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اپنا سوال کرنے سے پہلے میں آج ایک بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ کوئی بھی معزز ممبر جو اس ایوان میں بات کرتا ہے وہ عوام کی بہتری اور اس ایوان کے عزت ووقار میں اضافے کے لئے کرتا ہے۔ میری اور ہر معزز ممبر کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ عوام کی بہتری اور اصلاح کے لئے حکومتی معاملات میں جتنا بھی ہم عمل دخل کر سکتے ہیں وہ کریں۔ آج جس منسٹر صاحب نے جواب دینا ہے میرا ان کے ساتھ ایک احترام کا رشتہ ہے اور یہ بات میں اپنا سوال کرنے سے پہلے اس لئے کرنا چاہتا ہوں کہ آج میں نے جو بھی سوال کرنے ہیں یہ overall پورے پنجاب میں اس وقت کام ہو رہے ہیں ان کو اس نظریہ سے دیکھا جائے صرف نیاز بیگ فلائی اوور کو ہی نہ دیکھا جائے، اس کے اندر بہت اصلاح کی ضرورت ہے۔ اب میں آپ کی اجازت سے سوال کرنا چاہوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! سوال نمبر بولیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! سوال نمبر2996 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: نیاز بیگ فلائی اوور پر ہونے والے اخراجات و دیگر تفصیلات

*2996: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) نیاز بیگ فلائی اوور لاہور پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ب) نیاز بیگ فلائی اوور کے لئے (Buildings & Acquisition of Land) کی مد میں کتنی رقم ادا کی گئی اور کتنے بقایا جات کلیم ابھی تک ادا نہیں کئے گئے یا عدالتوں میں زیر سماعت ہیں؟

(ج) نیازبیگ فلائی اوور کی failed feasibility کی ماسٹر پلاننگ میں کس کا کردار تھا جن انجینئرز نے انڈر پاسز کے منصوبے کو نظر انداز کیا،ان کے خلاف کیا کارروائی ہوئی؟

(د) آج نیازبیگ فلائی اوور کے اوپر اور نیچے سے گزرنے والی ٹریفک کا تناسب کیا ہے؟

(ہ) نیازبیگ فلائی اوور کی تعمیر شروع ہوتے ہی عوام کی طرف سے قابل انجینئرز کا پیش کردہ Counter Proposals Plan کیوں نظر انداز کیا گیا اور اربوں روپے لوٹنے والے عوامل اور نام نہاد ماہرین کے خلاف کیا کارروائی ہوئی؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) نیازبیگ فلائی اوور لاہور کی تکمیل پر کل لاگت مبلغ 1678.615 ملین آئی۔

(ب) لینڈ ایکوزیشن کلکٹر پنجاب ہائی وے ڈیپارٹمنٹ لاہور کو مبلغ 528.000 ملین ادا کئے گئے جس میں سے اب تک 444.362 ملین مالکان کو ادا کئے جا چکے ہیں جبکہ بقایا متاثرین مالکان نے مختلف کورٹس میں مقدمات کر رکھے ہیں اس وجہ سے ابھی تک 83.638 ملین ادا کئے جانے باقی ہیں۔کورٹ کیسز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) نیازبیگ فلائی اوور کے منظور شدہ منصوبہ میں انڈر پاس کی تعمیر شامل نہ تھی۔اس منصوبہ کے تحت ٹھوکر چوک میں فلائی اوور بنا کر ٹریفک کے بہاؤ میں رکاوٹ کو دور کرنا مقصود تھا۔ PDWP کی منظوری کے مطابق اس منصوبہ کی تعمیر مکمل ہوئی لہٰذا کسی بھی متعلقہ انجینئر کے خلاف انضباطی کارروائی کا جواز نہ ہے۔

(د) 2013 کے ٹریفک سروے کے مطابق نیازبیگ چوک پر مجموعی ٹریفک 125078 گاڑیاں روزانہ ہے جس میں سے فلائی اوور کے اوپر سے 67000 گاڑیاں روزانہ گزرتی ہیں جو کہ کل تعداد کا 54 فیصد ہیں۔پُل کے نیچے سے گزرنے والی گاڑیوں کی تعداد 58078 ہے جو کہ کل تعداد کا 46 فیصد ہے۔

(ہ) منصوبہ کی تعمیر کے دوران مختلف تجاویز سامنے آئیں تاہم غور و خوض کے بعد محدود مالی وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے منظوری کے مطابق فلائی اوور تعمیر کیا گیا اس لئے کسی تکنیکی ماہر کے خلاف انضباطی کارروائی کا جواز نہ تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے یہ سوال ہے 2006 میں اس فلائی اوور پر تقریباً 225۔ ارب روپے خرچ کئے گئے۔ 2006 میں بغیر environment certificate کے اس کو شروع کیا گیا اور اس پر 225۔ ارب روپے خرچ کئے گئے، اس کے مقابلے میں جو پلان محترم احسان اللہ جوہری صاحب نے دیا جو کہ ہائیکورٹ میں بھی جمع کروایا تھا میں خود بھی اس میں involve تھا، اس پر 50 کروڑ روپے سے زائد خرچ نہیں تھا، آپ کو اور عوام کو سن کر حیرانی ہوگی کہ اس میں ایک انچ کی بھی acquisition نہیں تھی اور نہ کوئی cost تھی۔ نتیجہ یہ ہے کہ آج آپ وہاں سے گزر کے دکھائیں آپ بھی روز وہاں سے گزرتے ہیں نیاز بیگ فلائی اوور سے بڑا ہی کوئی قسمت والا ہوتا ہے کہ بچ کے نکل جائے وہاں پر روز حادثات ہوتے ہیں۔ الحمد للہ میں خاکسار اُس وقت بھی ایم پی اے تھا میں نے یہ معاملہ اپنے خرچے پر ہائی کورٹ میں اٹھایا اور ایک counter plan دیا تھا کہ دیکھو بچ جاؤ اور بعد میں کیا ہوا کہ یونیورسٹی میں underpasses بنائے گئے اور recently جو بہترین انڈر پاس ہماری حکومت نے بنایا جو کہ شوکت علی روڈ کو ملتان روڈ سے ملایا گیا ہے وہ بھی وہی پلان تھا جو میں نے احسان اللہ جوہری کا دیا تھا۔ میرا سوال منسٹر صاحب سے یہ ہے کہ جنہوں نے یہ bad planning کی تھی ان کے خلاف محکمے نے کیا ایکشن لیا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! سب سے پہلے تو شیخ صاحب bad planning کی definition بتائیں۔

What do you mean by bad plan?

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اس میں کیا bad plan تھا؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ بہت ہی simple سی بات ہے آج آپ کمیٹی بنالیں اور ابھی چلیں، میں آپ کو ثابت کر دیتا ہوں کہ اس فلائی اوور کے نیچے کتنے حادثات ہورہے ہیں اور اس کے اندر جو acquisition کی گئی منسٹر صاحب کو پتا ہے کہ bad planning کیا ہے؟ اس کے اندر acquisition میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں اس وقت عدالتوں میں اربوں روپے کے claim ہیں جو کہ محکمہ نے یہاں پر چھپائے ہیں۔ سپریم کورٹ کی judgement موجود ہے وہ claim گورنمنٹ کو دینے پڑیں گے اسی کو bad planning کہتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! آپ ہائی کورٹ میں بھی گئے تھے تو وہاں پر اس کے خلاف کیا کارروائی ہوئی تھی؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ہماری حکومت آ گئی تھی تو مجھے محترم چیف منسٹر صاحب نے کہا کہ شیخ صاحب اب اس کو بننے دیں کیونکہ یہ شروع ہو گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اس میں پھر منسٹر صاحب کا کیا قصور ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کی نہیں ان کے محکمے کی بات کر رہا ہوں۔ میں منسٹر صاحب کو کیا کہہ رہا ہوں؟ بات یہ ہے کہ جس bridge engineer نے اس فلائی اوور کی ڈیزائننگ کی تھی اس کو معلوم تھا کہ رائیونڈ روڈ سے یتیم خانہ کی طرف جانے والی سڑک پر ٹریفک کا کوئی حال نہیں ہو گا۔ میں آپ کو ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ وہاں سے کوئی آج بھی خیر وعافیت سے نہیں نکل سکتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میں آپ کی بات سے اتفاق کرتا ہوں۔ اگر آپ اس معاملے کو ہائی کورٹ میں لے کر گئے تھے تو اس کا decision آنے تک آپ اس کا wait کر لیتے تاکہ یہ جو bad planning کی گئی تھی اس پر کوئی نہ کوئی ایکشن ہو جاتا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! 2008 میں ہماری حکومت آ گئی تھی اس لئے جب چیف منسٹر صاحب نے مجھے کہا اب یہ شروع ہو چکا ہے۔ چلیں، آج میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ مجھ سے سوال کر رہے ہیں۔ یہ گلبرگ والا پراجیکٹ اس وقت کیوں بند ہے جس پر اربوں روپے کا نقصان ہو رہا ہے اس لئے کہ سیکشن۔12 کی تقلید نہیں کی گئی۔ سیکشن۔12 کی compliance نہیں ہوئی، پھر بات دور نکل جائے گی اگر میں یہ بتاؤں گا کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ میں یا کوئی معزز ممبر اگر حکومت کی اصلاح چاہتا ہے کہ 225۔ارب روپے کی بجائے 50 کروڑ روپے خرچہ آتا اور ایک انچ کی بھی acquisition نہ ہوتی۔ آج وہاں پر کچھ سمجھ نہیں آ رہی کہ نیچے کی ٹریفک کو کیسے چلایا جائے۔ میں منسٹر صاحب کی، آپ کی اور عوام کی توجہ صرف یہ چاہتا ہوں کہ آئندہ کے لئے تھوڑا محتاط ہو جائیں۔ دیکھیں آج اگر source out کر کے آپ کا کیا خیال ہے؟۔۔ میں آج آپ کو ایک بات بتانے لگا ہوں جو کہ منسٹر صاحب کے علم میں بھی ہے میں ایک دفعہ ایک میٹنگ میں بیٹھا ہوا تھا وزیر اعلیٰ پوچھ رہے تھے آپ کون ہیں، آپ کون ہیں، آپ کون ہیں؟ ایک آدمی نے کہا کہ میں NESPAK سے آیا ہوں وزیر اعلیٰ اتنا ناراض ہوئے انہوں نے کہا تمہیں پتا ہے کہ تم نے جھینگا گلی میں کیا کیا ہے؟ پورا پہاڑ چل پڑا ہے منسٹر صاحب کو پتا ہے کہ گورنمنٹ کے ابھی تک وہاں کئی ارب روپے لگ چکے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ

غلطی مجھ سے بھی ہو سکتی ہے، غلطی آپ سے بھی ہو سکتی ہے۔ان لوگوں نے غلطی کی اس لئے جھنگا گلی میں اس قوم کا اربوں روپیہ ڈوب گیا۔ نیاز بیگ فلائی اوور تو بالکل ایک چھوٹا سا معاملہ ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! آپ ٹائم بھی نوٹ کریں اگر ایک سوال پر اتنا وقت لگ جائے گا تو۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ شیخ صاحب! آپ ہمیشہ عوام کی فلاح کی بات کرتے ہیں جس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن اب بات یہ ہے کہ ایک چیز complete ہو چکی ہے اور کورٹ سے بھی withdraw ہو گیا ہے۔ اب اس کا سوال یہاں پر آ گیا ہے۔ آپ پھر اس کے لئے کوئی تحریک لے کر آ جائیں تاکہ اس کے خلاف ایوان میں کچھ آئے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اب اس کا کچھ نہیں ہو سکتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ عوام کی اصلاح کے لئے بیٹھ کر کوئی مشورہ ہی دے دیں۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! سب سے پہلے میں شیخ صاحب کو اس بات پر credit دوں گا کہ جب بھی یہ سوال کرتے ہیں تو ان کے پاس facts بھی ہوتے ہیں، knowledge بھی ہوتا ہے اور ایوان کی input میں definitely اضافہ ہوتا ہے۔ میں تھوڑا سا اپنے knowledge کو بڑھانے کے لئے عرض کروں گا جیسے شیخ صاحب نے کہا ہے کہ بہت سارے کورٹ کیسز اربوں روپے کے pending ہیں۔ میرے پاس جو knowledge ہے کہ ٹوٹل 24 آدمی کورٹ میں گئے ہیں جن میں سے 23 لوگ payment لینے کے بعد کورٹ میں گئے ہیں۔ ایک آدمی ایسا ہے جس نے ابھی تک payment بھی نہیں لی اور کورٹ میں ہے۔ یہ ٹوٹل 24 ہیں۔ یہ بہت بڑی تعداد بتا رہے ہیں تو شیخ صاحب مجھے تھوڑا سا elaborate کر دیں کہ میرے پاس information غلط ہے یا ان کی information کوئی اور ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں شکر گزار ہوں کہ منسٹر صاحب بات کو سمجھ گئے ہیں۔ بات یہ ہے کہ سینئر سول جج کی عدالت میں under protest جو پیسا لیا جاتا ہے اس کا منسٹر صاحب کو بھی پتا ہے کہ جب under protest کوئی پیسا لیا جاتا ہے تو claim وہیں کا وہیں رہتا ہے۔ میں خود ہی بتا دیتا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ نے وہاں پر لوگوں کو تین لاکھ روپے مرلہ کے حساب سے payment کی ہے جبکہ منسٹر صاحب کا اُس وقت کوئی چارج ہی نہیں تھا۔ وہاں پر 25/30 لاکھ روپے فی مرلہ market value تھی

وہ claim ابھی تک سینئر سول جج کی عدالت میں، ہائی کورٹ اور ایڈیشنل سیشن جج کی عدالت میں پڑے ہیں۔اس میں سپریم کورٹ کی ایک regular Ruling موجود ہے کہ gold against gold اس Ruling کو gold against gold کہا جاتا ہے۔وہ Ruling یہ ہے کہ اگر کسی کی جائیداد ایک کروڑ روپے کی ہے تو محکمے کو وہ دینی ہوگی۔وہ وقت گیا جب Acquisition Act 1894 کا حوالہ دے کر ہم نیچے سے زمین کھینچ لیتے تھے لیکن اب ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ سپریم کورٹ watch کرتی ہے۔منسٹر صاحب کو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کیونکہ محکمے کو بھی یہ پتا ہے اور انہوں نے deliberately اس چیز کو چھپایا ہے۔وہ claims ابھی موجود ہیں جو حکومت کو دینے پڑیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب!آپ وقفہ سوالات کے بعد بیٹھ کر شیخ صاحب کی تجویز لیں۔باقی ان کی بات واقعی جائز ہے کیونکہ میرا ابھی وہاں سے گزر ہوتا ہے۔

وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر!میں وہی پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ 24 لوگ کورٹ میں گئے ہوئے ہیں۔اب یہ کورٹ کے purview میں چلا گیا ہے تو کورٹ جو فیصلہ کرے گی اس کو گورنمنٹ obey کرے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، منسٹر صاحب!اس پر آپ بیٹھ جائیں اور شیخ صاحب آپ کو جو بھی مشورہ دیں اس پر عمل کریں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!میں نے کچھ عرض کرنا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب!آپ تشریف رکھیں۔اس کے بعد آپ بات کیجئے گا۔اگلا سوال لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان کا ہے۔کرنل صاحب!سوال نمبر بولیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!مجھے صرف ایک منٹ چاہئے۔آپ بھی وہاں سے گزرتے ہیں اور ہم بھی گزرتے ہیں۔شیخ صاحب کا point بالکل valid ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میں اس سے agree کرتا ہوں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!میری صرف گزارش سن لیں کیونکہ یہ بہت ضروری مسئلہ ہے۔اس فلائی اوور کے نیچے سے جو ٹریفک آتی ہے وہ بڑے خطرناک طریقے سے گزرتی ہے۔اس پر اگر آپ کمیٹی بنادیں جو دیکھ لے تو یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے کیونکہ یہ بہت ضروری ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! میں شیخ صاحب کی بات سے agree کرتا ہوں کیونکہ ان کی observation بالکل ٹھیک ہے اس لئے میں نے منسٹر صاحب کو کہا ہے کہ اس پر بیٹھ کر کوئی لائحہ عمل بنالیں پھر مجھے آگاہ کریں تاکہ اس کے مطابق ہم اس پر کوئی عمل کریں گے۔ جی، کرنل صاحب!

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! میں ایک اور بات آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ میری یہ observation ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آئندہ کے بعد جس دن جس بھی ڈیپارٹمنٹ کے سوال و جواب ہوں گے اُس دن کوشش کیا کریں کہ اگر اس ڈیپارٹمنٹ کے منسٹر موجود ہوں تو ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری کو بھی یہاں پر گیلری میں موجود ہونا چاہئے۔ آئندہ کے بعد یہ لازمی کوشش کیا کریں اور احتیاط کیا کریں۔ جی، کرنل صاحب! (نعرہ ہائے تحسین)

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 3026 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سمندری سے ملتان سنگل روڈ کو دورویہ کرنے کی تفصیلات

*3026: لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:—

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد تا ملتان براستہ سمندری، رجانہ، پیر محل ہائی وے روڈ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ فیصل آباد سے سمندری تک یہ دورویہ سڑک ہے جبکہ سمندری سے ملتان تک ٹریفک کے آنے جانے کے لئے سنگل سڑک ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سمندری ضلع فیصل آباد کی حدود و مرید والا تک سنگل روڈ کی چوڑائی 24 فٹ جبکہ اس سے آگے ملتان تک روڈ کی چوڑائی صرف 20 فٹ ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا ہائی وے روڈ پر سمندری سے ملتان تک سنگل روڈ ہونے کی وجہ سے بھاری ٹریفک گزرتی ہے اور بے شمار حادثات رونما ہوتے ہیں، جس سے قیمتی مالی و جانی نقصانات ہو رہے ہیں؟

(ہ) کیاحکومت عوام کو حادثات سے محفوظ رکھنے کے لئے مذکورہ بالاہائی وے روڈ کودورویہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے ؟

وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ہاں!یہ درست ہے لیکن اس سڑک کا مکمل نام فیصل آباد ، سمندری، رجانہ، پیر محل، سندھیلیانوالی، عبدالحکیم، کچاکھوہ وہاڑی روڈ ہے۔

(ب) ہاں!یہ درست ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ فیصل آباد کی حدود مرید والا تک سنگل سڑک کی چوڑائی 24 فٹ ہے۔البتہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں درج ذیل حصوں کے علاوہ تمام سڑک 24 فٹ چوڑی ہے۔

سریل نمبر	از	تا	چوڑائی (کلومیٹر)	لمبائی (کلومیٹر)
1	پولیس چیک پوسٹ (کلومیٹر نمبر 78.79)	پیر محل (کلومیٹر نمبر 108.50)	20فٹ	29.71
2	اروتی اڈا (کلومیٹر نمبر 134.49)	ہیڈ سدھنائی (کلومیٹر نمبر 149.08)	20فٹ	14.59
		کل لمبائی		44.30

(د) یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا سڑک سمندری (ضلع فیصل آباد) سے عبدالحکیم (ضلع خانیوال) تک سنگل سڑک ہے۔ جس پر ہر قسم کی ٹریفک رواں دواں رہتی ہے۔البتہ سڑک پر زیادہ تر حادثات ڈرائیور حضرات کی غفلت اور غیر ذمہ دارانہ رویہ کی وجہ سے رونما ہوتے ہیں۔

عبدالحکیم (ضلع خانیوال) تا ملتان براستہ پل باگڑ اور کبیر والا، ماہنی سیال تک سڑک کی چوڑائی 24 فٹ مع 4,4 کے پختہ شولڈرز ہیں اور ضلع خانیوال کی حدود میں آتی ہے جبکہ ماہنی سیال تا ملتان دورویہ سڑک ہے جو لاہور ملتان روڈ کا حصہ ہے اور نیشنل ہائی وے اتھارٹی کی ملکیت ہے۔

(ہ) جی ہاں! فی الحال مذکورہ سڑک کو دورویہ (Dual Carriageway) کرنے کا منصوبہ از سمندری تا ضلعی حدود فیصل آباد/ٹوبہ ٹیک سنگھ 33.79 کلو میٹر Phase-I تقریباً 2100 ملین روپے کی لاگت سے مورخہ 2014-12-09 کو منظور ہو چکا ہے جبکہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی حدود از ضلعی باؤنڈری فیصل آباد / ٹوبہ ٹیک سنگھ تا رجانہ تقریباً 17 کلو میٹر کو

Dual Carriage Way کا منصوبہ Phase-II میں شامل کرنے کا ارادہ ہے۔ جس کی pre-qualification ہو چکی ہے اور ٹینڈرنگ under process ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! پہلے تو میں حکومت کا، وزیر اعلیٰ صاحب اور منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے سمندری سے رجانہ تک دورویہ سڑک بنائی ہے جو عوام کی بہت سخت ضرورت تھی۔ میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے عوام کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ سڑک approve کی ہے۔ انہوں نے اس سڑک کو دو phases میں رکھا ہے۔ 33 کلو میٹر کی سڑک کا پہلا phase ڈسٹرکٹ فیصل آباد کی حدود تک منظور کیا ہے اور آگے 17 کلو میٹر کی سڑک رجانہ تک phase-2 میں شامل کیا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ phase-1 میں کیا 33 کلو میٹر کی tendering ہو چکی ہے، اگر ہوئی ہے تو کیا اس کا ایک ہی ٹینڈر ہوا ہے یا further sanction کئے گئے ہیں اور یہ سڑک کب تک complete ہو گی؟ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ phase-2 کو حکومت کب تک start کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! سب سے پہلے جس طرح معزز ممبر نے فرمایا ہے تو definitely یہ ایک بڑا اہم پراجیکٹ تھا جسے پنجاب گورنمنٹ نے take up کیا اور اس سے انشاء اللہ اُس علاقے کے لوگوں اور generally پنجاب کے تمام لوگوں کے لئے آسانیاں پیدا ہوں گی۔ Phase-1 کی ٹوٹل لاگت 2100 ملین روپے ہے جس کی ٹوٹل لمبائی 33.79 کلو میٹر ہے۔ اس کو تین groups میں divide کیا گیا ہے اور ابھی اس کا پہلا گروپ ساڑھے گیارہ کلو میٹر کا 26-3-2015 کو award ہو گیا ہے جس کے لئے اس سال 150 ملین کی allocation کر دی گئی ہے۔ ان کا سوال ہے کہ کتنے groups ہیں تو یہ ٹوٹل تین ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات phase-2 کی رہی وہ روڈ رجانہ تک جائے گا اس کی 17 کلو میٹر کی لمبائی ہے۔ اس کی pre-qualification کا process مکمل ہو چکا ہے اور اس کی tendering بھی under process ہے۔ جہاں تک اس کی completion کی بات ہے تو اگر پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ ہمیں 100 فیصد فنڈز دے دے تو میں ابھی commit کر سکتا ہوں کہ ہم اس کو ایک سال میں بنا دیں گے۔ اگلا مرحلہ depend upon the funding ہے۔ جوں جوں funding آتی جائے گی اسی

طرح اس کام کا سلسلہ بڑھتا جائے گا لیکن کوشش کریں گے کہ ضرورت کے حساب سے اس روڈ کے پراجیکٹ کو جلد از جلد مکمل کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کرنل صاحب!

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ 33 کلو میٹر سڑک اکٹھی منظور ہوئی ہے لیکن اگر محکمہ نے اپنی سہولت کے لئے اس کے تین groups بنائے ہیں تو ایک گروپ نے اپنا کام شروع کر دیا ہے تو باقی دو groups کا ٹینڈر کیوں نہیں ہوا؟

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے بتایا ہے کہ pre-qualification ہو رہی ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! اس کی pre-qualification اور tendering اکٹھی ہونی چاہئے تھی کیونکہ 33 کلو میٹر کی سڑک اکٹھی منظور ہوئی ہے۔ یہ الگ الگ کیوں کر رہے ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں نے tendering process کے حوالے سے phase-2 کی allotment کی بات کی ہے کہ پہلے گروپ کو کام الاٹ کر دیا گیا ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ اگر ہم 33 کلو میٹر کا اکٹھا ہی کام دے دیں گے تو funding اس طرح نہیں ہوتی اور piecemeal میں کام شروع ہو جاتے ہیں جس سے result کوئی نہیں نکلتا اس لئے ساڑھے گیارہ کلو میٹر کا پہلا stretch مکمل ہو جائے گا تو ساتھ ہی اگلے گروپ کو بھی کام الاٹ ہو جائے گا۔ اگر ہم 150 ملین کو تینوں groups میں split کر دیں گے تو اس کا end result کچھ نہیں ہونا لہٰذا یہ تینوں groups کو کام الاٹ ہو گا۔ جوں جوں funding آتی جائے گی تو کام ہوتا جائے گا لیکن piecemeal میں کام نہیں ہونا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال نمبر 3119 جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3120 بھی جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3232 چودھری فیصل فاروق چیمہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3444 ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں

لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان صاحب کا ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 3720 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: لیفکو معاہدے سے متعلقہ تفصیلات

*3720: **لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور، فیصل آباد روڈ BOT کے تحت لیفکو کے handover کی ہوئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پہلے یہ خفیہ معاہدہ تھا جو سابقہ دور حکومت میں پبلک کیا گیا؟

(ج) اگر درج بالا جز کے جوابات اثبات میں ہیں تو معاہدہ کو خفیہ رکھنے کی گنجائش کی کیا وجوہات تھیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ جو معاہدہ حکومت پنجاب اور لیفکو (پرائیویٹ) لمیٹڈ کے مابین ہوا یہ ایک confidential معاہدہ ہے۔ یہ درست نہ ہے کہ سابقہ دور حکومت میں اسے پبلک کیا گیا تھا۔

(ج) حکومت پنجاب نے بہت غور و فکر سے لیفکو کے ساتھ confidentiality کو منظور کیا کیونکہ اتنے بڑے منصوبہ میں پراجیکٹ فنانسنگ جو بہت زیادہ بنکس اور lending institutions(syndicated financing) کے ساتھ مل کر ہوئی اور چونکہ ان سب بنکس اور lending institution کی یہ انتہائی ضروری requirement تھی کہ تمام financial transactions کو خفیہ رکھا جائے لہٰذا حکومت پنجاب نے confidentiality کی اجازت دی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

LT. COL. (RETD) SARDAR MUHAMMAD AYUB KHAN: No Supplementary question because I am satisfied with the answer.

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر3762 محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر3781 جناب خالد غنی چودھری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں محمد اسلام اسلم صاحب کا ہے۔ میاں صاحب! سوال نمبر بولیں۔

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر3817 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خانیوال تا لودھراں سڑک کو دورویہ کرنے کا مسئلہ

*3817: **میاں محمد اسلام اسلم:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا حکومت خانیوال سے لودھراں تک دورویہ سڑک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کام کب تک شروع ہو جائے گا؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) خانیوال لودھراں روڈ ایک رویہ ہے اور یہ سڑک NHA کی زیر نگرانی ہے۔ اس سڑک کو دورویہ کرنے کے لئے ADP برائے سال 15۔2014 جنرل سیریل نمبر 1663 پر پرنٹ کیا گیا ہے۔ تاہم اس سڑک کو پنجاب گورنمنٹ پی پی پی پروگرام کے تحت تعمیر کرنا چاہتی ہے جس کے لئے consultant کو prequalify کر لیا گیا ہے۔ پانچ فرمیں prequalify ہو چکی ہیں اور مورخہ 27.01.2015 کو ان فرموں کی Financial & Technical Bids کھولی جائیں گی۔

(ب) تکنیکی مراحل سے گزرنے اور مطلوبہ فنڈز ملنے کے بعد اگلے مالی سال 16۔2015 میں مذکورہ سڑک کو دورویہ کرنے کا کام شروع ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! اس میں لکھا گیا ہے کہ 15-2014 میں خانیوال سے لودھراں روڈ کے لئے فنڈز رکھا گیا تھا۔ میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ ADP میں اس روڈ کے لئے کتنا فنڈز رکھا گیا تھا اور

اس کی length کتنی ہے؟ دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 27-01-2015 کو اس کی bid ہونی تھی جبکہ اب اپریل 2015 ہے تو کیا اس پر کام شروع ہو چکا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اس کی tentative approximate cost جو work out کی گئی تھی وہ 8.16 بلین تھی اور اس کی اسی cost اور افادیت کو دیکھتے ہوئے گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ اس کو PPP mode میں کرنا چاہئے۔ اس PPP mode کے لئے گورنمنٹ نے consultants کے لئے سارا process تقریباً مکمل کر لیا ہے۔ پانچ فرموں نے اس پر prequalify کیا تھا recently mason E.A consulted private limited کو اس کی technical feasibilities اور technical feasibility final workout advisory services کے لئے appoint کر دیا گیا ہے۔ یہ جب ہو جائے گی تو پھر اس کو float کیا جائے گا اور انشاء اللہ اس پر PPP mode میں کام کیا جائے گا۔

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! ایک تو میرا سوال جس طرح تھا اسے اس میں شامل نہیں کیا گیا کہ جس طرح این ایف سی ایوارڈ میں صوبوں کو rights دیئے جاتے ہیں، میرا اس سے related سوال تھا کہ کیا ڈویژن کو بھی اسی طرح کچھ share دیا جائے گا؟ roads properly کے حوالے سے یا جو بڑا شہر ہے اسے اس حساب سے فنڈز دیئے جائیں گے، اگر کوئی چھوٹا ہے تو۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! اس میں تو ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! لیکن اس میں add نہیں کیا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! اس کا جواب منسٹر صاحب سے پوچھ لیتے ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں اس کا general جواب دے دیتا ہوں کہ یہ این ایف سی ایوارڈ یا جس چیز کی وہ بات کر رہے ہیں that is not the job of the C&W Department یہ تو فنانس ڈیپارٹمنٹ یا پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ ہے، بہت ساری confusion پائی جاتی ہے، C&W is in

executing agency ،ہمیں جو فنڈز آتے ہیں انہیں execute کرنا within the time line complete کرنا ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آج آپ نے تقریر بھی کرنی ہے تو وزیر خزانہ صاحب آ جائیں گے تو پھر کر لینا۔

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! ایک چھوٹا سا سوال ہے۔ میری ایک personally request جو اس سوال سے متعلقہ تو نہیں ہے لیکن میں ان کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ ڈی او (روڈز) رحیم یار خان کو میں نے کسی کام کے سلسلے میں فون کیا، کوئی دس سے بارہ calls کیں لیکن اس اللہ کے بندے نے ایک دفعہ بھی call نہیں اٹھائی۔ ای ڈی او (روڈز) نے call اٹھائی لیکن اس نے نہیں اٹھائی تو پھر مجھے ای ڈی او (روڈز) نے کہا کہ وہ آپ کو call بھی کریں گے اور sorry بھی کریں گے۔ ڈی او (پلاننگ) کو کہا لیکن آج دو ماہ ہو گئے ہیں، انہوں نے call نہیں کی اور میں نے بھی انہیں جو بھی کام تھا وہ نہیں کہا۔ میں منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ جو ہمارے بیوروکریٹ ہیں no doubt پتا نہیں ہمیں اچھا سمجھتے ہیں یا نہیں لیکن ہماری prestige بہر حال بحال ہونی چاہئے۔ یہ میری گزارش ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! انہوں نے ڈی او (روڈز) کی بات کی ہے تو ڈی او (روڈز) actually ضلعی حکومت کے preview میں آتا ہے اور اس کا ذمہ دار ڈی سی او ہوتا ہے لیکن آپ ہمارے colleague ہیں اور ویسے بھی ممبر اسمبلی ہونے کے ناتے، ڈی او (روڈز) یا کوئی بھی افسر ہو تو اس کا right ہے کہ اسے آپ کا فون اٹھانا چاہئے۔ ویسے میرا یہ job نہیں بنتا لیکن میں personal level پر وہاں کے ڈی سی او سے بھی بات کروں گا اور اس ڈی او (روڈز) سے پوچھا جائے گا کہ آپ نے یہ کام کیوں نہیں کیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! اجلاس کے بعد آپ منسٹر صاحب سے مل لیں۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شاہ صاحب!

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ لودھراں خانیوال روڈ زیادہ تر ہمارے علاقے میں ہے کیونکہ لودھراں ہمارا علاقہ ہے اور اس کے پیسے پچھلے سال کے بجٹ میں رکھے گئے تھے

لیکن ایک سال میں تو یہ pre-qualification ہی مکمل نہیں کر سکے۔ اب next بجٹ شروع ہونے والا ہے تو منسٹر صاحب کوئی ٹائم فریم دے دیں کہ کب تک یہ کم از کم شروع کرا دیں گے؟ ایک سال یہ tendering process ہو گا، اس کے بعد پتا نہیں پھر کب یہ شروع کرائیں گے، ہمیں یہ ensure کرا دیں کہ کب تک اس پر کام شروع ہو جائے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! کوئی اس پر گارنٹی دے سکتے ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں نے بڑی وضاحت سے بتایا ہے کہ یہ PDWB میں 2014-5-26 کو discuss ہوئی اور 8۔ارب روپے کا ایک approximate cost بنی اور اس کی cost کو دیکھتے ہوئے فیصلہ یہی کیا گیا کہ یہ پراجیکٹس PPP mode میں کئے جائیں گے۔ اس کا process بھی بڑی تیزی سے چل رہا ہے، consultant بھی ہائر ہو گیا ہے اور انشاء اللہ اس کی technical feasibility workout ہوتے ہی اس کو float کر دیا جائے گا اور کوشش کریں گے کہ انشاء اللہ آئندہ مالی سال میں اس کو PPP mode کے تحت اس روڈ کو بنایا جائے۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! لاہور کے روڈ کا تو ٹائم فریم ہوتا ہے کہ دو مہینے میں یہ مکمل ہونا ہے اور تین مہینے میں یہ مکمل ہونا ہے لیکن یہ جنوبی پنجاب کا ہے اس لئے اس پر۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، شاہ صاحب! آپ ان کی بات سمجھ نہیں رہے۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! دیکھیں جو بھی روڈ چل رہے ہیں، جو اپر پنجاب میں ہیں وہ جلدی مکمل ہو جاتے ہیں اور جو جنوبی پنجاب میں ہیں، یہ ایک سال میں تو اس کی pre-qualification ہی نہیں ہوئی۔ اب پتا نہیں اس کے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب! منسٹر صاحب نے note کر لیا ہے۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! ہم تو یہ کہتے ہیں کہ چلیں ہمیں کوئی تسلی ہو جائے اور ہمیں کوئی ٹائم فریم دے دیں کہ اسی سال یہ شروع ہو جائے گا یا نہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! پہلے تو بہت ساری ایسی روڈز ہیں جو PPP mode میں آپ کی لاہور فیصل آباد روڈ بھی

اس زون میں آتی ہے جو کہ PPP mode کے تحت بنی ہے اور بالخصوص اس گورنمنٹ میں میاں محمد شہباز شریف کی Chief Minister ship میں، میں سمجھتا ہوں یہ قطعاً تفریق نہیں کی جا رہی بلکہ ابھی بھی میں اس پلیٹ فارم سے اس بات کا اظہار خیال کرتا جاؤں کہ ایک بہت بڑا "خادم پنجاب رورل روڈ پروگرام" انشاء اللہ اسی ہفتے launch ہو جائے گا جس کے تحت یہ جو بنیادی مسئلے ہیں جو لوگ differentiate بھی کرتے ہیں۔ زیادہ problem ہمارے رورل روڈز میں آ رہے ہیں مواصلات و تعمیرات سے related provincial roads کے حالات بہت اچھے ہیں۔ چیف منسٹر صاحب نے خاص طور پر دیہاتی علاقوں کے اس problem کو دیکھتے ہوئے صرف اس مالی سال میں جو 30-6-2015 کو ختم ہو رہا ہے، 15۔ارب روپے کی ایک خطیر رقم پورے پنجاب کے لئے رکھی ہے جس کے تحت ہماری "فارم ٹو مارکیٹ روڈ" کو پہلی بار کارپٹ کیا جائے گا اور دس سے بارہ فٹ اس کی width بڑھا دی جائے گی اور 2018 تک انشاء اللہ یہ جو "کے پی آر پروگرام" یعنی خادم پنجاب رورل روڈ پروگرام کو 100۔ارب روپے سے cross کیا جائے گا۔ ایوان کی معلومات کے لئے جو روڈز کی بات ہوتی ہے تو ہمارے پورے پنجاب کی ڈسٹرکٹ روڈز کی لمبائی 74000 کلو میٹر ہے جو کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے under آتی ہے اور یہ مواصلات و تعمیرات سے related نہیں ہے۔ مواصلات و تعمیرات جو پنجاب کا ڈیپارٹمنٹ ہے اس کے تحت approximately تقریباً 11 ہزار کلو میٹر کی جو road length ہے وہ اس کے under آتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤس اس بات کو appreciate کرے گا جو roads provincial department کے preview میں ہیں ان کے حالات مقابلتاً دوسری roads کی بہ نسبت اچھے ہیں لیکن لوگوں کے جو سوالات ہوتے ہیں وہ ان 74 ہزار کلو میٹر roads کے متعلق زیادہ ہوتے ہیں جو district preview کے under آتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال جناب احمد خان بھچر صاحب کا ہے۔

جناب کرم الہیٰ بندیال: جناب سپیکر! سوال نمبر 3851 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے جناب احمد خان بھچر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع میانوالی: سڑکوں کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*3851: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور، سرگودھا، میانوالی روڈ کی تعمیر کب کتنی لاگت سے ہوئی؟
(ب) مذکورہ سڑک کی تعمیر کتنے مقررہ عرصہ میں ہونی تھی اور کتنے عرصہ میں تعمیر کی گئی؟
(ج) اس سڑک کی موجودہ صورتحال کیسی ہے؟
(د) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک پر ون وے ہونے کی وجہ سے ہر روز درجنوں حادثات ہو رہے ہیں۔
(ہ) کیا حکومت مذکورہ سڑک کو two way بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) مذکورہ سڑک از کلومیٹر 267.37 تا 298.00 ضلع میانوالی کی حدود میں آتی ہے جس میں 30.51 کلومیٹر کی بہتری وکشادگی کا کام مئی 2004 میں شروع ہوا اور جولائی 2005 میں مکمل ہو گیا جس پر مبلغ 113.893 ملین روپے خرچ ہوئے۔
(ب) بمطابق معاہدہ سڑک کی تعمیر کا کام عرصہ چار ماہ میں مکمل ہونا تھا۔ مگر فنڈز کی کمیابی کی وجہ سے اس کی تکمیل میں چودہ ماہ لگے۔
(ج) سڑک ہذا پر 2012 کے traffic survey کے مطابق چلنے والی گاڑیوں کی یومیہ تعداد 5155 ہے جبکہ محکمہ پلاننگ اینڈ ڈیزائن ڈائریکٹوریٹ پنجاب ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کے طے شدہ معیار کے مطابق سڑک کو دورویہ کرنے کے لئے چلنے والی گاڑیوں کی تعداد 8000 یومیہ مطلوب ہے۔ چونکہ سڑک ہذا پر چلنے والی گاڑیوں کی تعداد مطلوبہ معیار پر پورا نہ اترتی ہے۔ لہٰذا فی الحال سڑک کو دورویہ کرنا تکنیکی طور پر ممکن نہ ہے۔ تاہم ٹریفک کی بدنظمی اور ڈرائیور کی غفلت کے باعث کچھ حادثات رونما ہوتے ہیں جس پر ٹریفک پولیس کے مؤثر انتظام سے قابو پایا جا سکتا ہے۔
(د،ہ) کا جواب جز (ج) میں دے دیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب کرم الٰہی بندیال: جناب سپیکر! سرگودھا میانوالی روڈ پر 02-2001 میں رائل کنسٹرکشن کمپنی نے ایک پوری layer چھوڑ دی تھی۔ اب جیسے کہ پیسے بھی آ گئے ہیں اور roads بھی بن رہی ہیں تو یہ main road ہے جس کے متعلق انہوں نے کہا ہے کہ سڑک ہذا پر 2012 کے traffic survey کے مطابق چلنے والی گاڑیوں کی یومیہ تعداد 5155 ہے۔ میرے حلقے میں چونکہ 30 کلومیٹر وہ روڈ گزرتی

ہے، بندیال سے لے کر جوہر آباد تک ایک کمپنی نے 2002 میں ٹھیکہ لیا تھا اور ایک پوری layer چھوڑ کر وہ بھاگ گئی۔ میری اطلاع کے مطابق اس کے پیسے پڑے ہوئے ہیں اور میری یہ request ہے کہ محکمہ اس کے پیسے لے کر اس کی مرمت کروا دے۔ اگر آپ وہاں پر ایکسیڈنٹ کا rate نکالیں تو پچھلے ایک ڈیڑھ ماہ میں چودہ پندرہ بندے "نیازی ایکسپریس" نے "قتل" کئے ہیں وہ ایکسیڈنٹ نہیں ہیں۔ میں نے اکثر و بیشتر وزیر اعلیٰ ہاؤس میں بھی request کی ہے اور ڈی پی او، ڈی سی او اور کمشنر کو بھی request کی ہے کہ اس "نیازی ایکسپریس" والے کو کہیں یا محکمہ اپنی کوئی ٹرانسپورٹ کا سلسلہ ٹھیک کرے۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ اگر یہ دورویہ نہیں بھی بنتی تو کیا کم از کم متعلقہ کنسٹرکشن کمپنی کے خلاف محکمہ کوئی ایکشن لے گا یا اس سڑک کو مرمت کروائے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! ابھی تو میرے پاس اس کی exact details نہیں ہیں کیونکہ یہ پی ٹی آئی کا سوال تھا اور ابھی روایت یہ جا رہی ہے کہ آپ ان کے سوالات کو pending کر دیتے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، اس پر کوئی بھی ممبر سوال کر سکتا ہے۔ ویسے میں dispose of کر دیتا ہوں لیکن اگر کوئی سوال کرنا چاہے تو وہ کر سکتا ہے۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! انہوں نے جو بات کی ہے انشاء اللہ اس کو explore کرتے ہیں اور اگر ایسا کوئی مسئلہ ہے تو اسے حل کر دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بندیال صاحب کے روڈ پر میرا بھی گزر ہوا ہے تو ان کی بات جائز ہے۔ منسٹر صاحب! وقفہ سوالات کے بعد بندیال صاحب کو ساتھ بٹھائیں اور اگر اس کے پیسے پڑے ہوئے ہیں تو اس پر جو کام possible ہو سکتا ہے وہ کروا دیں۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جی، ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال محترمہ تمکین اختر نیازی صاحبہ کا ہے۔

محترمہ تمکین اختر نیازی: جناب سپیکر! سوال نمبر 3916 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

میانوالی تلہ گنگ روڈ سے متعلقہ تفصیلات

*3916: **محترمہ تمکین اختر نیازی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تلہ گنگ میانوالی روڈ بطور متبادل جی ٹی روڈ استعمال ہوتی ہے ہر قسم کی ٹریفک وہاں سے گزر کر کراچی تک جاتی ہے۔اس سڑک کے راستے میں ڈھک والی پہاڑی کی پر پیچ سڑک نہایت خطرناک ہے جہاں آئے دن ٹریفک جام ہو جاتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ چند سال پہلے پہاڑی کے نچلے حصے کو کاٹ کر ایک نسبتاً محفوظ سڑک بنانے کی کوشش کی گئی۔ کروڑوں روپوں کا خرچ ہوا لیکن اس نئی سڑک کو بلیک ٹاپ کرنے سے پہلے نامعلوم وجوہ کی بناء پر روک دیا گیا کیا محکمہ اس نئی سڑک کو مکمل کر کے لوگوں کو سفر میں سہولت پہنچانے کا کوئی پروگرام رکھتا ہے اور اگر جواب ہاں میں ہے تو وہ سڑک کب تک مکمل ہو گی؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے کہ تلہ گنگ میانوالی روڈ بطور متبادل جی ٹی روڈ استعمال ہوتی ہے اور ہر قسم کی ٹریفک وہاں سے گزر کر کراچی تک جاتی ہے۔ سڑک مذکورہ کی پہاڑی حصہ کی لمبائی چار کلومیٹر ہے جس میں کچھ مقامات پر تنگ موڑ اور گریڈ زائد ہے ایسے علاقے میں ڈرائیور کی بے احتیاطی کے باعث ٹریفک کی روانی میں رکاوٹ آسکتی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ سڑک ہذا پر ٹریفک کی روانی میں پیش آمدہ مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کی بہتری کا منصوبہ بنایا گیا اور میسرز ہدایت اللہ خان کو نئے روٹ پر سڑک متذکرہ تعمیر کرنے کا ٹھیکہ مورخہ 25.01.2006 کو الاٹ کیا گیا اور ٹھیکیدار نے 2008 تک سڑک پر کام کیا جس کے دوران تعمیراتی کام میں کچھ نقائص کی وجہ سے کام بند ہو گیا۔ 2008 سے لے کر 2013 تک مختلف عدالتوں میں stay order کی وجہ سے کام بند رہا۔ بعد ازاں محکمہ نے سڑک ہذا کا بقایا کام میسرز محمد رمضان اینڈ کمپنی کو میسرز ہدایت اللہ خان کے risk &

cost پر مورخہ 24.05.14 کو الاٹ کر دیا جس کی مدت تکمیل بارہ ماہ ہے۔ پہاڑی کی کٹائی کا کام کیا گیا ہے۔ دریں اثنا ڈھک پہاڑی حصہ کے ڈیزائن میں بہتری کے لئے NESPAK بطور ڈیزائن کنسلٹنٹ مقرر کیا گیا ہے جس کے فراہم کردہ ڈیزائن کے مطابق PC-I بنا کر محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ پنجاب کو منظوری کے لئے مورخہ 14۔12۔02 کو بھیجا گیا ہے جس کی منظوری جلد متوقع ہے۔ منظوری کے بعد اس پر جلد کام شروع کر دیا جائے گا۔ سڑک ہذا پر موجودہ مالی سال کے لئے مبلغ 450 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ سڑک کی تکمیل کے لئے مزید 500 ملین روپے درکار ہیں۔ مطلوبہ فنڈز کی دستیابی کی صورت میں سڑک موجودہ مالی سال کے اختتام تک مکمل کر دی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ تمکین اختر نیازی: جناب سپیکر! میں اس کے جواب سے مطمئن ہوں۔

محترمہ نگہت شیخ: شکریہ۔ جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ب) کے جواب کے مطابق سڑک کی تعمیر کا ٹھیکہ 25-1-2006 کو allot کیا گیا اور دو سال تک اس پر کام ہوتا رہا تو میرا منسٹر صاحب سے پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ جب یہ ٹھیکہ دیا گیا تھا تو اس کی تکمیل مدت کتنے سال کی تھی اور سڑک کو کتنے سالوں میں مکمل کرنا تھا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! جو gestation period ہوتا ہے وہ depending upon the volume of the project ہوتا ہے جب یہ 2006 میں دیا گیا اس وقت اس کی original cost around 712 million روپے کی تھی لیکن جس طرح آگے جواب دیا گیا ہے یہ contractor اپنی contractual obligation سے بھاگ گیا اور دو سال بعد جو کام اُس کو کرنا چاہئے تھا وہ نہیں کیا اور کام بڑا poor quality کا کیا۔ ڈیپارٹمنٹ نے کام روک دیا پھر یہ کورٹس میں چلا گیا پانچ سال ان چکروں میں وقت ضائع ہو گیا۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے پھر اس کو specially ہدایات issue فرمائیں، محکمہ مواصلات و تعمیرات نے اس کو specially take up کیا۔ یہ بہت ہی sensitive جگہ ہے اور یہاں پر کام کرنا بڑا مشکل ہے اور جواب میں لکھا ہوا ہے رمضان اینڈ کمپنی کو یہ کام دیا گیا ہے اور اب انشاء اللہ یہ کام کافی تیزی سے جاری ہے 28-01-2015 کو اس کی revised approval بھی ہو گئی

ہے اور اس پر کام practically دوبارہ شروع ہو گیا ہے risk and cost اُس contractor پر ہو گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میرا ابھی آٹھ روز پہلے گزر ہوا تھا شاید یہ پہاڑی والا کام ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں نے تو صرف یہ پوچھا تھا کہ ٹھیکیدار کو ٹائم پیریڈ کیا دیا گیا تھا کہ اُس کو کتنے سالوں میں یہ کام مکمل کرنا تھا؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! یہ کام کب تک مکمل ہونا ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں اُس کے بارے میں پوچھ رہی ہوں جو کام دو سال جاری رہنے کے بعد روک دیا گیا تھا ابھی میں جز (ب) کے پہلے حصے کا ہی پوچھ رہی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ کے پاس اُس کی detail ہے کب تک مکمل ہونا تھا؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں نے اپنے جواب میں بتایا ہے جو چیز میرے پاس precise نہ ہو میں غلط bluff نہیں مارتا جتنی volume کا کام ہے۔ around 712 ملین روپے کا کام تھا جو period normally ہوتا ہے۔ ایسے پراجیکٹس کا دو سے تین سال کا period ہوتا ہے لیکن depending upon the funding اب اگر funding ہی hundred percent مل جائے پھر تو اُس contractor کو کام time period کے اندر کرنا پڑتا ہے لیکن exact میں نہیں بتا سکتا دو سے تین سال شاید اُس کا ٹائم ہو گا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اگر دو سے تین سال اس کا time period تھا تو اس جواب کے مطابق دو سال 2006 سے 2008 تک کام ہوتا رہا ہے تو یہ پھر مکمل کیوں نہیں ہوا اور دوسرا جو اس پر رقم خرچ ہوئی ان دو سالوں میں وہ کتنی تھی؟ اس کا جواب دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میری بہن بہت زیادہ باریکیوں میں چلی گئیں ویسے اس angle کو میں نے نہیں دیکھا۔ بات یہ ہے کہ اسے آپ کو appreciate کرنا چاہئے کہ کام اچھی quality کا نہیں ہو رہا تھا تو ڈیپارٹمنٹ نے اُس پر compromise نہیں کیا کام کو وہیں پر روک دیا، اس کا کام بہت زیادہ بڑا نہیں تھا جو

period لکھے ہیں اس عرصہ میں اس نے بہت تھوڑا تھوڑا کام کیا تھا بہت بڑا volume نہیں تھا وہ بھی کام جو رمضان اینڈ کمپنی کنٹریکٹر ہے اسی کنٹریکٹر کے risk and cost پر آگے کام کروایا جا رہا ہے اور جو نقصان اُس نے کیا ہے وہ پہلے والے کنٹریکٹر سے ہی پورا کیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا ضمنی سوال۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا ابھی ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ! بتائیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! یہ ایک اہم سوال ہے اور قوم کے پیسے اس پر لگے ہوئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحب نے detail میں جواب دے دیا ہے۔آپ نے وہ روڈ دیکھا ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے یہ detail میں جواب دیا ہے کہ وہاں کام شروع ہو گیا ہے جبکہ written جواب یہ آیا ہے کہ وہاں صرف پہاڑی کی کٹائی ہوئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آج سے آٹھ روز پہلے میرا وہاں اسلام آباد تلہ گنگ روڈ سے گزر ہوا میں نے خود دیکھا ہے کہ کام ہو رہا ہے۔اس چیز کی آپ کو میں surety دیتا ہوں کہ کام ہو رہا ہے اور میں نے دس مشینیں بھی وہاں پر دیکھیں جو وہاں پر کام کر رہی تھیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! مجھے صرف یہ بتا دیں کہ اس period میں escalation کی رقم کتنی بنی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں اتنا بڑا mathematician نہیں ہوں کہ جو انہوں نے سوال کیا بھی نہیں اس کی یہیں بیٹھ کر calculation کر دوں۔ موٹی بات یہ ہے کہ پہلے اس کی لاگت 712 ملین روپے کی ہے اب revised cost ہو کر 1192 ملین روپے ہو گئی ہے۔یہ سوال چونکہ اسمبلی کو بہت پہلے چلے جاتے ہیں یہ جواب اُس وقت تک ہے جو recent position ہے۔اب 15-01-28 کو approved ہو گیا جس طرح آپ نے بھی کام دیکھا ہے عملی طور پر کام کا آغاز ہو گیا ہے۔ اگر آپ کو اس کی پوری revision اور calculation چاہئے تو اجلاس کے بعد آپ میرے ساتھ چیمبر میں بیٹھ جائیں آپ کو اس کی ساری calculation دے دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔جی،اگلا سوال الحاج محمد الیاس چنیوٹی صاحب کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! on his behalf۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، on his behalf سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 3920 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے الحاج محمد الیاس چنیوٹی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹھیکیدار کو Price Variation سے متعلقہ تفصیلات

***3920: الحاج محمد الیاس چنیوٹی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ الاٹ شدہ کاموں پر مارکیٹ میں مٹیریل کا ریٹ بڑھنے یا کم ہونے کی صورت میں ٹھیکیدار کو price variation دی جاسکتی ہے؟

(ب) Price variation حاصل کرنے کے لئے کیا اصول وضوابط ہیں اور price variation دینے کی اتھارٹی کون ہوتی ہے اور اس کو کیسے درخواست دی جاسکتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے کہ الاٹ شدہ کاموں پر فنانس ڈیپارٹمنٹ کے MRS میں مٹیریل کا ریٹ پانچ فیصد یا زائد کے بڑھنے یا کم ہونے کی صورت میں price variation دی جاسکتی ہے۔

(ب) Price variation کی ادائیگی agreement کی متعلقہ کلاس 55 کے تحت ہوتی ہے۔ جس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اگر price variation contingency کی حد تک بنتی ہو تو مجاز اتھارٹی XEN,SE&CE سے تکنیکی منظوری کے بعد اس کی ادائیگی کی جاسکتی ہے۔اگر price variation contingency سے زیادہ ہو تو سکیم کی دوبارہ منظوری متعلقہ فورم (PDWP,DDSC) سے لینے کے بعد ادائیگی کی جاسکتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس میں ہے کہ price variation حاصل کرنے کے لئے اصول وضوابط کیا ہیں اس میں آپ کے توسط سے کہ price variation حاصل کرنے کے کیا کوئی blue eyed مناسب سمجھا جاتا ہے یا اس کی کوئی پالیسی بھی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! ایسے سوال کی میں ملک صاحب سے امید نہیں کر رہا تھا چونکہ یہ ہمیشہ سے inform کرتے ہیں۔ اگر یہ جواب کو پڑھ لیں سب سے پہلا جز (الف) میں ہے کہ یہ درست ہے کہ question الاٹ شدہ کاموں پر فنانس ڈیپارٹمنٹ کے MRS میں مٹیریل کا ریٹ 5 فیصد یا زائد کے بڑھنے یا کم ہونے کی صورت میں price variation دی جا سکتی ہے تو where is the blue eyed اگر کسی بھی کام کی variation 5 percent سے اوپر یا 5 فیصد سے نیچے ہو جائے گی تو automatically under section 55 of the agreement کی جو clause ہے اُس کے ساتھ وہ بندہ prequalify کر جاتا ہے تو جو آپ کا سوال ہے اور سوال کرنے کا اندازہ وہ غالباً ٹھیک نہیں تھا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! منسٹر صاحب بڑے بھائی ہیں یہ جو مرضی کہہ سکتے ہیں۔ میں آپ کو ذمہ داری سے گزارش کرنا چاہتا ہوں on the floor of the House کہ میں نے ایک ہفتہ پہلے ارتضیٰ کنسٹرکشن ساہیوال کے لئے چیف انجینئر کو فون کیا، ساہیوال میں باقی لوگوں کو یہ price variation مل گئی اور ارتضیٰ کنسٹرکشن کو نہیں ملی۔

جناب قائم مقام سپیکر: باقی کن کو ملی؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! باقی جتنے لوگ کام کر رہے تھے انہیں مل گئی اُس کے لئے مجھے جا کر درخواست بھی کرنی پڑی جس کو ابھی تک نہیں ملی اس کا مہربانی کر کے جواب دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وہ کمپنی اس criterion میں نہیں آتی ہو گی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہوں نے 5 فیصد کا فرمایا ہے اس میں لکھ کر دیا ہے کہ 5 فیصد تک یہ بڑھا سکتے ہیں تو جو blue eyed تھے اُن کی بڑھا دی ہے جو نہیں تھے اُن کی نہیں بڑھائی۔ میں یہ بات کرنا نہیں چاہتا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس کو verify کر لیں ہمیں اس کی detail میں نہیں جانا چاہئے۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں ملک صاحب کو موٹا موٹا بتاتا جاؤں کہ price variation کا مطلب یہ نہیں ہے کہ 5 فیصد بڑھنا اُس کے پیچھے 55 clause کے اندر کوئی 10 شرائط ہیں۔ یہ clause جو ہے کب implement ہو گی اگر آپ اُن تمام شرائط کو پڑھ لیں اور آپ کا جو کنٹریکٹر ہے وہ ان شرائط میں سے کسی پر پورا اُترتا تھا اور اُس کو price variation پھر بھی نہیں دی گئی اور آپ کی بات کو honour نہیں دیا گیا تو انشاء اللہ جو آپ کہیں گے وہ اُس متعلقہ آفیسر کے خلاف ایکشن لیا جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے آخری گزارش کروں گا

جناب قائم مقام سپیکر: اسی سوال پر؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اسی پر بریکٹ کے اندر رہتے ہوئے ایک تو جیسے انہوں نے فرمایا ہے کہ جو clauses ہیں اُن میں رہتے ہوئے باقیوں کو دے دیا گیا ہے تو جس کنٹریکٹر کا میں نے نام لیا ہے وہ کوئی انڈیا میں کام نہیں کر رہا انہی حالات میں کام کر رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! آپ کو انہوں نے بتایا ہے اب آپ ایک ہی بات کو repeat کرتے رہیں گے۔ جی، اگلا سوال میاں طارق محمود صاحب کا ہے سوال نمبر بولیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 3947 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: پنجاب ہائی ویز کی سڑکوں سے متعلقہ تفصیلات

*3947: میاں طارق محمود: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع گجرات میں پراونشل ہائی وے کی مندرجہ ذیل سڑکوں کی حالت انتہائی خراب ہے:

1۔ ڈنگہ گجرات روڈ 2۔ ڈنگہ لالہ موسیٰ روڈ

3۔ ڈنگہ کنجاہ روڈ 4۔ ڈنگہ منگوال روڈ

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب ہائی وے کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان سڑکوں کی دیکھ بھال کرے، کیا وجہ ہے کہ ان کی تعمیر و مرمت کے لئے کوئی فنڈ مختص نہیں ہیں، وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ ضلع گجرات کی مندرجہ ذیل چار سڑکات کی حالت انتہائی خراب ہے:

1۔ ڈنگہ گجرات روڈ 2۔ ڈنگہ لالہ موسیٰ روڈ

3۔ ڈنگہ کنجاہ روڈ 4۔ ڈنگہ منگوال روڈ

(ب) موجودہ مالی سال میں مندرجہ ذیل سڑکوں کی خصوصی مرمت کر دی جائے گی۔

I۔ ڈنگہ گجرات روڈ کی لمبائی 30 کلومیٹر ہے جس کی عمومی حالت تسلی بخش ہے البتہ حالیہ بارشوں میں کلومیٹر نمبر 26 میں ایک عدد پلی کو نقصان پہنچا جس کو مرمت کرنے کے لئے ٹینڈرز طلب کر لئے گئے ہیں۔

ii۔ ڈنگہ لالہ موسیٰ روڈ کی لمبائی 22 کلومیٹر ہے جس میں سے 19 کلومیٹر کی عمومی حالت تسلی بخش ہے جوڑا گاؤں جو کہ کلومیٹر نمبر 14 میں واقع ہے۔ سڑک کی حالت تسلی بخش نہیں ہے جس کو مرمت کرنے کے لئے تقریباً 28 ملین روپے درکار ہیں۔ موجودہ مالی سال میں خصوصی مرمت کے تحت اس سڑک کی مرمت کر دی جائے گی۔

iii۔ ڈنگہ کنجاہ روڈ کی لمبائی 18 کلومیٹر ہے جس کی عمومی حالت درست نہیں ہے اس سڑک کی خصوصی مرمت کے لئے 30 ملین روپے درکار ہیں۔ موجودہ مالی سال میں خصوصی مرمت کے تحت اس سڑک کی مرمت کر دی جائے گی۔

iv۔ ڈنگہ منگوال روڈ کی لمبائی 23 کلومیٹر ہے جس کی عمومی حالت درست نہیں ہے اس سڑک کی خصوصی مرمت کے لئے 18.947 ملین روپے درکار ہیں۔ موجودہ مالی سال میں خصوصی مرمت کے تحت اس سڑک کی مرمت کر دی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ ضلع گجرات میں پراونشل ہائی وے کی مندرجہ ذیل سڑکوں کی حالت انتہائی خراب ہے؟

1۔ ڈنگہ گجرات روڈ 2۔ ڈنگہ لالہ موسیٰ روڈ

3۔ ڈنگہ کنجاہ روڈ 4۔ ڈنگہ منگوال روڈ

پہلے تو میں منسٹر سی اینڈ ڈبلیو کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ڈنگہ لالہ موسیٰ روڈ کے لئے فنڈز فراہم کئے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسرا انہوں نے جز(ب) میں لکھا ہے کہ ڈنگہ گجرات روڈ کی لمبائی 30 کلو میٹر ہے جس کی عمومی حالت تسلی بخش ہے البتہ حالیہ بارشوں میں کلو میٹر نمبر 26 میں ایک عدد پلی کو نقصان پہنچا جس کو مرمت کرنے کے لئے ٹینڈرز طلب کر لئے گئے ہیں۔ کیا منسٹر صاحب میرے ساتھ اس سڑک پر سفر کرنا پسند کریں گے تاکہ انہیں پتا چل جائے کہ جواب غلط ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اگر یہ سمجھتے ہیں کہ میرے سفر سے ان کے کسی عمل میں بہتری آ سکتی ہے تو میری services ان کے لئے حاضر ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میری منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے کہ جس طرح انہوں نے کہا ہے کہ یہ تسلی بخش ہے۔ میں تسلی بخش کے حوالے سے یہ کہتا ہوں کہ اگر یہ دیکھیں گے تو انہیں اندازہ ہو جائے گا کہ وہ کتنی تسلی بخش ہے۔ اگر یہ اس روڈ کو ٹھیک کرا دیتے ہیں تو میں اس بات پر متفق ہوں۔ جو انہوں نے جواب دیا ہے اس کے مطابق میں سمجھتا ہوں کہ یہ میرے ساتھ زیادتی ہو گی کیونکہ سڑک کی حالت بہت خراب ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، اسی کو verify کرا لیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! verify نہیں اگر یہ خراب ہے تو اس کو ٹھیک کروائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! اگر یہ خراب ہو گی تو اس کو ٹھیک بھی کروائیں گے۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اس سڑک کو بھی explore کر لیتے ہیں ویسے جو میرے علم میں آیا ہے کیونکہ سوال اسمبلی میں بہت پہلے جمع ہو جاتے ہیں اور سیشن لیٹ آتے ہیں۔ ڈنگہ کنجاہ روڈ جس کی لمبائی اٹھارہ کلو میٹر ہے اس کی اب actual report آئی ہے وہاں باقاعدہ AC صاحب نے مورخہ 26-03-2015 کو وزٹ کیا ہے۔ وہاں واقعی ان بارشوں نے بہت زیادہ نقصان پہنچایا ہے۔ ہم اس کو 2015-16 کے ADP میں بھی شامل کرنے کی کوشش کریں گے اور اس کا تخمینہ تقریباً 50 ملین روپے ہے۔ اسی طرح ان کی ڈنگہ

منگوال روڈ ہے جس کی لمبائی 23 کلو میٹر ہے اس کو بھی بارشوں نے بہت زیادہ نقصان پہنچایا ہے practicallyاس کا وزٹ ہوا ہے اور اس کی rehabilitation cost 60 ملین روپے آئی ہے۔ان روڈز کے متعلق ڈیپارٹمنٹ نے جا کر explore کیا ہے کہ ان کا کام special repair سے آگے نکل گیا ہے کیونکہ ان کا نقصان زیادہ ہوا ہے ان کو rehabilitate کیا جائے لیکن میرے معزز دوست ان روڈز کا ذکر نہیں کر رہے ہیں صرف ڈنگہ گجرات روڈ کی بات کر رہے ہیں۔اس روڈ کو بھی دوبارہ وزٹ کرا لیا جاتا ہے اگر اسی طرح اس کو بھی rehabilitation کی ضرورت ہے اور special repair سے اس کا کام آگے بڑھ گیا ہے تو ہماری تو یہی کوشش ہوتی ہے کہ جتنا کام ہو جائے اچھا ہے۔اس سے پہلے انہوں نے ڈنگہ لالہ موسیٰ روڈ کی importance پر بڑا زور دیا تھا ہم نے اس پر پوری effort استعمال کی اور الحمد للہ اس کے لئے تقریباً 37 ملین روپے منظور بھی ہو گیا ہے،اس کا ٹینڈر بھی جا رہا ہے اور اسی سال اس روڈ پر کام کا آغاز بھی ہو جائے گا۔اگر اس کے بعد بھی ان کے مزید مسئلے مسائل رہ جاتے ہیں تو میری خدمات ان کے لئے حاضر ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر:بہت شکریہ۔اگلا سوال جناب منان خان کا ہے۔

جناب منان خان:جناب سپیکر!میرا سوال نمبر4242 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

نارووال تا مرید کے سڑک سے متعلقہ تفصیلات

*4242:جناب منان خان:کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نارووال تا مرید کے سڑک پر گزشتہ تین سال میں کتنی مرتبہ از سر نو تعمیر ہوئی اور کتنی مرتبہ پیچ ورک کیا گیا ہے مکمل تفصیل مع لاگت بتائی جائے؟

(ب) مذکورہ سڑک کی موجودہ صورتحال کیا ہے اگر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے تو کتنے کلو میٹر سڑک ٹوٹی ہوئی ہے؟

(ج) مذکورہ سڑک کے لئے مالی سال14-2013 میں کوئی رقم مختص کی گئی ہے تو کتنی اگر نہیں تو کیا مالی سال15-2014 میں حکومت رقم مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ سڑک کی تعمیر و مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) مرید کے نارووال سڑک کی کل لمبائی 75.21 کلو میٹر ہے۔ مذکورہ سڑک کے پہلے 42.00 کلو میٹر ضلع شیخوپورہ اور 33.21 کلو میٹر ضلع نارووال میں واقع ہیں۔ موجودہ سڑک کی خراب حالت اور ٹریفک میں روز بروز اضافہ کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت پنجاب نے اس سڑک کو دورویہ کرنے کا منصوبہ سال 12-2011 میں منظور کیا جس کی کل تخمینہ لاگت 4309.00 ملین روپے ہے اور حکومت نے مالی سال 14-2013 تک 1850.00 ملین روپے مہیا کئے جبکہ موجودہ سال میں 500.00 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ سڑک کی مرحلہ وار تعمیر جاری ہے۔

ضلع شیخوپورہ میں واقع 42.00 کلو میٹر کے منصوبہ میں سے پہلے مرحلہ وار میں 1375.00 فٹ لمبائی کا اوور ہیڈ برج مکمل ہو چکا ہے جبکہ دوسرے مرحلہ میں مرید کے کی طرف سے 13.00 کلو میٹر لمبائی میں سڑک کو دورویہ کرنے کا کام جاری ہے۔ ضلع شیخوپورہ میں واقع بقایا 29.00 کلو میٹر سڑک کا کام فنڈز کی دستیابی پر شروع کیا جائے گا۔

ضلع نارووال میں واقع 33.21 کلو میٹر میں سے 19.00 کلو میٹر سڑک مکمل ہو چکی ہے اور بقایا حصہ پر تعمیراتی کام تیزی سے جاری ہے۔

چونکہ سڑک کی حالت اچھی نہ تھی اس لئے ٹریفک کو بحال رکھنے کے لئے گزشتہ تین سالوں میں سڑک کی مرمت کی مد میں جو خرچہ کیا گیا اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

مالی سال	خصوصی مرمت	عمومی مرمت	کل خرچہ
2011-12	3.710 ملین روپے	1.186 ملین روپے	4.896 ملین روپے
2012-13	7.688 ملین روپے	0.549 ملین روپے	8.237 ملین روپے
2013-14	4.163 ملین روپے	9.122 ملین روپے	13.285 ملین روپے

(ب) ضلع شیخوپورہ میں تقریباً 6.50 کلو میٹر سڑک مع اوور ہیڈ برج مکمل ہو چکی ہے جبکہ 6.50 کلو میٹر پر تعمیر کا کام جاری ہے۔ بقایا 29.00 کلو میٹر سڑک کو پیچ ورک کے ذریعہ ٹریفک کو بحال رکھا گیا ہے۔

ضلع نارووال میں واقع 33.21 کلو میٹر میں سے 19 کلو میٹر سڑک مکمل ہو چکی ہے اور بقایا پر تعمیراتی کام تیزی سے جاری ہے۔

(ج) مالی سال 14-2013 میں سڑک کے لئے 959.00 روپے ملین رکھے گئے تھے جو کہ خرچ ہو گئے اور مالی سال 15-2014 کے لئے 500.00 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(د) سڑک پر تعمیر کا کام جاری ہے جس کی تفصیل اوپر بیان کر دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منان خان: جناب سپیکر! میں detail میں نہیں جانا چاہتا صرف منسٹر صاحب سے اتنا پوچھتا ہوں کہ یہ بتا دیا جائے کہ یہ روڈ کب تک مکمل ہو جائے گا کیونکہ ہم لوگ جو survive کرتے ہیں بلکہ پورا ضلع survive کرتا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نارووال تا مرید کے روڈ کی بات کر رہے ہیں؟

جناب منان خان: جناب سپیکر! میں نارووال تا مرید کے روڈ کی بات کر رہا ہوں۔ اس کی کوئی date بتائی جائے کہ یہ روڈ کب تک مکمل ہو جائے گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں نے تو پہلے بھی عرض کیا کہ کوشش تو یہی ہوتی ہے کہ جلد سے جلد کام مکمل کیا جائے۔ اب مالی سال 14-2013 میں سڑک کی تعمیر کے لئے 959 ملین روپے رکھے گئے تھے جو کہ اسی سال میں خرچ ہو گئے۔ مطلب ہے کہ جو فنڈز ڈیپارٹمنٹ کو ملے وہ خرچ ہو گئے۔ 15-2014 میں 500 ملین رکھے گئے بعد میں اس کی allocation revise ہوئی اور وہ 578 ملین ہو گئے اس پر کام جاری ہے۔ جوں جوں فنڈز ملتے جائیں گے کام ہوتا جائے گا۔ اس پر کافی کام ہو بھی گیا ہے لیکن جو باقی رہ گیا ہے ہماری کوشش ہو گی کہ اگلے مالی سال میں اس کو بھی مکمل کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منان صاحب!

جناب منان خان: جناب سپیکر! یہ روڈ اگلے مالی سال میں complete ہو جائے گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ اگر پیسے مل گئے تو ہو جائے گی۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اگر معزز ممبر اسمبلی کل ہی اس کے سارے فنڈز لے دیں تو میں گارنٹی دیتا ہوں کہ انشاء اللہ چھ مہینے میں اس کو مکمل کرا دوں گا۔

جناب منان خان:جناب سپیکر!میںrequest کرتا ہوں اور یہ میرا ضمنی سوال ہے کہ پندرہ مہینے ہو گئے ہیں چیف منسٹر صاحب نے میرے حلقے میں ایکbridge scheme منظور کی تھی۔ سی اینڈ ڈبلیو کا یہ حال ہے کہ انہوں نے آج تک اس کے ٹینڈر ہی نہیں لگائے اور پھرlast yearاس کے فنڈز lapseہو گئے تھے۔اس دفعہ بھی تقریباً65,70ملین فنڈز پڑے ہوئے ہیں وہ بھی خدشہ ہے کہ lapse نہ ہو جائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منان خان صاحب!یہ سوال اس کے متعلقہ تو نہیں ہے۔

جناب منان خان:جناب سپیکر!میں اپنے ضمنی سوال میں تو کر سکتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں کر سکتے جس کا جواب ہی ان کے پاس نہیں ہے تو ضمنی سوال میں کیسے کر سکتے ہیں؟منسٹر صاحب!منان خان صاحب کو بلالیں اور اس کو دیکھ لیں۔

جناب منان خان:جناب سپیکر!اس کا نام نڈالہ برج سکیم ہے پورا سال ہو گیا ابھی تک ان سے ڈیزائن ہی نہیں بنا۔یہ فائلیں کبھی اِدھر کبھی اُدھر بھیج رہے ہیں یہ ہمارے ساتھ مذاق ہو رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:منسٹر صاحب!اس کو دیکھیں۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات(جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر!میں اس کو چیک کر لیتا ہوں اگر فنڈ آ گئے ہیں تو ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایسی سستی hopefullyہوتی تو نہیں ہے۔

جناب منان خان:جناب سپیکر!سی اینڈ ڈبلیو والے سوائے چکروں کے کچھ نہیں کرتے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، نہیں ایسا نہیں ہے۔اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب امجد علی جاوید: شکریہ۔جناب سپیکر!سوال نمبر4252ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: پراونشل روڈز سے متعلقہ تفصیلات

*4252:جناب امجد علی جاوید:کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔86 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پراونشل روڈز کے زیر انتظام کتنی سڑکیں ہیں، ان کی کل لمبائی کتنی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان سڑکوں کی صورتحال انتہائی ناگفتہ بہ ہے گزشتہ کئی سالوں سے ان سڑکوں کی مرمت نہ کی گئی ہے؟

(ج) گزشتہ پانچ سال کے دوران ان سڑکوں کی مرمت پر کتنے فنڈز خرچ کئے گئے، ان کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) ان سڑکوں کی دیکھ بھال کے لئے کتنا عملہ متعین ہے ان کے ناموں سمیت تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) مندرجہ ذیل سڑکات پراونشل روڈز حلقہ پی پی۔86 سے گزرتی ہیں ان سڑکات کی پی پی۔86 میں لمبائی ہر سڑک کے سامنے دی گئی ہے:

سیریل نمبر	سڑک کا نام	کل لمبائی (کلومیٹر)	پی پی۔86 میں لمبائی (کلومیٹر)
1	ٹوبہ جھنگ روڈ	61.81	15.47
2	گوجرہ ٹوبہ روڈ	26.32	17.00
3	ٹوبہ شور کوٹ کینٹ روڈ	25.18	5.00
4	ٹوبہ بائی پاس (پرانا)	8.25	2.00
5	ٹوبہ بائی پاس (نیا)	6.41	6.41
	ٹوٹل لمبائی	127.97	34.88

(ب) محکمہ ہائی وے کی طرف سے ان سڑکات پر مسلسل پیچ ورک اور دیکھ بھال کی وجہ سے ان کی حالت انتہائی تسلی بخش ہے۔

(ج) گزشتہ پانچ سالوں میں پی پی۔86 سے گزرنے والی سڑکات کی مرمت پر مندرجہ ذیل فنڈ خرچ ہوئے۔

سیریل نمبر	سڑک کا نام	پچھلے پانچ سالوں میں خرچہ
1	ٹوبہ جھنگ روڈ	---
2	گوجرہ ٹوبہ روڈ	تقریباً -/800000روپے
3	ٹوبہ شور کوٹ کینٹ روڈ	تقریباً -/300000روپے
4	ٹوبہ بائی پاس (پرانا)	تقریباً -/300000روپے
5	ٹوبہ بائی پاس (نیا)	---
	ٹوٹل	تقریباً -/1400000روپے

(د) ان سڑکوں کی دیکھ بھال کے لئے جتنا عملہ تعین ہے۔اُن کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

سیریل نمبر	سڑک کانام	عملہ کی تعداد	عملہ کانام
1	ٹوبہ جھنگ روڈ	2	اخلاق حسین شاہ، بیلدار، عبدالغفار، بیلدار
2	گوجرہ ٹوبہ روڈ	2	محمد آصف، بیلدار، محمد احسن، بیلدار
3	ٹوبہ شور کوٹ کینٹ روڈ	---	---
4	ٹوبہ بائی پاس (پرانا)	1	عارف علی، بیلدار
5	ٹوبہ بائی پاس (نیا)	- - -	- - -

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال کے جز(ب) کے جواب میں محکمے نے یہ جواب دیا ہے کہ محکمہ ہائی وے کی طرف سے ان سڑکات پر مسلسل پیچ ورک اور دیکھ بھال کی وجہ سے ان کی حالت تسلی بخش نہیں ہے۔ منسٹر صاحب سے میاں طارق صاحب نے جو بات کی ہے میری بھی یہی بات ہے کہ یہ جواب صورتحال کی درست عکاسی نہیں کرتا وہاں صورتحال ایسی نہیں ہے۔ خصوصاً میں ایک سڑک کا تذکرہ کر دیتا ہوں جس پر مقامی ڈی سی او نے وہاں روڈز پر جو عملہ ہے ان کو بلا کر بھی متعدد بار کہا ہے کہ یہ جو صورتحال ہو چکی ہے اس پر آپ کچھ مہربانی کریں لیکن وہاں کچھ نہیں ہو رہا ہے۔ ٹوبہ شور کوٹ روڈ اور ٹوبہ بائی پاس روڈ ان دونوں روڈز کی صورتحال انتہائی بری ہو چکی ہے تو یہ جواب اس کے مطابق نہیں ہے اس لئے منسٹر صاحب مہربانی فرمائیں اس کو ذرا take up کر لیں۔

جناب سپیکر! سوال کے جز(د) میں جواب دیا ہے کہ سڑکوں کی دیکھ بھال کے لئے جتنا عملہ تعین ہے ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔ نمبر 3 پر ٹوبہ شور کوٹ روڈ ہے وہاں پر کوئی عملہ نہیں ہے، نمبر 5 پر ٹوبہ بائی پاس ہے وہاں پر بھی کوئی عملہ نہیں ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا ان سڑکوں پر بیلداروں کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی یا اس کی کوئی اور وجہ ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں جز(ب) کے حوالے سے بات کروں گا۔ انہوں نے کہا کہ پی پی۔86 میں جو پراونشل roads ہیں ان کی حالت تسلی بخش نہیں ہے۔ میں دوبارہ اس بات کا اظہار کروں گا کہ problem یہ آ رہی ہے کہ جب میں نے پی پی۔86 کو explore کیا تو یہ زیادہ city constituency ہے۔ اس میں جو سڑک گزر رہی ہے وہ کچھ ٹی ایم اے کے under ہے کچھ ڈسٹرکٹ روڈز کے under

ہیں۔ میں ان کو یہ تسلی کراتا ہوں کہ جو روڈ پراونشل ڈیپارٹمنٹ کے under آتی ہے اور وہ 34 کلو میٹر ہے اس کی حالت hopefully تسلی بخش ہے۔ اگر اس کے بعد بھی آپ کوئی جگہ point out کریں تو میں وہاں ٹیم بھیج کر explore کرالیتا ہوں جو شہر کا ایریا ہے وہ پراونشل سی اینڈ ڈبلیو کے دائرہ کار میں نہیں آتا وہ یا تو ٹی ایم اے کی حدود ہے یا ڈسٹرکٹ کی حدود آجاتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلے سوال کا بھی جواب دے دیں کہ یہ بیلدار ٹوبہ شور کوٹ کینٹ روڈ میں کیوں نہیں ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! وہ ان کی بات ٹھیک ہے۔ جس طرح میں نے پہلے کہا کہ چونکہ recruitment پر پابندی لگی ہوئی تھی اب وہ ban ہٹ گیا ہے۔ اب انشاء اللہ جہاں جہاں ضرورت ہے وہاں مزید بیلدار بھرتی ہو جائیں گے اور یہ ساری سڑکیں cover ہو جائیں گی۔ ان کی بات valid ہے کہ ہر سڑک پر بیلدار ہونا چاہئے لیکن چونکہ recruitments پر پابندی تھی جس کی وجہ سے بھرتی نہیں ہو سکے اب ہو جائیں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! مجھے اس بات کا علم ہے کہ پراونشل روڈ کہاں سے شروع ہوتی ہیں اور کہاں ختم ہوتی ہیں۔ جو میں نے اس کا تذکرہ کیا ہے وہ بلاوجہ نہیں کیا ہے وہ ان کے under آتا ہے تو میں نے کیا ہے۔ ریلوے پھاٹک سے onward جہاں سے پراونشل روڈ کی حدود شروع ہوتی ہے میں نے دو سڑکیں mention کی ہیں جو پراونشل روڈ کے under آتی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب نے گارنٹی دی ہے اور کہا ہے کہ اس کا revisit کروا لیتے ہیں۔ اگلا سوال بھی جناب امجد علی جاوید صاحب کا ہے۔ سوال کا نمبر بولیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 4254 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: محکمہ بلڈنگ اور شاہرات میں ورک چارج ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*4254: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ بلڈنگ اور شاہرات میں کتنے ورک چارج ملازم کام کر رہے ہیں؟

(ب) 2008 سے 2013 تک بطور ورک چارج کام کرنے والے ملازمین کے نام اور شناختی کارڈ نمبر کے ساتھ تفصیلات فراہم کی جائے؟

(ج) مذکورہ ملازمین کتنے عرصہ سے کس سب ڈویژن میں تعینات ہیں اور ان کی تعیناتی کا دورانیہ کتنا ہوتا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ پراونشل بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ میں ورک چارج ملازمین کی تعداد 23 اور محکمہ شاہرات میں تین ورک چارج ملازمین کام کر رہے ہیں تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ پراونشل بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ اور محکمہ شاہرات میں 2008 سے 2013 تک بطور ورک چارج ملازمین کے نام اور شناختی کارڈ نمبر کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ پراونشل بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ اور محکمہ شاہرات میں جو ورک چارج ملازمین کام کر رہے ہیں ان کی تعیناتی ابتدائی طور پر تین ماہ کے لئے ہوتی ہے اور ضرورت کے مطابق ان کی کارکردگی کی بناء پر مزید تین ماہ کے لئے بڑھا دیا جاتا ہے اور یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہتا ہے۔ متعلقہ ورک چارج ملازمین کا دورانیہ ملازمت ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس میں جو جز (ب) میں تفصیل دی گئی ہے اور منسٹر صاحب نے بھی پہلے اس پر بات کی ہے تو میرا اس میں یہی ضمنی سوال ہے کہ ایک تو یہ بتادیں کہ یہ ورک چارج ملازم کیوں رکھے جاتے ہیں؟ منسٹر صاحب اس کی وجہ بتادیں تاکہ میں آگے بات کروں۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! ورک چارج ملازمین اس temporary gap کو fill کرنے کے لئے رکھے جاتے ہیں۔ میں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ حکومت نے نئی ریکروٹمنٹ پر ban لگایا ہوا تھا اس لئے چھوٹے موٹے کاموں کو چلانے کے لئے ورک چارج ملازمین رکھے جاتے ہیں جن کا initial contract time period تین مہینے ہوتا ہے اور اگر تین مہینے بعد ان کی دوبارہ ضرورت ہو تو دوبارہ نئے سرے

سےagreement کیا جاتا ہے اور اپنی ضرورت کے مطابق کام لیا جاتا ہے۔ ابھی ریکروٹمنٹ سے پابندی ہٹ گئی ہے،اشتہارات آنے شروع ہو گئے ہیں اور جبregular employment شروع ہو جائے گی تو یہ ورک چارج ملازمین فارغ ہو جائیں گے۔ ویسے ان کو بھیright ہو گا کہ اگر یہ چاہیں تو اس ریکروٹمنٹprocess سے گزر کر دوبارہcontract employee بن سکتے ہیں اور ان کو بھی میرٹ پر حق حاصل ہو گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ یہ کسیproject base ہوتے ہیں یا کسی خاص جگہ یا منصوبے کے لئے رکھے جاتے ہیں یاان کی کچھ پوسٹیں ہوتی ہیں اوران پر بھرتی نہ ہونے کی وجہ سے عارضی طور پر رکھے جاتے ہیں۔ میں چاہتاہوں کہ اس کی ذراdistinction کردیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ کسی پراجیکٹ کے لئے رکھے جاتے ہیں یاآفس ورک کے لئے رکھے جاتے ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ پراجیکٹ کے حوالے سے بھی رکھے جاتے ہیں چونکہ یہtemporary arrangement ہوتاہے تو یہ پراجیکٹ کے حوالے سے بھی ہو سکتاہے ایکAnnual Repair Fund ہوتاہے اس سے ان کوfunding کی جاتی ہے لیکن اب آگے اس کام کوdiscourage کیا جارہاہے کہ مزید اس کام کو نہ چلایا جائے اور انشاء اللہregular employment سلسلہ شروع ہورہاہے اور اب ان کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ جو میرے پاس لسٹ ہے اس میں پلمبرز،الیکٹریشن،ٹیوب ویل آپریٹرز، سیورمین، لائن مین، کمپیوٹر آپریٹرز، ڈرائیورز۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،ان کو کیاہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہdesignations اور پوسٹیں ہیں۔ ان میں سے کوئی پوسٹ بھی ایسی نہیں ہے جو عارضی نوعیت کی ہو۔ یہ مسلسل کام ہے اور محکمہ کی ڈیوٹی ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب امجد علی جاوید صاحب! انہوں نے بتایاتو ہے کہ عارضی کام چلانے کے لئے ورک چارج ملازمین رکھے ہیں۔ پہلے چونکہban تھااوراس لئےpermanent نہیں رکھے گئے۔ ابban ہٹ گیاہے۔۔۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں اسی طرف آرہا ہوں آپ میری بات تو سنیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بتائیں!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس میں 13 سال، 12 سال اور 10 سال لکھا ہوا ہے اور میں یہ خود نہیں کہہ رہا تو کیا 13 سال سے تین تین ماہ کا temporary arrangement ہی ہے؟ چیف منسٹر صاحب پچھلے سال بھی عارضی ملازمین کو مستقل کرنے کے احکامات جاری کر چکے ہیں اور اب بھی کر چکے ہیں۔ یہ کیا سلسلہ ہے کہ 13،13 سال سے وہی شخص ہے اور وہی لوگ مسلسل کام کر رہے ہیں اور ان غریب لوگوں کو کیوں technically knockout کیا جاتا ہے، ان کو اس میں کیوں شامل نہیں کیا جا رہا؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ تو گورنمنٹ کی پالیسی ہوتی ہے اور انہیں یہ معاملہ دوسرے فورم پر بھی اٹھانا چاہئے۔ ابھی تک کوئی ایسی پالیسی نہیں آئی ہے جس کے تحت ورک چارج ملازمین کو مستقل کیا جائے اور جو اس سے پہلے گورنمنٹ اعلان کرتی رہی ہے وہ کنٹریکٹ ملازمین مستقل ہوتے رہے ہیں لیکن ورک چارج ملازمین کی ابھی کوئی پالیسی نہیں آئی۔ ہمیں خوشی ہوگی جس دن کوئی ایسی پالیسی آ گئی تو یہ لوگ بھی permanent ہو جائیں گے اور ہماری اس میں کوئی objection نہیں ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہوگا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے پہلے بھی اشارہ کیا کہ ان کو بھی حق حاصل ہوگا کہ وہ اس پالیسی میں apply کریں تو کیا یہ ملازمین جو 13،13 سال سے کام کر رہے ہیں تو انہیں کوئی priority دی جائے گی؟ کیونکہ ان لوگوں کے پاس experience concerned بھی ہوگا اور right بھی ہوگا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں ان سارے سوالوں کے جواب پہلے دے چکا ہوں کہ اب ban ہٹ گیا ہے، اشتہار آئیں گے اور ان کو بھی دوسرے لوگوں کی طرح apply کرنے کا حق حاصل ہے اور انہیں اس پورے procedures سے گزرنا پڑے گا۔ اگر کوئی گورنمنٹ سپیشل پالیسی لے آئے جس کے تحت ورک

چارج ملازمین کو پکا کر دیا جائے تو وہ اور بات ہے ورنہ آج کی date تک سب کو recruitment procedures سے گزرنا پڑے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے اور بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے جائیں۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

چیف سیکرٹری دفتر کی تزئین و آرائش کے لئے 90لاکھ کی منظوری کی تفصیلات

*1351: **سردار وقاص حسن موکل:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) چیف سیکرٹری پنجاب کے دفتر کی آخری دفعہ تزئین و آرائش کب کی گئی اور اس پر کتنے اخراجات ہوئے تھے؟

(ب) مذکورہ دفتر کی پچھلے پانچ سالوں کے دوران کتنی دفعہ تزئین و آرائش و دیگر اخراجات کئے گئے، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ایک مؤقر اخبار روزنامہ "نوائے وقت" کی خبر مورخہ 13-07-09 کے مطابق اب مذکورہ دفتر کی تزئین و آرائش و جنریٹرز کے لئے مزید 90لاکھ کی منظوری لی گئی ہے؟

(د) کیا حکومت ایسے تزئین و آرائش کے اخراجات میں کمی لانے کا ارادہ رکھتی ہے جو بالکل غیر ضروری ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری میں تزئین و آرائش کا کام شامل نہیں ہے۔ البتہ چیف سیکرٹری بلاک (بشمول سیکرٹری ہوم، سیکرٹری آئی اینڈ سی، سٹاف آفیسرز ٹو چیف سیکرٹری،

کانفرنس ہال، کمیٹی روم اور کمپیوٹر سیکشن) کی پرانی بلڈنگ کی حفاظت / بحالی اور بہتری کے لئے ایک ترقیاتی منصوبہ مالی سال09۔2008 میں آثار قدیمہ کے ماہرین کی تکنیکی ہدایات کے مطابق شروع کیا گیا جو کہ سال12۔2011 میں مکمل ہوا اور اس پر88.083 ملین روپے لاگت خرچ ہوئی۔ تفصیل درج ذیل ہے:

فنانشل پروفائل

نمبر شمار	سال	فنڈز	خرچ
1	2008−09	18.577	15.882
2	2009−10	57.701	54.683
3	2010−11	10.000	10.000
4	2011−12	10.291	7.518
	میزان	96.569	88.083

(ب) گزشتہ پانچ سالوں میں بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے مذکورہ دفتر کی تزئین وآرائش کی مد میں کوئی خرچہ نہیں کیا تاہم اس عرصہ میں اس دفتر کی سالانہ و خصوصی مرمت کی گئی جس کی تفصیل مع اخراجات درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سال	کام کی نوعیت	خرچ کردہ رقم (ملین)	کام کی تفصیل
	2008۔09	سالانہ مرمت	0.525	چیف سیکرٹری بلاک کی واٹر سپلائی لائن ، واش روم، سوئی گیس پائپ لائن وغیرہ کی مرمت
	۔ایضًا۔	خصوصی مرمت	1.612	▪ چیف سیکرٹری بلاک، ایڈیشنل چیف سیکرٹری بلاک میں سوئی گیس، واٹر سپلائی لائن, ▪ چھتوں کی مرمت ، مین الیکٹرک سرکٹ کی مرمت و سکائی لائٹس (روشن دان) کی تبدیلی ▪ لاء ڈیپارٹمنٹ، چیف سیکرٹری بلاکوں کے درمیان سیور لائین کی مرمت ▪ ایڈیشنل سیکرٹری ہوم اور متعلقہ سٹاف کے دفاتر کی مرمت ▪ سیکرٹری ہوم کے دفتر اور متعلقہ دفاتر کی مرمت
2	2009۔10	سالانہ مرمت	1.017	چیف سیکرٹری بلاک میں ٹرمائٹ پروفنگ ، کمروں کی مرمت، لکڑی کا کام، رنگ روغن ,بجلی کا کام اور ائر کنڈیشنز کی مرمت وغیرہ
	۔ایضًا۔	خصوصی مرمت	---	
3	2010۔11	سالانہ مرمت	0.073	چیف سیکرٹری بلاک میں رنگ و روغن و سٹریٹ لائٹس کی مرمت
	۔ایضًا۔	خصوصی مرمت	0.195	چیف سیکرٹری بلاک میں الیکٹرک پینل بورڈ، لکڑی کا کام اور بجلی کا کام وغیرہ
4	2011۔12	سالانہ مرمت	--	
	۔ایضًا۔	خصوصی مرمت	1.607	چیف سیکرٹری بلاک کے کانفرنس ہال میں رنگ وروغن، شیشے کا کام، پالش کا کام اور ائر کنڈیشنز کی مرمت وغیرہ

5	2012-13	سالانہ مرمت	0.971	چیف سیکرٹری بلاک میں بجلی کا کام، رنگ و روغن، پالش، چھتوں کی مرمت اور ائر کنڈیشنز کی مرمت وغیرہ
	-ایضاً-	خصوصی مرمت	6.734	چیف سیکرٹری بلاک کے کانفرنس ہال میں رنگ و روغن، لکڑی کا کام، شیشے کا کام، پالش کا کام، فرنیچر کی فراہمی وغیرہ اور باغیچہ کی تعمیر، جی آئی شیٹ کی فراہمی، چھتوں کی مرمت، بتیوں کی فراہمی، کیمیکل ٹریٹمنٹ اور پتھر کا کام وغیرہ
6	2013-14	سالانہ مرمت	0.050	بجلی کا کام وغیرہ
	-ایضاً-	خصوصی مرمت	0.290	پتھر کا فرش، رنگ و روغن، دروازے اور کھڑکیاں، پالش کا کام
7	2014-15	سالانہ مرمت	-----	-----
	-ایضاً-	خصوصی مرمت	-----	-----

(ج) سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال2013-14 میں مذکورہ دفتر میں کسی بھی تزئین و آرائش و بحالی کے کام کی منظوری نہیں دی گئی البتہ نئے جنریٹرز کے لئے مندرجہ ذیل تین سکیمیں ضرورت کے مطابق شامل کی گئی تھیں جن میں چیف سیکرٹری بلاک، (دفتر چیف سیکرٹری، دفتر سیکرٹری ہوم و دفتر سیکرٹری آئی اینڈ سی)لاء ڈیپارٹمنٹ، پرانا آئی جی بلاک اور پراسیکیوشن بلاک میں نئے جنریٹرز کی تنصیب شامل تھی جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ترقیاتی پروگرام نمبر2013-14	سکیم کا نام	بجٹ رقم (ملین)	کام کی نوعیت
1	1307	مہیا کرنا ایک عدد ڈیزل جنریٹر سیٹ200-KVA (سٹینڈ بائی پاور سپلائی، لاء ڈیپارٹمنٹ، پرانا آئی جی بلاک، پراسیکیوشن بلاک	6.077	کام مکمل ہو گیا ہے
2	1308	مہیا کرنا ایک عدد ڈیزل جنریٹر سیٹ 150-KVA برائے ائر کنڈیشننگ پلانٹ، کانفرنس ہال چیف سیکرٹری بلاک	3.800	کام مکمل ہو گیا ہے
3	1309	مہیا کرنا(Accessories) برائے مذکورہ بالا ڈیزل جنریٹر سیٹ 150-KVA کانفرنس ہال	0.920	کام مکمل ہو گیا ہے

(د) تزئین و آرائش بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ نہ ہے اور نہ ہی بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے کوئی تزئین و آرائش کا کام کیا ہے بلکہ پرانی بلڈنگ کی حفاظت / بحالی کے کام کئے ہیں جو کہ غیر ضروری نہیں ہیں اور اس تاریخی عمارت کی اہمیت کے پیش نظر اس کی (structural stability)اور اس کی اصل قدیم حالت کو برقرار رکھنے کے لئے انتہائی ناگزیر نوعیت کے کام کئے گئے ہیں۔

لاہور: شادمان جی او آر گیٹ منسلک احاطہ مولچند کو کھولنے کی تفصیلات

*1975: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شادمان جی او آر لاہور کا گیٹ جو کہ احاطہ مولچند کی آبادی کو لگتا ہے بند کر دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہاں پر احاطہ مولچند کی آبادی کے بچے اور بچیوں کو سکول جانے میں سخت مشکلات درپیش ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ لوگ اس وجہ سے ذہنی اذیت کا شکار ہیں انہیں ایک لمبا چکر لگا کر بس سٹینڈ تک پہنچنا پڑتا ہے؟

(د) حکومت مذکورہ بالا مسئلہ کو فوری حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) درست نہ ہے یہ جی او آر کا اندرونی گیٹ ہے اور اس کا تعلق احاطہ مولچند کی آبادی سے نہ ہے۔ یہ گیٹ حفاظتی اقدامات کے پیش نظر محکمہ سروسز اور جنرل ایڈمنسٹریشن کے حکم کی تعمیل میں 05-2004 میں بند کیا گیا ہے۔ احاطہ مولچند سے باہر مین روڈ پر آنے کے لئے گیٹ کھلا ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ احاطہ مولچند کی آبادی سے نکلنے والا ایک چھوٹا راستہ برائے آمد و رفت کھلا ہے اور کسی قسم کی رکاوٹ کا باعث نہ ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ لوگ ذہنی اذیت کا شکار ہیں بلکہ ان کے لئے اور ان کی آبادی سے ملحقہ گیٹ ہر وقت کھلا رہتا ہے جس سے یہ لوگ سیدھا بس سٹاپ پر پہنچ جاتے ہیں۔

(د) اس مسئلہ سے متعلق علاقہ مولچند کے چند رہائشیوں نے سول کورٹ میں کیس دائر کیا تھا جو کہ سول جج کی عدالت سے خارج ہو گیا تھا۔ تاہم رہائشیوں نے اس فیصلہ کے خلاف، ایڈیشنل سیشن جج کی عدالت میں کیس دائر کیا تھا جو کہ مورخہ 15-01-20 کو عدم پیروی کی بناء پر خارج ہو چکا ہے۔

ضلع لیہ: پی پی-263 میں دو پل بنانے کی تفصیلات

*2085: سردار شہاب الدین خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-263 لیہ جو علاقہ کچا پر مشتمل ہے اس کی 80 فیصد آبادی دریائے سندھ کے دونوں اطراف آباد ہے؟

(ب) مذکورہ آبادی کے لوگوں کو شہر تک جانے کے لئے شدید مشکلات کا سامنا ہے، کیا حکومت بیٹ نورے والہ اور بیٹ ساہو والہ موضع جات کے لئے دو پل بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔263 لیہ کی بیشتر آبادی دریائے سندھ کے دونوں اطراف آباد ہے۔

(ب) دریائے سندھ پر لیہ تونسہ پل کی منظوری وزیراعلیٰ پنجاب چٹھی نمبری DS(CD)CMS/12/OT-4/A/0157189 مورخہ 07.09.2012 کے تحت دی تھی جس کا PC-II سیکرٹری مواصلات و تعمیرات پنجاب لاہور مورخہ 07۔09۔2012 کو منظور کیا تھا۔ منظوری کے لیہ تونسہ پل کے PC-II کے مطابق موضع پتن، لوہانچ نشیب کے مقام پر سروے اور model study اور soil investigation کا کام مکمل کیا گیا اور ڈیزائن کے لئے تمام رپورٹس ڈائریکٹر برجز کو بھجوادی تھیں۔ تاہم اس منصوبہ کے فنڈز نہ ملنے کی وجہ سے اس پر مزید کارروائی نہ ہو سکی۔ لیہ تونسہ پل بننے کی صورت میں دریائے سندھ کی دونوں اطراف کی آبادیاں تونسہ شریف بشمول بیٹ نورے والہ۔ بیٹ ساہو والہ موضع جات جیسا کہ سوال میں ذکر ہے کی آبادیاں بھی مستفید ہوں گی۔ اب یہ سکیم وزیراعظم کی ہدایات کے مطابق فیڈرل گورنمنٹ NHA کرے گی لہٰذا تمام model study اور soil investigation رپورٹ NHA کے حوالے کر دی گئی ہے۔ بیٹ نورے والہ تا لیہ کروڑ روڈ سے پل کے ساتھ سڑک کی تعمیر کا کام کیا جا رہا ہے۔ تاہم بیٹ ساہو والہ پر کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

لیہ: پی پی۔263 کی سیلاب سے متاثرہ سڑکوں کی مرمت کی تفصیلات

*2550: سردار شہاب الدین خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔263 لیہ جو تقریباً سیلاب زدہ علاقہ پر مشتمل ہے دیہاتوں سے شہروں تک کا رابطہ ابھی تک بحال نہ ہو سکا؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ علاقے کی سڑکیں فوری مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر لیہ بحوالہ چٹھی نمبرGB/8419 مورخہ 06.09.2010 (ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) کے تحت جو 16 سیلاب زدہ سڑکات ان میں حلقہ پی پی۔263 لیہ کی آٹھ سڑکات جو کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لیہ سے منسلک تھیں اور پراونشل ہائی وے ڈویژن مظفر گڑھ کے ذمہ لگائی گئی تھیں ان کی بحالی اور مرمت کر دی گئی ہے۔لسٹ برائے سڑکات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر لیہ نے جو سڑکات پراونشل ہائی ڈویژن مظفر گڑھ کے ذمہ لگائی تھیں وہ مکمل کر دی گئی ہیں اور ٹریفک رواں دواں ہے۔

ضلع فیصل آباد: محکمہ مواصلات و تعمیرات میں عملہ کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3119: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ مواصلات و تعمیرات کا کل عملہ کتنا ہے، اس کی گریڈ اور عہدہ وار تفصیل فراہم کریں؟

(ب) ان ملازمین کے سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے اخراجات کی تفصیل مدوار بتائیں؟

(ج) ان میں سے کس کس ملازم کے پاس سرکاری گاڑی ہے، ان گاڑیوں کی تفصیل بتائیں؟

(د) ان سرکاری گاڑیوں کے ان دو سالوں کے اخراجات کی تفصیل فراہم کریں؟

(ہ) اس وقت کتنی گاڑیاں کب سے خراب ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ مواصلات و تعمیرات کے ماتحت عملہ کی تعداد 483 ہے جس میں سے پراونشل بلڈنگز ڈیپارٹمنٹ میں عملہ کی تعداد 156 ہے جن کی عہدہ وار تفصیل جبکہ پراونشل ہائی ویز ڈیپارٹمنٹ میں عملہ کی تعداد 327 ہے ان کی گریڈ اور عہدہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع فیصل آباد میں محکمہ مواصلات و تعمیرات کے ملازمین کی مالی سال 12۔2011 اور13۔2012 کے اخراجات کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

مالی سال	کل اخراجات	تعمیرات	مواصلات
2011۔12	107.57ملین روپے	38.48ملین روپے	69.09ملین روپے
2012۔13	119.17ملین روپے	41.35ملین روپے	77.82ملین روپے

(ج) ضلع فیصل آباد میں محکمہ مواصلات و تعمیرات کے ماتحت پراونشل بلڈنگ اور ہائی وے ڈیپارٹمنٹ میں جن ملازمین کے پاس سرکاری گاڑیاں ہیں ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	عہدہ	تفصیل گاڑی و ماڈل پراونشل بلڈنگ	پراونشل ہائی وے
1۔	سپرنٹنڈنگ انجینئر	لینڈرور 2007 FDG-1159	لینڈرور FDG-112
2۔	ایگزیکٹو انجینئر	سوزوکی پوٹھوہار جیپ 2006 FSN-729	لینڈرور LEG-7901
3	سب ڈویژنل آفیسر نمبر 1	سوزوکی پوٹھوہار جیپ 2007 LEG-3118	سوزوکی پوٹھوہار جیپ 2006 FSP- 473
4	سب ڈویژنل آفیسر نمبر 2	سوزوکی پوٹھوہار جیپ 2006 FSN-728	سوزوکی پوٹھوہار جیپ 2006 LWR-1150
5	جونیئر ریسرچ کنٹرولر	-------	ٹیوٹا 2012 LEG-12-1336
6	لینڈ کنٹرولر آفیسر	-------	سوزوکی پوٹھوہار 1984 FDH-5872

(د) ضلع فیصل آباد میں محکمہ مواصلات و تعمیرات کے ماتحت پراونشل بلڈنگز ڈیپارٹمنٹ میں گاڑیوں کے دو سالوں کے کل اخراجات -/2443506 روپے ہیں جبکہ محکمہ مواصلات و تعمیرات کے ماتحت پراونشل ہائی ویز ڈیپارٹمنٹ میں گاڑیوں کے دو سالوں کے کل اخراجات -/2037168 روپے ہیں جن کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

مالی سال	کل اخراجات	تعمیرات	مواصلات
2011-12	1767044روپے	1056638روپے	710406روپے
2012-13	2613630روپے	1386868روپے	1326762روپے
ٹوٹل		2443506روپے	2037168روپے

(i) ضلع فیصل آباد میں محکمہ مواصلات و تعمیرات کے ماتحت پراونشل بلڈنگز ڈیپارٹمنٹ میں مندرجہ بالا گاڑیوں کے دو سالوں کے اخراجات کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

گاڑی نمبر	مالی سال 12-2011	مالی سال 13۔2012	کل اخراجات

	میں اخراجات	میں اخراجات	محکمہ تعمیرات
FDG-115	274938	351668	626606
FSN-729	230600	274600	505200
LEG-3118	382700	415600	798300
FSD-728	168400	345000	513400
کل اخراجات	1056638	1386868	2443506

(ii) ضلع فیصل آباد میں محکمہ مواصلات و تعمیرات کے ماتحت ہائی ویز ڈیپارٹمنٹ میں مندرجہ بالا گاڑیوں کے دو سالوں کے اخراجات کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

گاڑی نمبر	مالی سال 12-2011 میں اخراجات	مالی سال 13-2012 میں اخراجات	کل اخراجات محکمہ شاہرات
FDG-112	5600	47700	53300
FDG-1287	525447	174406	699853
LEG-7901	-	616783	616783
FSP-473	41162	198070	239232
LWR-1150	138197	289803	428000
کل اخراجات	710406	1326762	2037168

(ہ) ضلع فیصل آباد میں مواصلات و تعمیرات کے ماتحت پراونشل بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ میں مندرجہ بالا گاڑیوں میں کوئی گاڑی خراب نہیں ہے۔اور تمام گاڑیاں چالو حالت میں ہیں جبکہ محکمہ ہائی ویز ڈیپارٹمنٹ میں گاڑی نمبر FDG-1287 ستمبر 2012 سے خراب اور unserviceable ہے اور باقی تمام گاڑیاں چالو حالت میں ہیں۔

ضلع فیصل آباد: سڑکوں کی تعمیر و مرمت کی تفصیلات

*3120: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ مواصلات و تعمیرات کے تحت ضلع فیصل آباد کی حدود میں جو سڑکیں ہیں ان کے نام، لمبائی اور کہاں سے شروع ہو کر کہاں تک جاتی ہیں؟

(ب) ان سڑکوں میں سے کس کس سڑک کی حالت مخدوش ہے اور لمبائی کتنی ہے؟

(ج) ان سڑکوں کی بحالی کے لئے کتنے فنڈز مطلوب ہیں اور یہ فنڈز حکومت پنجاب سے حاصل کرنے کے لئے محکمہ کیا اقدامات اٹھا رہا ہے یا اٹھائے ہیں، تفصیلات فراہم کریں؟

(د) محکمہ نے سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران اس ضلع میں کس کس سڑک کی مرمت اور تعمیر کروائی ہے۔ان کے نام، لمبائی اور جہاں جہاں کام کروایا ہے۔اس کی تفصیل فراہم کریں؟

(ہ) کیا حکومت جو سڑکیں اس ضلع کی حدود میں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں، ان کو فوراً مرمت / تعمیر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) محکمہ مواصلات و تعمیرات کے تحت ضلع فیصل آباد پر اونشل ہائی وئے ڈویژن فیصل آباد میں جو سڑکات آتی ہیں ان کی تفصیل درجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	سڑک کا نام	لمبائی کلو میٹر	آغاز و اختتام سڑک
1	لاہور شیخوپورہ شاہ کوٹ فیصل آباد روڈ (P-142)	32.36	یہ سڑک شاہ کوٹ فیصل آباد کی ضلعی حدود کلو میٹر نمبر 93.22 سے شروع ہو کر ایف ڈی اے حدود کلو میٹر نمبر 125.58 تک جاتی ہے۔(یہ سڑک LAFCO کے زیر نگرانی ہے)
2	دیپال پور اوکاڑا ماڑی پل تاندلیانوالہ ستیانہ فیصل آباد روڈ۔(P-143)	61.07	یہ سڑک ایف ڈی اے حدود کلو میٹر نمبر 6.40 سے شروع ہو کر ماڑی پتن پل تک جاتی ہے۔
3	لاہور جڑانوالہ فیصل آباد جھنگ بھکر دریا خان، ڈی۔آئی۔خان روڈ۔(P-144)	64.65	یہ سڑک بچیکی کلو میٹر نمبر 81.47 سے شروع ہو کر میونسپل حدود کلو میٹر نمبر 132.82 تک جاتی ہے اور سدھار بائی پاس کلو میٹر نمبر 155.75 سے شروع ہو کر فیصل آباد ضلعی حدود کلو میٹر نمبر 169.05 تک جاتی ہے۔
4	فیصل آباد سرگودھا روڈ۔(P-147)	5.98	یہ سڑک فیصل آباد بائی پاس کلو میٹر نمبر 14 سے شروع ہو کر پل ڈینگرو کلو میٹر 19.98 تک جاتی ہے۔
5	جھنگ گوجرہ سمندری تاندلیانوالہ روڈ مع سمندری بائی پاس (ایسٹرن ونگ) (P-152)	39.29	یہ سڑک سمندری میونسپل حدود کلو میٹر نمبر 3.30 سے شروع ہو کر گوجرہ میونسپل حدود کلو میٹر نمبر 24.91 تک جاتی ہے اور سمندری تاندلیانوالہ روڈ کلو میٹر نمبر 45.30 سے شروع ہو کر جلہ چوک تک جاتی ہے۔
6	فیصل آباد، سمندری، سندھیانوالی، ہیڈ سندھنائی، عبدالحکیم، کچا کھوہ، وہاڑی روڈ۔(P-159)	69.54	یہ سڑک فیصل آباد میونسپل حدود کلو میٹر نمبر 8.25 سے شروع ہو کر فیصل آباد ضلعی حدود کلو میٹر نمبر 78.79 تک جاتی ہے۔
7	فیصل آباد بائی پاس روڈ۔(P-163)	93.39	فیصل آباد بائی پاس کھرڑیانوالہ سے شروع ہو کر مکوآنہ، خانوآنہ، روشن والی جھال، سدھار فیصل آباد سرگودھا روڈ کمال پور چک جھمرہ سے ہوتا ہوا کھرڑیانوالہ سے جاملتا ہے۔
8	سمندری بائی پاس روڈ (ویسٹرن ونگ)	13.40	یہ بائی پاس سمندری فیصل آباد روڈ کلو میٹر نمبر 40 سے شروع ہو کر سمندری گوجرہ روڈ سے ہوتا ہوا سمندری رجانہ روڈ کلو میٹر نمبر 51 سے جاملتا ہے۔

(ب) مندرجہ بالا سڑکات میں سے کسی بھی سڑک کی حالت مخدوش نہ ہے۔

(ج) محکمہ مواصلات و تعمیرات کے زیر انتظام کسی سڑک کی حالت مخدوش نہ ہے اور سالانہ مرمت کی مد میں ان کی مرمت کر دی جاتی ہے لہٰذا مزید فنڈز کی ضرورت نہ ہے۔

(د) محکمہ ہذا نے 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران جن سڑکات کی مرمت اور تعمیرات کروائی ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

خصوصی مرمت سڑکات 12۔2011

سیریل نمبر	سڑک کا نام	لمبائی	تخمینہ لاگت (ملین)	کلومیٹر
1	جھنگ گوجرہ سمندری تاندلیانوالہ روڈ سمندری بائی پاس سیکشن سمندری تا گوجرہ	5.20	29.493	سمندری تا گوجرہ
2	فیصل آباد بائی پاس روشن والی جھال تا مکوآنہ	17.20	29.966	روشن والی جھال تا مکوآنہ
3	فیصل آباد بائی پاس روڈ فیصل آباد جھنگ روڈ تا فیصل آباد سرگودھا روڈ	20.05	21.886	کلومیٹر نمبر 4.00 تا 24.05
4	لاہور جڑانوالہ فیصل آباد جھنگ بھکر روڈ	660فٹ	2.861	کلومیٹر نمبر 128
5	فیصل آباد بائی پاس روڈ فیصل آباد سمندری روڈ تا فیصل آباد جھنگ روڈ نزد سدھار بائی پاس۔	500فٹ	2.561	نزد سدھار چوک
6	لاہور جڑانوالہ فیصل آباد جھنگ بھکر روڈ	550فٹ	1.010	اڈا پینسرہ

ریسرفیسنگ

1	لاہور جڑانوالہ فیصل آباد جھنگ بھکر روڈ	7.91 کلومیٹر	7.178	سدھار بائی پاس تا فیصل آباد ضلعی حدود
2	فیصل آباد سمندری سندھلیانوالی کچا کھوہ وہاڑی روڈ	7.27 کلومیٹر	6.730	کلومیٹر نمبر 58 تا 64 (0.27) اور کلومیٹر نمبر 77

تعمیرات 2

سیریل نمبر	ADP نمبر	سڑک کا نام	لمبائی (کلومیٹر)	تخمینہ لاگت (ملین)	
1	1126	تعمیر دورویہ سڑک لاہور جڑانوالہ فیصل آباد جھنگ بھکر روڈ سیکشن بُچیکی تا جڑانوالہ روڈ	21.56	531.506	بُچیکی تا جڑانوالہ
2	1127	تعمیر دورویہ سڑک فیصل آباد سمندری روڈ (سیکشن درمیان فیصل آباد بائی پاس تا سمندری)	30.98	1120.111	فیصل آباد بائی پاس تا سمندری
3	1128	کشادگی سڑک فیصل آباد بائی پاس تا ماڑی پتن پل،	53.41	900.979	فیصل آباد بائی پاس تا ماڑی پتن پل
4	1129	کشادگی سڑک فیصل آباد بائی پاس کلومیٹر نمبر 13 (مکوآنہ تا جسوآنہ) براستہ چک نمبر 113 گ۔ب، 111 گ۔ب اور 69 گ۔ب	17.03	165.041	مکوآنہ تا جسوآنہ
5	1130	تعمیر پختہ سڑک کھرڑیانوالہ بائی پاس	17.38	232.989	کھرڑیانوالہ
6	1303	تعمیر سڑک فیصل آباد رنگ روڈ مسنگ لنکس درمیانی فیصل آباد سرگودھا روڈ اور فیصل آباد چک جھمرہ روڈ	11.82	390.564	فیصل آباد سرگودھا روڈ اور فیصل آباد چک جھمرہ روڈ
7	1306	دورویہ سڑک لاہور فیصل آباد جھنگ بھکر روڈ سیکشن فیصل آباد بائی پاس سدھار چوک تا جھنگ سٹی گروپ نمبر 1 (سدھار چوک تا ضلعی حدود فیصل آباد)	13.30	913.831	سدھار چوک تا ضلعی حدود فیصل آباد

مرمت سڑکات13-2012

سیریل نمبر	سڑک کا نام	لمبائی	تخمینہ لاگت (ملین)	
1	لاہور جڑانوالہ فیصل آباد جھنگ بھکر روڈ (سیکشن کلو میٹر نمبر166اڈا پینسرہ)	300فٹ	0.551	اڈا پینسرہ
2	پینسرہ گوجرہ روڈ کلو میٹر نمبر1اڈا پینسرہ	450فٹ	1.626	اڈا پینسرہ
3	فیصل آباد بائی پاس روڈ فیصل آباد جھنگ روڈ تا فیصل آباد سرگودھا روڈ	1.43کلو میٹر	2.679	کلو میٹر نمبر19&21
4	جھنگ، گوجرہ، سمندری، تاندلیانوالہ روڈ ساتھ سمندری بائی پاس (سیکشن سمندری بائی پاس)	0.98کلو میٹر	1.559	کلو میٹر نمبر45

ریسرفیسنگ13-2012

1	لاہور جڑانوالہ فیصل آباد جھنگ بھکر روڈ	7.04کلو میٹر	13.767	مکوآنہ تا فیصل آباد میونسپل حدود کلو میٹر نمبر162.23تا163.17
2	فیصل آباد، سمندری، سندھلیانوالی، ہیڈ سدھنائی، عبدالحکیم، کچا کھوہ، وہاڑی روڈ	11.92کلو میٹر	12.701	کلو میٹر نمبر45.08تا57
3	سمندری بائی پاس روڈ	13.40کلو میٹر	4.352	پکہ برم
4	جھنگ، گوجرہ، سمندری، تاندلیانوالہ روڈ ساتھ سمندری بائی پاس	10.58کلو میٹر	10.764	گوجرہ سمندری روڈ کلو میٹر 5,6,7(0.56)14.52to15km 18,19&20(0.25) سمندری تاندلیانوالہKm57to60
5	فیصل آباد بائی پاس روڈ	43.49کلو میٹر	45.529	کھرڑیانوالہ تا ستیانہ روڈKm1to13.75 فیصل آباد ستیانہ روڈ تا فیصل آباد جھنگ روڈ فیصل آبادKm 10.50 to 26.17 جھنگ روڈ تا فیصل آباد سرگودھا روڈ Km 0.00 to 4.00 لاہور فیصل آباد روڈ تا چک جھمرہ روڈ Km 3.32 to 13.39

تعمیرات13-2012

نمبر شمار	ADP نمبر	سڑک کا نام	لمبائی کلو میٹر	تخمینہ لاگت (ملین)	
1	994	تعمیر دورویہ سڑک لاہور جڑانوالہ فیصل آباد جھنگ بھکر روڈ سیکشن بُچیکی تا جڑانوالہ روڈ	21.56	608.517	بُچیکی تا جڑانوالہ
2	995	تعمیر دورویہ سڑک فیصل آباد سمندری روڈ (سیکشن درمیان فیصل آباد بائی پاس تا سمندری)	30.98	1120.111	فیصل آباد بائی پاس تا سمندری
3	996	کشادگی سڑک فیصل آباد بائی پاس تا ماڑی پتن پل، لمبائی47.26، کلو میٹر	53.41	900.979	فیصل آباد بائی پاس تا ماڑی پتن پل
4	997	کشادگی سڑک فیصل آباد بائی پاس کلو میٹر نمبر13 (مکوآنہ تا جسوآنہ) براستہ چک نمبر113گ-ب، 111گ-ب اور69گ-ب	17.03	197.551	مکوآنہ تا جسوآنہ
5	998	تعمیر سڑک کھرڑیانوالہ بائی پاس	17.38	277.272	کھرڑیانوالہ

6	999	تعمیر سڑک فیصل آباد رنگ روڈ مسنگ لنکس درمیانی، فیصل آباد سرگودھا روڈ اور فیصل آباد چک جھمرہ روڈ	11.82	390.564	فیصل آباد سرگودھا روڈ اور فیصل آباد چک جھمرہ روڈ
7	1000	کشادگی سڑک جڑانوالہ تا شاہکوٹ روڈ	0.70	106.933	کلو میٹر نمبر 25&19,20
8	1126	دورویہ سڑک لاہور فیصل آباد جھنگ بھکر روڈ سیکشن، فیصل آباد بائی پاس سدھار چوک تا جھنگ سٹی گروپ نمبر 1 (سدھار چوک تا ضلعی حدود فیصل آباد)	13.30	913.831	(سدھار چوک تا ضلعی حدود فیصل آباد)
9	1133	تعمیر انڈر پاس عبداللہ پور، فیصل آباد	--	1231.000	عبداللہ پور

(ہ) پراونشل ہائی وے ڈویژن فیصل آباد کی کوئی بھی سڑک مخدوش حالت میں نہ ہے بلکہ یہ سڑکیں مناسب حالت میں ہیں اور قابل استعمال ہیں۔ جب بھی کوئی سڑک معمولی خراب ہوتی ہے تو اس کی فوری مرمت کر دی جاتی ہے۔ مندرجہ بالا سڑکوں کے علاوہ باقی ضلع کی تمام سڑکات ضلعی حکومت، ایف ڈی اے اور ٹی ایم اے کے زیر انتظام ہیں۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات کے معمول کے مطابق مختص فنڈز ان سڑکوں کی مرمت کے لئے کافی ہیں۔

ضلع سرگودھا: ترقیاتی کاموں کی تفصیلات

*3232: چودھری فیصل فاروق چیمہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ایک ایکسئین کتنی مالیت تک کے مرمت وغیرہ کے کام کی خود اجازت دے سکتا ہے؟

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ضلع سرگودھا میں محکمہ بلڈنگ نے کون کون سے ترقیاتی کام کئے ہیں اور ان پر کتنے اخراجات ہوئے، سال وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) محکمہ نے اینٹی کرپشن پنجاب کے ڈائریکٹر ضلع سرگودھا کی رہائش گاہ اور دفتر کی تزئین و آرائش پر کس کی اجازت سے کتنی رقم خرچ کی، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) مروجہ پنجاب مالیاتی قوانین 2006 کے تحت ایکسئین مندرجہ ذیل مالیت تک کے مرمت کے کام کی خود اجازت دے سکتا ہے:۔

بلڈنگز

1۔	مرمت رہائش گاہ جات	-/30,000 روپے
2۔	مرمت (دیگر عمارات)	-/3,00,000 روپے

ہائی ویز

1۔ خصوصی مرمت سڑکات ۔/6,00,000روپے

(ب) گزشتہ پانچ سال کے دوران سرگودھا میں محکمہ بلڈنگ نے 295عدد ترقیاتی منصوبہ جات پر کام کیا ہے ان پر کل 1640.905 ملین کے اخراجات ہوئے۔

سال وار تفصیل درج ذیل ہے:

سال09-2008	(99عدد)	مالیت تکمیل شدہ منصوبہ جات	225.583ملین روپے
سال10-2009	(59عدد)	مالیت تکمیل شدہ منصوبہ جات	251.858ملین روپے
سال11۔2010	(38عدد)	مالیت تکمیل شدہ منصوبہ جات	171.586ملین روپے
سال12-2011	(38عدد)	مالیت تکمیل شدہ منصوبہ جات	393.918ملین روپے
سال13۔2012	(36عدد)	مالیت تکمیل شدہ منصوبہ جات	460.491ملین روپے
سال14۔2013	(25عدد)	مالیت تکمیل شدہ منصوبہ جات	137.469ملین روپے
کل مالیت	(295عدد)	کل منصوبہ جات	1640.905ملین روپے

ان تکمیل شدہ منصوبہ جات کی تفصیل بلحاظ مالی سال و محکمہ جات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع سرگودھا کے ڈائریکٹر محکمہ انٹی کرپشن پنجاب کی رہائش گاہ اور دفتر کی سالانہ مرمت کا کام صوبائی محکمہ بلڈنگ کے ذمہ نہ ہے تاہم ضلعی حکومت سرگودھا کے ڈسٹرکٹ آفیسر بلڈنگز کے مطابق ڈائریکٹر محکمہ ڈائریکٹر انٹی کرپشن سرگودھا کی رہائش گاہ پر سال14۔2013 میں maintenance & repair کی مد میں مبلغ159224 روپے اور مبلغ 79867 روپے خرچ کئے گئے۔

میانوالی: سال14۔2013 میں اے ڈی پی کی مد میں رکھی گئی رقم کی تفصیلات

*3444: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سال14۔2013 کے ADP میں ضلع میانوالی کے لئے کتنی رقم بطور بلاک ایلوکیشن رکھی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سال14۔2013 میں میانوالی تا کالا باغ روڈ کی تعمیر کے لئے 2۔ارب سے زیادہ رقم مختص کی گئی تھی؟

(ج) مذکورہ بالا رقم سے اب تک کتنی رقم جاری ہوئی اور کتنی رقم خرچ ہوئی، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) مالی سال 14-2013 کے دوران پنجاب بلڈنگز ڈیپارٹمنٹ ضلع میانوالی کے متعلقہ اے ڈی پی میں تعمیرات کی مد میں کوئی رقم بطور بلاک ایلوکیشن مختص نہ کی گئی تھی جبکہ پنجاب ہائی وے ڈیپارٹمنٹ میانوالی کے متعلقہ ترقیاتی کاموں کے لئے مبلغ 493 ملین روپے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں مختص کئے گئے تھے۔

(ب) میانوالی تا کالا باغ روڈ کی کشادگی و بحالی کا منظور شدہ تخمینہ لاگت 1790.883 ملین روپے ہے جبکہ مذکورہ سڑک کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام 14۔2013 میں 150 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی تھی۔

(ج) سڑک ہذا پر گروپ نمبر 1 (از کلو میٹر 297.80 تا 320 کلو میٹر) کا کام مورخہ 14-05-27 کو ٹھیکیدار کو الاٹ کر دیا گیا۔ مالی سال 14۔2013 میں مبلغ 150 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی جو کہ مالی سال کے اختتام تک خرچ ہو گئی تھی۔ سڑک کی تعمیر کا کام تیزی سے جاری ہے جس کے لئے موجودہ مالی سال میں 300 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ سڑک کے اس حصہ کو مکمل کرنے کے لئے مزید 468 ملین روپے درکار ہیں۔ بقایا فنڈز کی دستیابی کی صورت میں کام موجودہ مالی سال کے اختتام تک مکمل کر دیا جائے گا۔

منڈی فیض آباد سے مانگٹانوالہ تک ون وے سڑک سے متعلقہ تفصیلات

*3762: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے بجٹ 14۔2013 میں لاہور جڑانوالہ روڈ سیکشن منڈی فیض آباد سے مانگٹانوالہ تک ون وے سڑک کی تعمیر کا اعلان کیا اور بجٹ بھی مختص کیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ابھی تک سڑک کی تعمیر کا کام شروع نہیں ہوا؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہیں تو حکومت مذکورہ سڑک کب تک تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ حکومت نے بجٹ 14۔2013 میں لاہور جڑانوالہ روڈ سیکشن منڈی فیض آباد تا مانگٹانوالہ دورویہ سڑک کی تعمیر کا منصوبہ شامل کیا اور اِس کے لئے بجٹ

سال14-2013میں100.00ملین روپے میں مختص کئے۔ موجودہ مالی سال15۔2014 میں بھی200.00ملین روپے مختص کئے گئے ہیں

(ب) یہ درست نہ ہے۔ سڑک کی تعمیر کی انتظامی منظوری نومبر2013میں ہوئی اور ٹینڈرنگ کا عمل مکمل کرنے کے بعد فروری2014سے تعمیر کا آغاز کردیا گیا ہے۔

(ج) سڑک کی انتظامی منظوری کے بعد پہلے مرحلہ میں تفویض کئے گئے فنڈز کو مدنظر رکھتے ہوئے5.00کلومیٹر سڑک کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ بقایا فنڈز900ملین کی دستیابی کی صورت میں سڑک کی تکمیل جون2016تک ممکن ہے۔

شورکوٹ: ہائی وے کی سڑکوں سے متعلقہ تفصیلات

*3781: جناب خالد غنی چودھری: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل شورکوٹ میں محکمہ پراونشل ہائی وے کے زیر انتظام کون کون سی سڑکیں ہیں؟

(ب) محکمہ نے جنوری2010 تادسمبر2013 کتنی نئی سڑکیں بنائیں، کتنی مرمت ہوئیں، ان کے لئے کتنے فنڈز منظور کئے گئے، کتنے استعمال ہوئے؟

(ج) کیا حکومت حلقہ پی پی۔80میں واقع ٹوٹ پھوٹ کا شکار سڑکوں کو مرمت اور کچی سڑکوں کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں تو کب تک اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) تحصیل شورکوٹ میں مندرجہ ذیل سڑکیں محکمہ پراونشل ہائی وے جھنگ کے زیر انتظام ہیں:

i. جھنگ شورکوٹ کبیر والا روڈ کلومیٹر نمبر17تا66

ii. شورکوٹ سٹی تا شورکوٹ کینٹ روڈ کلومیٹر نمبر0تا17

(ب) محکمہ پراونشل ہائی وے جھنگ نے جنوری2010تا دسمبر2013تک درج ذیل سڑکیں بنائیں ہیں۔

نمبر شمار	نام سڑک	مالی سال	منظور شدہ فنڈ	خرچ شدہ فنڈ
(i)	تعمیر سڑک پختگی وکشادگی شور کوٹ سٹی تاشور کوٹ کینٹ روڈ کلو میٹر نمبر0تا17 جوکہ انجینئر نگ سیل مواصلات وتعمیرات ڈیپارٹمنٹ کے تحت مکمل کی گئی ہے۔	2010۔11	238.318 ملین	238.318ملین
(ii)	کشادگی وبہتری قائم بھروانہ وریام والاروڈ کلو میٹر نمبر0تا3.65 بشمول پل حویلی کینال	2011–12	57.284ملین	49.483 ملین

تحصیل شور کوٹ میں محکمہ پراونشل ہائی وے جھنگ نے جنوری2010تادسمبر2013تک مندرجہ ذیل سڑکیں مرمت کی ہیں:۔

نمبر شمار	نام سڑک	مالی سال	منظور شدہ فنڈ	خرچ شدہ فنڈ
I	ریسر فیسنگ جھنگ شور کوٹ کبیر والا روڈ	2011۔12	21.779 M	5.000ملین
	کلو میٹر نمبر35تا 38، 40تا 44، 47تا	2012۔13		11.784ملین
	51،60تا66			16.784ملین

(ج) حلقہ پی پی۔80میں جو سڑکات محکمہ پراونشل ہائی وے جھنگ کے زیر انتظام ہیں ان کی تفصیل جز(الف)میں دی گئی ہےاوران کی حالت اچھی ہے۔ محکمہ باقاعدگی سے ان کی سالانہ مرمت کرتا رہتا ہے۔ البتہ اب محکمہ جن سڑکوں کی بحالی /مرمت کر رہا ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

i۔ بحالی سڑک بجلی گھر شور کوٹ سٹی تا دوراں پور روڈ لمبائی8.30کلو میٹر جس کے ٹینڈرانڈر پراسیس ہیں۔یہ سڑک ضلعی گورنمنٹ کی ملکیت ہے اور محکمہ پراونشل ہائی وے جھنگ FMRپروگرام کے تحت اس سڑک کی مرمت کر رہا ہے۔

یہ کام2014۔05۔20کو الاٹ کیا گیا۔ سال14۔2013میں اس کے فنڈز9.00ملین روپے ملےاور سب خرچ ہو گئےاوراب اس سال15۔2014کو10ملین روپے ملے ہیں اور اب تک 5.00 ملین روپے خرچ ہو گئے ہیں۔ بیس کورس 8.30 کلو میٹراورDST 2کلو میٹر مکمل ہو گئی ہے۔یہ سڑک اس سال مارچ2015تک مکمل ہو جائے گی۔

ii۔ کشادگی وبہتری شور کوٹ تاپتن روڈ لنک گڑھ مہاراجہ لمبائی8.30کلو میٹر اور یہ سڑک بھی ضلعی گورنمنٹ کی ملکیت ہے۔اور محکمہ پراونشل ہائی وے جھنگ وزیر اعلیٰ کے ضلعی ترقیاتی پروگرام کے تحت اس سڑک کی کشادگی وپختگی کر رہا ہے۔یہ کام15.05.2014کو الاٹ کیا گیا۔ سال14۔2013میں اس کے فنڈز 40ملین روپے ملے اور سب خرچ ہو گئے۔اب سال15۔2014میں25ملین روپے ملے ہیں اور25ملین روپے ہی خرچ ہو گئے ہیں۔ بیس کورس6کلو میٹر مکمل ہو گئی ہے۔بقایا فنڈز ملنے کی صورت میں کارپٹ کا کام اس مالی سال میں مکمل کر دیا جائے گا۔

اگر حکومت نے اس کے علاوہ کوئی اور ہدایات دیں تو کچی سڑکوں کو بھی پختہ کر دیا جائے گا۔

ضلع راجن پور میں سڑکات سے متعلقہ تفصیلات

*4357: سردار علی رضا خان دریشک: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ کی کتنی سڑکیں ہیں، ہر سڑک وار تفصیل بتائی جائے؟

(ب) پچھلے پانچ سالوں میں ان سڑکوں کی M&R پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہے سال اور سڑک وار تفصیل بتائی جائے؟

(ج) حکومت نے رواں مالی سال 14۔2013 میں کون کون سی سڑکیں بنانے کے لئے کتنی رقم مختص کی ہے، اگر کوئی رقم مختص نہیں کی ہے تو کیا آئندہ مالی سال میں نئے منصوبے شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) محکمہ پراونشل ہائی وے پنجاب کے پاس ضلع راجن پور کی سڑکات کی M&R نہ ہے بلکہ ضلع راجن پور کی تمام سڑکات کی M&R ڈسٹرکٹ آفیسر روڈ ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہے۔

(ب) پچھلے پانچ سالوں میں ضلع راجن پور کی سڑکوں کی M&R پر پراونشل ہائی وے نے کوئی رقم خرچ نہیں کی تاہم فلڈ 2013 کی وجہ سے جو سڑکیں متاثر ہوئیں ان پر 259.706 ملین روپے خرچ ہوئے سڑکوں کی تفصیل (ضمیمہ نمبر 1) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب حکومت نے 14۔2013 میں جن سڑکوں کو بنانے کے لئے جتنی رقم مختص کی اس کی تفصیلات (ضمیمہ نمبر 2) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ مزید مالی سال 15۔2014 کے لئے جن سڑکوں کی تعمیر کرنی ہے ان کی تفصیلات بھی (ضمیمہ نمبر 3) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ضلع رحیم یار خان: تحصیل خان پور میں بائی پاس روڈ سے متعلقہ تفصیلات

*4552: قاضی احمد سعید: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل خان پور ضلع رحیم یار خان میں بائی پاس روڈ نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ خان پور شہر کے ساتھ عباسیہ نہر کو فیروزہ سے سجہ تک ختم کر کے وہاں پر بائی پاس روڈ تعمیر کرنے کا منصوبہ کئی سالوں سے زیر غور ہے؟

(ج) حکومت اب تک اس منصوبہ کو عملی جامہ کیوں نہیں پہنا سکی، وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست نہ ہے یہاں ایک پرانا بائی پاس موجود ہے جو کہ پاکستان چوک سے شروع ہو کر دین پور چوک تک جاتا ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) ایسا ایک منصوبہ سی ایم ڈائریکٹو مورخہ 2012-07-17 کے تحت بنایا گیا تھا۔ جس کی لمبائی 9.50 کلو میٹر اور لاگت 292.864 ملین روپے تھی۔ یہ شاہی روڈ کے کلو میٹر 143 سے شروع ہو کر کلو میٹر 150 تک تھا۔ یہ منصوبہ مورخہ 2012-09-17 کو منظور ہوا تھا لیکن فنڈز کی عدم دستیابی اور ADP 2013-14، ADP2014-15 میں شامل نہ ہونے کی وجہ سے یہ منصوبہ شروع نہیں ہو سکا۔

وحدت کالونی لاہور میں سڑکات کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*4862: محترمہ نسرین جاوید المعروف نسرین نواز: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وحدت کالونی لاہور ڈی بلاک مسجد اور تھانہ کے سامنے سے گزرنے والی سڑک، اتوار بازار والی سڑک اور کالونی کی دیگر سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں؟

(ب) کیا حکومت ان سڑکوں کی تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے حالیہ شدید بارشوں کی وجہ سے مذکورہ سڑکات کو نقصان پہنچا ہے۔

(ب) وحدت کالونی کی سڑکوں کی مرمت کے لئے 16.843 ملین روپے کی منظوری سیکرٹری آئی اینڈ سی کی طرف سے ہو گئی ہے جو کہ مورخہ 20.09.2014 کو وصول پائی اور ابھی تک اس کے فنڈز گورنمنٹ کی طرف سے پانچ ملین موصول ہو چکے ہیں بقیہ گیارہ ملین کی چٹھی محکمہ خزانہ کو بھیج دی ہے۔ کام رواں مالی سال میں مکمل ہو جائے گا۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

تحریک استحقاق نمبر 26 بابت سال 2014 اور تحریک استحقاق نمبر 6 بابت سال 2015 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب مہدی عباس خان تحریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ یہ رپورٹیں پیش کریں۔

جناب مہدی عباس خان: جناب سپیکر! میں

"تحریک استحقاق نمبر 26 بابت سال 2014 اور تحریک استحقاق نمبر 6 بابت سال 2015 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔"

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

رپورٹ

(میعاد میں توسیع)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، رپورٹیں پیش کر دی گئی ہیں۔ اب محترمہ شمیلہ اسلم صاحبہ مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحریک التوائے کار نمبر 1199 بابت سال 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"Adjournment Motion No. 1199/14 moved by Mr Amjad Ali Javed MPA(PP-86)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"Adjournment Motion No. 1199/14 moved by Mr Amjad Ali Javed MPA (PP-86)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"Adjournment Motion No. 1199/14 moved by Mr Amjad Ali Javed MPA (PP-86)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: تحریک استحقاق کوئی نہیں ہے۔اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں Rules of Procedure کی کتاب کی طرف آپ کی توجہ چاہوں گا۔اگر آپ صفحہ نمبر 48 پر ذرا ایک لمحہ کے لئے ایک بات دیکھ لیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! رول نمبر 74 کو ذرا پڑھ لیجئے یا میں پڑھ دوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ پڑھ دیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں پڑھتا ہوں۔

(74) **Reference by the Speaker:** Notwithstanding anything contained in these rules, the Speaker may refer any question of privilege to the

Committee on Privileges for examination, investigation and report.

جناب سپیکر! اکثر معزز ممبران کو یہ شکایت رہتی ہے کہ ان کے فون نہیں سنے جاتے یا افسران ان کو صحیح طرح deal نہیں کرتے تو rules یہ کہتے ہیں کہ آپ کو یہ اختیار ہے کہ even آپ اس کی telephonically شکایت پر افسر کو بلا لیں جب تک آپ اس پر عمل نہیں کریں گے یہ روز مسئلے چلتے رہیں گے اور روزانہ معزز ممبران کے ساتھ یہ ہوتا رہے گا۔ آپ کو rules میں اس بات کی اجازت ہے اور کوئی ضرورت نہیں ہے کہ اسمبلی کا اجلاس ہو اور اس میں پیش کیا جائے۔ آپ ذرا اس پر تھوڑی سی توجہ دیجئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! منسٹر صاحب نے commitment کی ہے کہ اگر میاں صاحب!۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! نہیں، میری عرض سن لیجئے کہ میں ان کے لئے یہ بات نہیں کر رہا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میری بات سنیں۔ بالکل rules ہمیں اجازت دیتے ہیں اور جس دن میں محسوس کروں گا کہ کسی کو بلانا ہے تو ضرور بلا لیں گے اور بلاتے بھی رہتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری عرض سن لیجئے۔ یہاں پر بڑے قابل لوگ بیٹھے ہیں۔ آپ اپنے سیکرٹری صاحب کو کہیں کہ آپ کو اس کے اندر سے precedent نکال کر دے۔ جب تک آپ ایوان کے ممبران کی respect کا دھیان نہیں رکھیں گے، خدا کے لئے آپ اس پر تھوڑی سی توجہ دیں اور آپ صرف ایک دو بندوں کو telephonically بلائیں کہ بھائی، آپ آ جائیں تمھاری یہ شکایت ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! سپیکر صاحب already اس معاملے کو دیکھ رہے تھے اور پندرہ کے قریب افسران جن کے متعلق شکایات تھیں انہیں بلا کر اس معاملے کو resolve بھی کیا ہے۔ اگر میں محسوس کروں گا تو بالکل ان افسران کو بلا کر ممبران کی جو بھی شکایت ہو گی اس کو دور کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی لیکن آپ ایک جنرل ruling دے دیں کہ اگر کسی کی بھی کوئی تحریک استحقاق آتی ہے تو آپ اس کو دیکھ لیں اور اگر اس کے اندر فرض کیجئے کہ 50 فیصد debate ہے تو اس کو telephonically بلا لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میرے پاس جس بھی ایم پی اے کی تحریک استحقاق آتی ہے تو میری کوشش ہوتی ہے کہ میں اس کو اس ایوان میں لے کر آؤں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ویسے میری خوش قسمتی ہے کہ میں اس قسم کی کوئی تحریک استحقاق کسی افسر کے خلاف نہیں دی کیونکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ تحریک استحقاق دینے کے لئے ایک ممبر کو بہت کچھ risk لینا پڑتا ہے۔ ایک تو آپ کی مہربانی ہے کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا اور دوسری بات میں صرف ریکارڈ کی درستی کے لئے کہہ رہا ہوں اور میں منسٹر مواصلات و تعمیرات کی توجہ چاہوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! ذرا شیخ صاحب کی ایک منٹ بات سنیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میرے فاضل ممبر دوست نے ابھی ایک بات کہی ہے۔ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ کسی پارٹی یا specifically کسی contractor کو جو escalation کے تحت amount ہے وہ نہیں ملی جس پر منسٹر صاحب نے انتہائی generosity کا اظہار کرتے ہوئے کہہ دیا کہ ہاں ہم اسے دیکھیں گے۔ میں صرف ریکارڈ کی درستی اور اس ایوان کی عزت و وقار کے لئے کہہ رہا ہوں کہ کسی ممبر کو، کسی contractor کے بارے میں اس کو increase دینے کے حوالے سے کیا اختیار ہے اور کیا وہ یہ بات کر سکتا ہے کہ اس کو increase دیا جائے؟ کیا ہمارا یہ اختیار ہے۔ کیا ہماری اس میں عزت و وقار ہے، میں وزیر موصوف سے صرف ان کی بات سننا چاہتا ہوں کہ کیا ممبر کو یہ اختیار ہے کہ ہم کسی contractor کے بارے میں یہ بات کر سکتے ہیں؟ اگر آپ نے آج یہ رولنگ دی اور منسٹر صاحب نے بھی فرمایا تو پھر میں بھی کچھ باتیں بتاؤں گا کہ کہاں کہاں زیادتی ہو رہی ہے، کہاں payments زیادہ ہو رہی ہیں اور کہاں کم ہو رہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! وہ آپ کا حق بنتا ہے، اگر کسی کے ساتھ کوئی زیادتی ہو رہی ہے، کسی ممبر نے on the floor of the House کوئی بات کی ہے، منسٹر صاحب نے surety دی ہے تو وہ پابند ہیں۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ ایک business concern ہے، کوئی ممبر پارلیمنٹ اگر کوئی specific بات کرتا ہے کہ اس کے ساتھ یہ ہو رہا ہے، منسٹر صاحب کہہ دیں کہ یہ ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اس کو منسٹر صاحب دیکھ رہے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آج وہ اس پر کچھ کہہ دیں، میری دانست کے مطابق۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ اس کو دیکھ رہے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری دانست کے مطابق۔۔۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں عرض کروں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! ویسے تو یہ قانون کا مسئلہ ہے لیکن generally speaking جو شیخ صاحب نے بات کی ہے میں اس کو endorse کرتا ہوں کہ اگر کوئی اس قسم کا issue ہے تو ہمارے دفاتر موجود ہیں، اگر کسی کا کوئی grievance ہے تو وہ ہمیں in writing دیں۔ اس کی resolution بھی لی جا سکتی ہے، میرے خیال میں شاید اس ایوان میں کسی contractor کی price variation پر بات کرنا مجھے بھی immaterial لگا، کوئی اتنا جائز نہیں لگا کہ یہاں پر یہ issue discuss ہونا چاہئے تھا، مجھے آپ کے قانون کا تو نہیں پتا لیکن generally speaking میں شیخ علاؤالدین صاحب کی اس بات کو endorse کرتا ہوں۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شکریہ۔ اب ہم تحاریک التوائے کار کو take up کرتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سلسلے میں میری یہ گزارش ہے کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب اس پر مزید بحث نہیں کرتے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ میری بات تو سن لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! تشریف رکھیں۔ میاں نصیر صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 161 ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ میری گزارش تو سن لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ایک تو آپ بات سنتے نہیں ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے کہہ دیا ہے کہ اب آپ تشریف رکھیں۔ ملک صاحب! میں آپ کی ہر بات سنتا ہوں، اب آپ تشریف رکھیں۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے؟

جام پور (راجن پور) میں محکمہ انہار کی کروڑوں روپے کی اراضی پر بااثر افراد کا قبضہ

(---- جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! یہ جو تحریک التوائے کار ہے یہ encroachment کے حوالے سے ہے اور نالہ میں جب پانی کی نکاسی بند ہوئی تو کچھ لوگوں نے وہاں پر تعمیر کر کے encroachment کر لی۔ اس کے لئے میری آپ سے request یہ ہے کہ دو محکمے اس میں involve ہیں۔

MR ACTING SPEAKER: Order in the House. Order in the House.

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس معاملے میں ایک تو اریگیشن ڈیپارٹمنٹ involve ہے اور وہ encroachment کے سلسلے میں حد بندی وغیرہ کر رہے ہیں دوسرا محکمہ ---

جناب قائم مقام سپیکر: اگر اسی کی detail نہیں ہے تو اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/198 میاں طارق محمود صاحب کی طرف سے ہے۔

لالہ موسیٰ میں قائم ایلیمنٹری کالجز برائے بوائز و گرلز کی عمارات زبوں حالی کا شکار

میاں طارق محمود: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایلیمنٹری کالجز بوائز اور گرلز لالہ موسیٰ کی عمارات زبوں حالی کا شکار۔ تفصیل یوں ہے کہ محکمہ تعلیم نے اساتذہ کی تربیت کے لئے لالہ موسیٰ شہر میں مردانہ اور زنانہ کالجز الگ الگ قائم کئے ہیں۔ ان کالجز میں سینکڑوں کی تعداد میں ٹیچرز کو ٹریننگ دی جاتی ہے۔ جو مختلف سکولوں میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں مگر اس وقت ان ایلیمنٹری کالجز کی عمارات انتہائی خستہ اور ناقص ہیں جس کے باعث زیر تربیت اساتذہ ذہنی طور پر پریشانی کا شکار رہتے اور uncomfortable محسوس کرتے ہوئے دلجمعی اور خوش اسلوبی سے تربیت حاصل نہیں کر سکتے۔ ان کالجز کی انتظامیہ کو متعدد بار تحریری یادداشتیں ارسال کی ہیں۔ ان کالجز کی عمارات کو جلد از جلد از سر نو تعمیر کیا جائے تاکہ مستقبل میں کسی ناگہانی صورتحال سے بچا جا سکے۔ مزید یہ کہ محکمہ تعلیم حکومتی پالیسی کے برعکس ان کالجز کی عمارات تعمیر کرنے کی بجائے ان دونوں کالجز کی جگہ / بلڈنگ کو کسی دوسرے ادارے یا محکمہ کو منتقل کرنے یا الاٹ کرنے کے لئے این او سی حاصل کیا جا رہا ہے جو نہ صرف پالیسی کی خلاف ورزی ہے بلکہ زیر تربیت اساتذہ کے لئے بھی مسائل اور دشواریاں پیدا کرنے کے مترادف ہے۔ متذکرہ صورتحال سے نہ صرف زیر تربیت اساتذہ بلکہ لالہ موسیٰ کے باسیوں میں محکمہ تعلیم کے اس روش کے خلاف تشویش پائی جاتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کے جواب کا انتظار ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی میاں طارق محمود صاحب کی طرف سے ہے۔

ضلع گجرات کی حدود میں چیچیاں تا سید ھڑی سڑک کی تعمیر میں کروڑوں روپے کی کرپشن کا انکشاف

میاں طارق محمود: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت ہر سال اربوں روپے نئی سڑکوں اور پرانی سڑکوں کی مرمت و تعمیر پر خرچ کرتی ہے، ان اربوں روپے سے بننے اور از سر نو تعمیر ہونے والی سڑکوں کی انسپکشن کنسٹرکشن کروانے والے متعلقہ محکمہ کے لوئر اور ہائر ملازمین ہی کرتے ہیں جس سے اربوں روپے کی یہ سڑکیں ناقص تعمیر کر کے ٹھیکیدار سے ملی بھگت کر کے سرکاری خزانہ سے رقوم نکلوالی جاتی ہیں۔ اس کی مثال ضلع گجرات کی حدود میں ساڑھے پانچ کروڑ کی خطیر رقم سے تعمیر ہونے والی چیچیاں تا سید ھڑی براستہ چھیپنی نکوانی سڑک کی ہے جو کہ جون 2014 میں مکمل ہوئی ہے۔ اس وقت یہ سڑک ٹریفک کے چلنے کے قابل نہیں ہے اور اس پر چودہ جگہوں پر بڑے بڑے گڑھے پڑے ہوئے ہیں۔ اس کے ذمہ دار ٹھیکیداران اور دوسرے متعلقہ سرکاری ملازمین کو ٹھہرایا گیا۔ اس کے باوجود متعلقہ ذمہ داران کے خلاف کوئی قانونی اور محکمانہ کارروائی نہ ہوئی ہے۔ اس کے ذمہ داران سرکاری ملازمین اپنی سابقہ جگہوں پر کام کر رہے ہیں۔ ان ملازمین کی سرپرستی کی وجہ سے متعلقہ ٹھیکیداران کو بھی بلیک لسٹ نہیں کیا جا رہا بلکہ کروڑوں روپے کے ٹھیکے ان کو دیئے ہوئے ہیں۔ اسی طرح کروڑوں روپے کے ٹھیکے ایسے ٹھیکیداروں کو دیئے گئے ہیں۔ محکمہ متعلقہ کی اس کرپشن پر نہ صرف ضلع گجرات بلکہ گوجرانوالہ ڈویژن میں تشویش پائی جاتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 204 چودھری عامر سلطان چیمہ، محترمہ خدیجہ عمر کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 205 چودھری عامر سلطان چیمہ، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی طرف سے ہے وہ تشریف لے آئے ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ایک تحریک التوائے کار تو میں dispose of کر چکا ہوں۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 205 ہے۔اب آپ چونکہ تشریف لے آئے ہیں لہٰذا اب آپ پڑھ دیں۔

فیصل آباد روڈ پر ورکشاپ میں کھڑی محکمہ سکارپ کی کروڑوں روپے کی گاڑیاں ناکارہ ہونے کا انکشاف

چودھری عامر سلطان چیمہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" مورخہ 11-مارچ 2015 کی خبر کے مطابق پندرہ سال سے کھلے آسمان تلے پڑی محکمہ سکارپ کی کروڑوں کی مشینری ناکارہ ہو گئی۔فیصل آباد روڈ پر محکمہ سکارپ کی کروڑوں روپے کی گاڑیاں محکمہ کی ورکشاپ میں کھڑی کی گئیں۔ان گاڑیوں کی مرمت نہ ہونے کی وجہ سے کھلے آسمان تلے کھڑی گاڑیاں ناکارہ ہو گئی ہیں جبکہ اکثر گاڑیوں کے پرزہ جات بھی چوری ہو گئے ہیں جبکہ مسلسل کھڑے رہنے اور دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے گاڑیاں مٹی میں تبدیل ہوتی جا رہی ہیں،دیگر سامان بھی زنگ آلودہ ہو کر مٹی بنتا جا رہا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کی طرف سے ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار 15/209 محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کی ہے۔

محکمہ آثار قدیمہ کو فنڈز کی فراہمی میں تاخیر

محترمہ نگہت شیخ: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "اوصاف" کی اشاعت کے مطابق محکمہ آثار قدیمہ فنڈز کی فراہمی میں تاخیر،تاریخی مقامات کی بحالی

سست روی کا شکار، شالا مار باغ، شاہی قلعہ، مقبرہ انار کلی، اقبال منزل سیالکوٹ، ٹیکسلا، کلر کہار، میوزیم چکوال، کٹاس راج، چوا سیدن شاہ، میوزیم اینڈ آرٹ گیلری گجرات کی بحالی کے منصوبے متاثر۔ تفصیل کچھ یوں ہے کہ محکمہ آثار قدیمہ پنجاب کے رواں مالی سال میں نئے 19 جاری ترقیاتی پراجیکٹس پر کام سست روی کا شکار ہیں۔ فنڈز کی ریلیز میں تاخیر کی وجہ سے ترقیاتی منصوبے مقررہ مدت میں مکمل ہونے کے امکانات معدوم ہو گئے۔ ذرائع نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ بروقت فنڈز جاری نہ ہوئے تو جاری اور نئے پراجیکٹس کی مدت تکمیل میں اضافہ ہو جائے گا۔ 6 نئے اور 19 جاری پراجیکٹس کا کام مقررہ وقت پر مکمل کرنے میں فنڈز کی مسلسل دستیابی سے مشروط ہے مگر رواں مالی سال میں بھی گزشتہ برسوں کی طرح فنڈز کی بروقت ریلیز دشوار نظر آتی ہے۔ محکمہ کی جانب سے شروع کئے گئے 6 نئے پراجیکٹس وزیر آباد میں پرانی باولی شیر شاہ سوری، مقبرہ نور جہاں کی بحالی کا کام سمادھی جنکر شاہ و بھائی وستی رام لاہور، ہڑپہ میں آثار قدیمہ کے مقامات کی بحالی، بہاولپور میں بی بی جیونی اور ملتان میں مائی مہربان کے مزار کی مرمت و بحالی کے کام کے لئے 206228 ملین روپے جبکہ جاری 19 پراجیکٹس کے لئے رواں مالی سال کے 1684286 ملین روپے رکھے گئے تھے جبکہ ان جاری پراجیکٹس میں ٹیکسلا، کلر کہار، میوزیم چکوال، کٹاس راج، چوا سیدن شاہ، میوزیم اینڈ آرٹ گیلری گجرات، اقبال منزل سیالکوٹ، شالا مار باغ، شاہی قلعہ لاہور، مقبرہ انار کلی، سمیت تاریخی مقامات شامل ہیں۔ ایک جانب تاریخی مقامات کی کنزرویشن اور بحالی کے لئے فنڈز کی ریلیز میں تاخیر تاریخی ورثہ کی بحالی میں آڑے آ رہی ہے جبکہ تاریخی مقامات کی بحالی کا کام ماہر کاریگروں سے کرایا جاتا ہے اور اس کی رفتار ویسے بھی عام تعمیراتی کاموں کی نسبت کافی سست ہوتی ہے۔ محکمہ آثار قدیمہ فنڈز کی فراہمی میں تاخیر کی وجہ سے تاریخی مقامات کی بحالی سست روی کا شکار ہونے کی وجہ سے عوام میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جا رہا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending فرمادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 214/15 چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار وقاص حسن موکل اور محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔

لاہور کے سرکاری ہسپتالوں میں ادویات کی کمی

چودھری عامر سلطان چیمہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جناح" مورخہ 18۔ مارچ 2015 کی خبر کے مطابق لاہور شہر کے سرکاری ہسپتالوں میں ادویات کی کمی کے باعث مریضوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ سرکاری ہسپتالوں سروسز، جنرل، گنگارام، جناح اور پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی وغیرہ میں مریضوں کو مفت ادویات فراہم نہیں کی جا رہیں اور جو مریض ہسپتال میں داخل ہیں ان کو بھی میڈیسن لکھ کر دے دی جاتی ہیں کہ وہ باہر سے خرید کر لائیں جس سے مریضوں کے اخراجات میں اضافہ ہو گیا ہے۔ غریب اور متوسط طبقہ شدید مشکلات سے دوچار ہے۔ مریضوں کا کہنا ہے کہ ہسپتالوں میں مفت ادویات تو دور کی بات ڈرپ لگانے کے لئے برینولا اور سرنجیں بھی باہر سے خریدنا پڑتی ہیں۔ مریضوں اور لواحقین کا کہنا ہے کہ اب سرکاری ہسپتالوں میں علاج کروانے سے بہتر ہے کہ کسی پرائیویٹ ہسپتال میں علاج کروا لیا جائے لیکن وہ اپنے مالی حالات کی وجہ سے باہر سے بھی علاج نہیں کروا سکتے جبکہ ڈاکٹرز کا کہنا ہے کہ ہسپتالوں میں مفت ادویات نہ ملنے سے مریضوں کو باہر سے ادویات لکھ کر دینا پڑتی ہیں۔ اس حوالے سے ہم نے متعدد بار احتجاج بھی کیا مگر انتظامیہ کی جانب سے ادویات فراہم نہیں کی جاتیں۔ یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ ہسپتالوں میں موجودہ ادویات جو اس سال خریدی گئی ہیں وہ بھی expire ہونے والی ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو بھی pending فرمایا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو بھی next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

پری بجٹ بحث

(۔۔۔جاری)

جناب قائم مقام سپیکر:اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں آج کے ایجنڈا پر حسب ذیل سرکاری کارروائی ہےPre-budget discussion جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ Pre-budget discussion مورخہ 27اور 30۔مارچ اور یکم اپریل 2015 کو ہوئی تھی آج بھی یہ بحث جاری رہے گی۔ پہلے معزز ممبران سے تجاویز لی جائیں گی اور آخر میں وزیر خزانہ اس بحث کو wind up کریں گے۔

پہلا نام جناب شکیل آئیوان صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، خواجہ محمد نظام المحمود صاحب!

خواجہ محمد نظام المحمود : جناب سپیکر!میں کس کو گزارش پیش کروں۔وزراء صاحبان موجود ہیں نہ سیکرٹری صاحبان، ہمارے علاقے کے مسائل تھے ہم نے ان کے بارے میں آپ اور متعلقہ حضرات سے گزارشات پیش کرنا تھیں لیکن اب میں کس سے گزارش پیش کروں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ہمارے شیر علی صاحب بیٹھے ہیں وہ شیر ہیں آپ بات کریں۔

شیخ علاؤالدین:وزیر خزانہ کدھر ہیں؟

خواجہ محمد نظام المحمود:جناب سپیکر!منسٹر صاحبان کا موجود ہونا تو ضروری ہے لیکن ادھر منسٹر ہیں پارلیمانی سیکرٹری اور نہ ہی کوئی اور سیکرٹری ہے۔ ہم نے بڑے عرصے کے بعد اپنے علاقے کے مسائل کے بارے میں گزارشات پیش کرنا تھیں۔

جناب قائم مقام سپیکر:راجہ صاحب!آپ سینئر ہیں آپ بتائیں کہ اب کیا کرنا چاہئے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل(راجہ اشفاق سرور):جناب سپیکر!معزز ممبر کا پوائنٹ تو بڑا valid ہے کہ یہاں پارلیمانی سیکرٹری ہیں اور نہ ہی منسٹر، میں گیلری میں بھی ایسے افسران نہیں دیکھ رہا جو اس سے متعلقہ ہوں۔ میری گزارش ہو گی پھر اس کو کل تک لے جایا جائے تاکہ وہ سارے یہاں موجود ہوں۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! ہم لوگ تین سو میل کا فاصلہ طے کر کے یہاں صرف اسمبلی کی کارروائی دیکھنے کے لئے نہیں آتے بلکہ ہم اپنے علاقے کے مسائل حل کروانے کے لئے آتے ہیں۔ اگر یہاں یہ رویہ ہو تو sorry to say پھر ہم ادھر آکر کیا کریں گے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! مجھے علم نہیں تھا ابھی میرے علم میں آیا ہے کہ یہاں گیلری میں پی اینڈ ڈی کے ممبر موجود ہیں۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو ہم بطور منسٹر، ہمارے colleague اور افسران بھی ان کے points note کر کے منسٹر صاحب اور محکمے تک پہنچانے کی پوری کوشش کریں گے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! اس سلسلے میں گزارش ہے کہ آپ نے دو دن پہلے بھی اسی طرح یہ بات فرمائی بلکہ آپ نے منگل والے دن ایوان کی کارروائی اس لئے ختم کر دی کہ وزراء صاحبان اور پارلیمانی سیکرٹریز seriously ایوان میں نہیں آتے۔ جب ہم بات کرتے ہیں تو ہمیں کہا جاتا ہے کہ آپ Chair کا احترام نہیں کرتے جبکہ ہم Chair کا بہت زیادہ احترام کرتے ہیں اور کرنا بھی چاہئے۔ اگر حکومتی بنچوں سے آپ کی حکم عدولی ہو رہی ہو اور ابھی وزیر صاحب نے خود on the floor of the House admit کیا کہ متعلقہ وزیر یہاں موجود نہیں ہیں اور ابھی انہوں نے بتایا کہ پی اینڈ ڈی سے ایک ممبر آئے ہیں لیکن پتا نہیں وہ ممبر اس level کے ہیں یا نہیں۔ ہماری ساری تجاویز اور سارے معاملات pre-budget سے متعلق ہیں لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ ہم pre-budget پر بات کر رہے ہیں کہ ہماری سکیمیں ہیں، ہمارے علاقے کے مسائل حل کئے جائیں لیکن اس پر سنجیدگی سے غور ہی نہیں کیا جا رہا۔ میرے خیال میں حکومتی ایوان ہمیں اس اہل ہی نہیں سمجھتا کہ ہم یہ تجاویز دیں۔ میری گزارش ہو گی کہ آپ اس سلسلے میں سخت سے سخت اقدامات اٹھائیں۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! اس میں میری گزارش ہے کہ شاید physically منسٹر صاحب کسی commitment کی وجہ سے یہاں موجود نہیں ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: راجہ صاحب! پھر پارلیمانی سیکرٹری کو تو ہونا چاہئے۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! اسی لئے میری گزارش ہے کہ پی اینڈ ڈی کے سینئر افسر یہاں موجود ہیں، ہم بھی ہیں۔ ہم یہ آپ کو ensure کراتے ہیں کہ آپ کی جو بھی باتیں اور recommendations ہوں گی، مقصد یہ ہے کہ آپ کی recommendations متعلقہ محکمے یا

افسران تک پہنچنی چاہئیں۔اگر وہ ایسی recommendations ہیں جو عوام کی ضرورت ہیں تو وہ اگلے بجٹ میں اس کا حصہ ہونی چاہئیں۔ان کی جو بھی recommendations ہوں گی انشاء اللہ انہیں accordingly افسران بھی اور ہم بھی متعلقہ لوگوں تک پہنچائیں گے مگر جہاں تک سپیکر صاحب کی observation، سپیکر کا تقدس یقیناً نہ صرف حکومتی بنچوں،اپوزیشن بنچوں بلکہ سارے ایوان پر لاگو ہوتا ہے He is custodian of the House میں حکومتی بنچوں اور حکومت کی طرف سے آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ آپ کا مقام اور آپ کا تقدس ہمارے لئے بھی ضروری ہے کہ یہاں آپ کی پوری اتھارٹی قائم ہو۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! فنانس ڈیپارٹمنٹ کے ایڈیشنل سیکرٹری بجٹ بھی یہاں تشریف فرما ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: راجہ صاحب! پھر آپ note کریں۔اللہ کرے گا وزیر خزانہ صاحب بھی اتنے میں آجائیں گے۔جی، خواجہ صاحب! آپ اپنی بات شروع کریں۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ صاحب بھی تشریف لے آئے ہیں۔جی، خواجہ صاحب! آپ کی خواہش پوری ہوگئی ہے۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! میرا علاقہ ڈیرہ غازی خان کا پسماندہ ترین ایریا ہے جس سے آپ بھی واقف ہیں میرا تعلق تونسہ شریف سے ہے، میرا علاقہ نہایت ہی پسماندہ ترین ہے اس سلسلے میں گزارش ہے کہ اس اسمبلی کو وجود میں آئے ہوئے تقریباً دو سال کا عرصہ گزر چکا ہے اس عرصہ میں ہمارا علاقہ ہر قسم کے ترقیاتی کاموں سے محروم ہے اس میں سب چیزیں شامل ہیں۔میری گزارش ہے کہ اس پسماندہ ترین علاقے کا بھی اتنا ہی حق ہے جتنا لاہور یا راولپنڈی کا حق ہے۔میری استدعا ہے کہ اس علاقے کے ترقیاتی کاموں کو بجٹ میں شامل کیا جائے۔آپ لوگ ہمیں شامل نہیں کرتے تو نہ کریں لیکن ہم اس علاقے کی نمائندگی کرتے ہیں اس لئے ہمیں پتا ہے کہ کیا مسائل ہیں اس لئے مہربانی فرما کر ان علاقوں کی طرف توجہ دیں، ان کی طرف غور کریں اور ان کے ترقیاتی کاموں کو بجٹ میں شامل کریں۔

ان مسائل کی بہت بڑی لسٹ ہے لیکن ابھی یہاں پر سارے حضرات موجود نہیں ہیں للذا میری بات کرنے کا فائدہ نہیں ہے۔ پہلی گزارش تو یہ ہے کہ یہاں سب حضرات کو موجود ہونا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب تشریف لے آئے ہیں۔ آپ بات کریں۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! دوسرے منسٹر صاحبان موجود نہیں ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آج کی Pre-Budget Discussion وزیر خزانہ سے متعلقہ ہے اور وہ موجود ہیں۔ آپ بات کریں۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! ہم دو یا تین سو میل کا فاصلہ طے کر کے اسمبلی میں لوگوں کے مسائل کے لئے آتے ہیں۔ بہر حال میری یہ گزارش ہے کہ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں ہمارے علاقے کو بھی ترقیاتی سکیموں میں شامل کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: خواجہ صاحب! بہت شکریہ۔ اب جناب رمیش سنگھ اروڑا!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ چودھری علی اصغر منڈا (ایڈوکیٹ)!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ سردار وقاص حسن مؤکل!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ تمکین اختر نیازی!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب محمد ثاقب خورشید!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، ملک احمد سعید خان!

ملک احمد سعید خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آج Pre-Budget Discussion ہو رہی ہے، یہ انتہائی اہم ہے اور میں خاص طور پر وزیر خزانہ کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے آج وقت نکالا اور ایوان میں تشریف لائے۔ جب بھی کوئی حکومت بجٹ پیش کرتی ہے تو بنیادی طور پر اس میں حکومت کی priorities کا تعین کیا جاتا ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے عوامی فلاح کے لئے بلاشبہ محدود وسائل کے اندر رہتے ہوئے بہت زیادہ کام کیا ہے لیکن اگر تمام محکمہ جات کو دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ کوئی ایک محکمہ بھی ایسا نہیں جو کہ عوامی ضرورت کے مطابق کام کر رہا ہو۔ مجھے اس بات کا اندازہ ہے کہ ہمارے جو وسائل ہیں ان کے اندر رہتے ہوئے اس سے بہتر کام کیا بھی نہیں جا سکتا۔ میرے نزدیک سب سے بنیادی حیثیت محکمہ صحت کو حاصل ہے کیونکہ اگر ہم لوگوں کو صحت کی سہولتیں مہیا کر دیں گے تو یہ بہت بڑی کامیابی ہو گی۔ ایک مقولہ ہے کہ "جان ہے تو جہان ہے" باقی ساری چیزیں تو اس کے بعد میں آئیں گی۔ آج کے معروضی حالات کے مطابق صحت کے حوالے سے پورے صوبہ پنجاب کے اندر بہت کسمپرسی کی حالت ہے۔ پچھلے دنوں مجھے لاہور کے ایک دو بڑے ہسپتالوں میں

جانے کا اتفاق ہوا، میرے حلقہ کے کچھ لوگ بیماری کی وجہ سے آئے اور میں ان کی عیادت کے لئے گیا تھا۔ مجھے اس بات پر انتہائی افسوس ہوا کہ جتنے مریض ہیں ان کے مطابق ہسپتالوں میں beds موجود نہیں ہیں۔ میں وزیر خزانہ سے خاص طور پر یہ التماس کروں گا کہ صحت کے حوالے سے میو ہسپتال، جنرل ہسپتال، جناح ہسپتال، سروسز ہسپتال اور باقی تمام سرکاری ہسپتالوں میں کم از کم یہ انتظام ضرور کر لیں کہ جو غریب لوگ بیماری کی وجہ سے ان ہسپتالوں میں آتے ہیں ان کو بہتر علاج کی سہولتیں میسر کی جائیں کیونکہ وہ اس امید کے ساتھ یہاں آتے ہیں کہ حکومت پنجاب کی طرف سے انہیں بہتر علاج کی سہولتیں ملیں گی۔ ہسپتالوں میں بنیادی سہولت beds کی ہوتی ہے باقی علاج تو بعد میں شروع ہوتا ہے لہٰذا کم از کم مریضوں کو beds تو مہیا کئے جائیں۔ میں وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں اس کا خصوصی طور پر انتظام کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں اپنے ضلع کے حوالے سے منسٹر صاحب کے نوٹس میں ایک بات لانا چاہتا ہوں کہ ہمیں لاہور کے نزدیک ہونے کے بہت سے فوائد اور نقصانات بھی ہیں۔ نقصان یہ ہے کہ اگر کوئی چھوٹا سا accident بھی ہوتا ہے تو ہمارے ڈی ایچ کیو ہسپتال قصور کی طرف سے مریض کو جنرل ہسپتال کے لئے refer کر دیا جاتا ہے اور جنرل ہسپتال لاہور پر پہلے ہی بہت زیادہ بوجھ ہے۔ میں وزیر خزانہ سے کہوں گا کہ قصور ڈی ایچ کیو کے لئے بالخصوص ڈاکٹرز کی فراہمی اور ایمر جنسی کے لئے اقدامات کئے جائیں تاکہ accident and emergency کے مریضوں کا علاج وہیں پر ہی ممکن ہو سکے۔ ہمارے ڈی ایچ کیو ہسپتال قصور میں ایمر جنسی کا کوئی case نہیں لیا جا رہا اور ایسے تمام مریضوں کو جنرل ہسپتال refer کر دیا جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے لاہور میں مسائل پیدا ہو رہے ہیں اور ہمارے لوگوں کو بھی کافی دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

جناب سپیکر! میری دوسری priority شعبہ تعلیم کے حوالے سے ہے۔ اس ضمن میں وزیر خزانہ نے پچھلی مرتبہ یہ بات کی تھی کہ کم از کم ہر یونین کونسل کی سطح پر ایک بوائز اور گرلز ہائی سکول ضرور ہونا چاہئے۔ آج کل پرائیویٹ سکولز ایجوکیشن کی طرف لوگوں کا رُجحان بڑھتا جا رہا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ سرکاری سکولوں میں اساتذہ کی عدم دستیابی ہے۔ حال ہی میں حکومت پنجاب نے اساتذہ کی ایک بڑی تعداد بھرتی کی ہے لیکن اس کے باوجود اب بھی اساتذہ کی کمی ہے۔ میں وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ سرکاری سکولوں میں اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے فوری طور پر اقدامات اُٹھائے جائیں۔ ہمارے لوگوں کی اکثریت مہنگے سکولوں میں اپنے بچوں کو تعلیم نہیں دلوا سکتی۔ سرکاری

سکولوں میں اساتذہ کی کمی کو پورا کیا جائے اور ان کی اخلاقی تربیت کے لئے کوئی خصوصی کورس شروع کئے جائیں تاکہ ہم ایک بہتر نئی نسل تیار کرنے میں کامیاب ہو سکیں۔ اساتذہ کو ہدایت کی جائے کہ وہ درسی کتب پڑھانے کے ساتھ ساتھ ایک بہتر قوم کی تشکیل بھی کریں۔ اگلے دس پندرہ سالوں میں ہماری جو قومی سوچ ہو گی اس کی تیاری آج سے کی جائے اور اساتذہ کو ذہن سازی کا کام بھی کرنا چاہئے تاکہ ہماری نوجوان نسل ایک بہتر مستقبل کی طرف گامزن ہو سکے۔

جناب سپیکر! میں اپنی بات کو زیادہ لمبا نہیں کروں گا۔ اب میں براہ راست شعبہ زراعت کی طرف آنا چاہوں گا۔ ہماری 70 فیصد آبادی شعبہ زراعت سے وابستہ ہے۔ پنجاب کے دیہی علاقوں میں بسنے والے کاشتکار، کسان، زمیندار اور ان سے وابستہ لوگ پنجاب کی آبادی کا 70 فیصد ہیں۔ میں یہ کہوں گا کہ پنجاب کی زراعت کو بہتر کرنے کے لئے research work بہت ضروری ہے۔ کسانوں کو بہتر بیج کی فراہمی، مناسب راہنمائی اور محکمہ زراعت کا فعال کردار انتہائی ضروری ہے۔ PCSIR لیبارٹری کو وسعت دینے اور معیاری بیج تیار کرنے سے ہماری پیداوار بڑھے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! اب آپ wind up کر لیں۔

ملک احمد سعید خان: جناب سپیکر! حکومت پنجاب زمینداروں سے صرف گندم کی فصل خریدتی ہے۔ میں یہ تجویز کروں گا کہ کوئی ایسا mechanism بنائیں کہ زمیندار کی تمام اجناس کو حکومتی سطح پر ایک تحفظ ملے۔ اس سال کے اندر مونجی، آلو، کپاس اور دیگر اجناس میں زمیندار کا معاشی طور پر بہت زیادہ نقصان ہوا ہے۔ میں تجویز کروں گا کہ اس پر ہمیں ضرور کام کرنا چاہئے اور اگر آئندہ دو تین سالوں میں اجناس کی price security کو ensure کر لیا جائے تو یہ ہماری بہت بڑی کامیابی ہو گی کیونکہ یہ ہم 70 فیصد آبادی کے فائدے کی بات کر رہے ہیں۔ زمیندار کو اس کی اجناس کی price security ملنی چاہئے تاکہ جو لوگ دھوپ اور سردی میں کھیتوں میں کام کرتے ہیں، دن رات محنت کرتے ہیں اور اپنے خون پسینے کو بہاتے ہیں کم از کم انہیں اپنی اجناس کی proper price تو مل سکے۔ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: بڑی مہربانی۔ محترمہ فوزیہ ایوب قریشی صاحبہ!

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا تعلق بہاولپور سے ہے اور بہاولپور ڈویژن میں زراعت اور چولستان کے حوالے سے پانی کی اشد ضرورت ہے۔ بہاولپور میں چولستان ایک ایسا علاقہ ہے جس کو ہم ignore نہیں کر سکتے اور وہاں پر روزگار کے مواقع بھی نہیں ہیں۔

میں آنے والے نئے بجٹ کے حوالے سے یہ کہوں گی کہ بہاولپور میں پینے کے صاف پانی کے لئے فنڈز رکھے جائیں۔ وہاں کے لوگ محنت کش ہیں اور وہ زمینوں کو زیادہ promote کرتے ہیں تو وہاں کی زمینوں کو سیراب کرنے کے لئے نہروں میں وافر پانی مہیا کیا جائے کیونکہ جب تک زمینداروں کو اپنی فصلوں کے لئے پانی دستیاب نہیں ہوگا تو اُن کی طرف سے زمینوں پر لگایا گیا پیسا واپس نہیں مل سکتا۔

جناب سپیکر! بہاولپور میں 410 بیڈز کا بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال ہے جہاں بلڈنگ اور ڈاکٹرز کی کمی کو پورا کر دیا گیا ہے مگر تھر کے مریضوں کو ہسپتال تک پہنچنے کے لئے ٹرانسپورٹ کے نہ ہونے سے بہت بڑا مسئلہ درپیش ہے لہٰذا تھر کے علاقہ کی طرف بھی خصوصی توجہ دی جائے۔

جناب سپیکر! میں بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال کی ایمرجنسی کے حوالہ سے کہوں گی کہ ایمرجنسی میں بہت زیادہ رش ہونے سے میڈیکل سٹورز کی طرف جانے والے مریضوں کے لواحقین کے بہت زیادہ حادثات ہوتے ہیں تو میری یہ گزارش ہے کہ ایمرجنسی کے سامنے overfly bridge بنانے کے لئے آنے والے بجٹ میں فنڈز رکھے جائیں۔

جناب سپیکر! میں نے کل بھی ایک سوال پر water filtration plant کے حوالے سے بات کی تھی تو بہاولپور ڈویژن میں water filtration plant بہت ضروری ہے۔ میں یہاں پر اپنے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کا شکریہ ادا کروں گی کہ ہماری مشکلات پر بہت زیادہ قابو بھی ہو چکا ہے اور میں وزیر خزانہ سے کہوں گی کہ جب بجٹ بنے تو اُس میں بہاولپور اور چولستان میں پانی کی دستیابی کے لئے خصوصی فنڈز رکھے جائیں۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جناب شہزاد منشی صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، محترمہ تحسین فواد صاحبہ!

محترمہ تحسین فواد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ ہم خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کے بہت شکر گزار ہیں کہ انہوں نے راولپنڈی شہر پر خاص طور پر توجہ دی ہے۔ انہوں نے ماشاء اللہ بہت سے ترقیاتی کام کرائے ہیں مثلاً میٹرو بس، کارڈیالوجی ہسپتال، کڈنی ہسپتال وغیرہ وغیرہ۔ راولپنڈی میں پانی کا بہت بڑا مسئلہ ہے میں جب سے اس ایوان میں آکر بیٹھی ہوں میں نے یہاں پر اسی مسئلہ پر آواز اُٹھائی ہے لیکن اس معاملہ پر ابھی تک کوئی عملدرآمد نہیں ہوا۔ پہلے پانی 350 فٹ کی گہرائی پر تھا اب وہ 600 فٹ پر چلا گیا ہے تو میری التجا ہے کہ زیادہ سے زیادہ ٹیوب ویل لگانے کے لئے آنے والے بجٹ میں فنڈز رکھے جائیں۔ بعض جگہ پر water supply کی نالیوں میں leakage

ہے جس کی وجہ سے شہریوں کو آلودہ اور گندہ پانی مل رہا ہے لہٰذا نالیوں کو تبدیل کیا جائے۔ میری التجا ہے کہ جو ٹیوب ویل خراب ہیں یا ناکارہ ہو چکے ہیں اُن کے لئے ضرور فنڈز رکھے جائیں کیونکہ راولپنڈی میں پانی کی بے تحاشا قلت ہے اور کینٹ میں تو پانی کا مسئلہ بہت ہی زیادہ ہے۔ کینٹ میں وارڈ اور یونین کونسل کی سطح پر نئے water filtration plant لگائے جائیں تاکہ عوام کو صاف پانی مہیا ہو سکے۔ خانپور ڈیم سے راولپنڈی شہر کو پانی کا کوٹا دیا جاتا ہے جو کہ ناکافی ہے لہٰذا میری گزارش ہے کہ پانی کے اس کوٹا کو بڑھایا جائے تاکہ راولپنڈی شہر کو وافر مقدار میں صاف پانی مل سکے۔ کینٹ کے علاقہ میں ایک دن چھوڑ کر دوسرے دن صرف ایک گھنٹہ کے لئے پانی دیا جاتا ہے لیکن بعض اوقات اُس ایک گھنٹہ کے دوران بجلی بھی نہیں ہوتی تو اس طرح سے کینٹ میں پانی کی شدید قلت ہے۔

جناب سپیکر! جی ٹی روڈ اور موٹروے پر کم اونچائی کے road divider لگائے گئے ہیں تو رات کو جب opposite side سے گاڑی آتی ہے تو اُس کی تیز lights آنکھوں میں پڑنے سے accidents کا باعث بنتا ہے جس سے بہت زیادہ نقصان ہو جاتا ہے۔ میری گزارش ہے کہ اُن road dividers کو دو فٹ اُونچا کرنے کے لئے آنے والے بجٹ میں فنڈز رکھے جائیں۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ محترمہ عذرا صابر خان!

محترمہ عذرا صابر خان: نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ نے مجھے Pre-budget discussion پر بات کرنے کا موقع دیا۔ گوجرانوالہ میں بچوں کے لئے کوئی پارک نہیں ہے تو گوجرانوالہ کے بچے تفریح کے لئے لاہور آتے ہیں اس لئے میری تجویز ہے کہ سیٹلائیٹ ٹاؤن میں ایک کافی بڑا پلاٹ بالکل خالی اور ویران پڑا ہوا ہے تو وہاں پر بچوں کے لئے ایک اچھا سا پارک بنا دیا جائے جس میں بچوں کی تفریح کے لئے سارے لوازمات ہوں۔ وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف نے سکولوں کا جال بچھا دیا لیکن گوجرانوالہ کی کچی بستی راناأمیہ کالونی اور اُس کے ساتھ والی کالونی میں بھی کوئی پرائمری یا مڈل سکول نہیں ہے اس لئے میری تجویز ہے کہ وہاں پر ایک مڈل سکول بنانے کے لئے آنے والے بجٹ میں فنڈز رکھے جائیں۔ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شکریہ۔ جی، میاں محمد اسلام اسلم صاحب!

میاں محمد اسلام اسلم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ اس Pre-budget discussion کے حوالہ سے میرے پاس کچھ تجاویز ہیں۔ میں پہلے تو اپنے حلقہ کے حوالہ سے حکومت کا

شکریہ ادا کروں گا کہ جب تھر میں قحط آیا تو ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے 2.25-ارب روپیہ کا پیکج دیا جس کا 40 فیصد حصہ میرے حلقہ میں دیا گیا اور الحمد للہ وہاں پر بڑی تیزی سے کام جاری ہے۔ پانی کے مسائل حل ہو رہے ہیں، سڑکیں بن رہی ہیں اور پینے کے صاف پانی کے لئے بھی بڑی بڑی پائپ لائنیں بھی بچھائی جارہی ہیں جس پر بڑی خطیر رقم خرچ ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ زمینوں کی تقسیم کا مرحلہ بھی جاری ہے اس حوالہ سے سکروٹنی ہو رہی ہے۔ آج ہمارے منسٹر صاحب بھی فرما رہے تھے کہ farms to market roads کے لئے آنے والے بجٹ میں 1.25-ارب روپیہ رکھا گیا ہے تو اس طرح سے farms to market roads بننے سے پنجاب میں خوشحالی آئے گی۔

جناب سپیکر! ٹی ایچ کیو لیاقت پور میں ڈاکٹرز کی 32 اسامیاں ہیں جبکہ موقع پر صرف پانچ ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں جن میں ایک لیڈی ڈاکٹر ہے تو میری تجویز ہے کہ اُس ہسپتال کو نہ صرف renovate کیا جائے بلکہ وہاں پر ڈاکٹرز کی رہائش گاہیں بنائی جائیں اور سٹاف بھی پورا کیا جائے۔ میں نے اس حوالے سے اسمبلی میں ایک سوال دیا تھا جس کا جواب غلط دیا گیا تھا۔ میں چاہوں گا کہ اس پر بھی action لیا جائے کہ جب وہاں پر 32 ڈاکٹروں کی اسامیاں ہیں اور پانچ ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں لیکن یہاں پر اسمبلی میں 20 ڈاکٹروں کا بتایا گیا۔ یہ بڑی غلط بات ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے علاقہ کے حوالے سے دوسری بات کرنا چاہوں گا کہ 2010 میں چنی گوٹھ فیروزا روڈ براستہ 87 بنگ یہ 56 کلو میٹر کی لمبائی کی سڑک شروع کی گئی جو پاک پی ڈبلیو ڈی بنا رہا تھا۔ یہ کام پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت میں شروع ہوا تھا، ابھی 18 کلو میٹر سڑک بنی ہے اور 38 کلو میٹر سڑک بقایا ہے۔ میں آپ کے توسط سے اس کے لئے وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ جو 38 کلو میٹر بقایا سڑک ہے وہ اتنی گندی ہے کہ وہاں گنے کا کوئی کاشتکار ٹریکٹر ٹرالی لے کر جا سکتا ہے، گندم جا سکتی ہے اور نہ ہی کپاس کی کوئی ٹرالی جا سکتی ہے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ پاک پی ڈبلیو ڈی کے پاس یہ سڑک widening and improvement کے لئے تھی، اس کو بنایا جائے۔ یہ سڑک 11-2010 میں مکمل ہونی تھی لیکن اب 2015 شروع ہو چکا ہے۔ یہ سڑک دو تحصیلوں کو ملاتی ہے، 56 کلو میٹر لمبائی ہے، 18 کلو میٹر بنی ہے اور 428 ملین، اس کی approved cost رکھی گئی تھی۔ اب اس سال بڑی request کر کے ایک سو ملین allocate کرایا گیا تھا جو ابھی تک کام نہیں ہوا۔ براہ مہربانی اس ایک سو ملین روپے سے کام شروع کروادیں۔ وہ علاقہ purely زرعی علاقہ ہے۔ اس سڑک

کی وجہ سے زمیندار بہت پریشان ہیں۔ یہ سڑک انتہائی اہم ہے اس کو اوّلین ترجیح پر بنایا جانا چاہئے۔ یہ ongoing منصوبہ ہے۔

جناب سپیکر! کل میرے ایک بھائی نے کہا کہ 40۔ارب روپیہ ٹیکسٹائل سیکٹر کے لئے رکھا گیا اور loan دیا گیا جبکہ زمینداروں اور کاشتکاروں کے لئے پچھلے سال 10۔ارب روپیہ subsidies کے لئے رکھا گیا تھا۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اس کا benefit کہاں گیا۔ ہم نے اب انڈیا سے سوتی دھاگہ امپورٹ کیا ہے۔ اس پر 33 فیصد ڈیوٹی لگائی گئی تھی اور پاکستان کی 5 فیصد تھی۔ انڈیا نے پاکستان کو سو فیصد دھاگہ دیا جس کی وجہ سے انڈیا کے کاشتکار کو 400 روپے کا فائدہ ہوا اور ہمارے کاشتکار کو 500 روپے کا نقصان ہوا اور GST کا تمام فائدہ انڈیا لے گیا۔ یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔

جناب سپیکر! زرعی انکم ٹیکس پورے پاکستان میں کسی صوبہ میں نہیں لگایا گیا لیکن پنجاب میں لگایا گیا ہے۔ اگر ایک کاروباری آدمی کی آمدن چار لاکھ ہو تو اس پر ٹیکس لگایا جاتا ہے جبکہ زمیندار کو اسی ہزار روپے کی آمدن پر ٹیکس لگایا گیا ہے۔ کاشتکار تو ایک سے ڈیڑھ فیصد انکم ٹیکس کپاس کی قیمت میں دیتا ہے۔ گنے پر ڈیڑھ فیصد روڈ ٹیکس لیا جاتا ہے جو ایک ایکڑ پر اڑھائی سے تین ہزار روپیہ بنتا ہے۔ اس کے ساتھ زمیندار اتنا کچلا جاتا ہے کہ زمیندار کس حد تک اس کو برداشت کرے گا۔ آخر کار زمیندار سڑکوں پر آئے گا۔ اس کے لئے آپ خصوصی طور پر سوچیں جس طرح چیف منسٹر صاحب باقی محکموں میں دلچسپی لے رہے ہیں اسی طرح اس میں بھی دلچسپی لینی چاہئے۔

جناب سپیکر! جب ڈیزل کی قیمت 120 روپے لٹر تھی تب بھی یوریا کی قیمت 1850 روپے تھی اور آج 80 روپے لٹر ہے تب بھی 1800 روپے کی مل رہی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہماری حکومت زمینداروں کو مراعات دینے میں مکمل طور پر ناکام ہوئی ہے گو ہم نے بہت اچھے منصوبے دیئے ہیں اور بہت سے ایسے کام کئے ہیں جس سے عوام کو براہ راست فائدہ پہنچتا ہے لیکن کاشتکار اس چکی میں پوری طرح پسا ہوا ہے۔ دنیا میں تیل کی قیمتیں کم ہوئیں، سونا چاندی کی قیمتیں کم ہوئیں لیکن زمیندار وہیں کا وہیں کھڑا ہے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اس سال زمینداروں کے لئے ٹیکس فری بجٹ دیا جائے تاکہ زمیندار اپنے مسائل کا حل تلاش کر سکیں۔

جناب سپیکر! میں ایک اور چھوٹی سی گزارش کروں گا کہ ایک لاکھ کی آبادی چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی ہے جو میرے حلقہ میں ہے۔ اس ایک لاکھ آبادی میں بچوں یا بچیوں کا ایک بھی ہائی سکول نہیں ہے۔ یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ اس روشنیوں کے دور میں بھی ہم اندھیرے میں رہ

رہے ہیں۔اس کے علاوہ ایک کیڈٹ کالج جو پچھلے دور میں بے نظیر کیڈٹ کالج کے نام سے بنناتھا۔اس کے لئے کوئی فنڈز مختص نہیں کئے گئے۔اس کیڈٹ کالج کا نام بعد میں تبدیل کر کے چولستان کیڈٹ کالج رکھا گیا ہے۔ہم چاہتے ہیں کہ میاں محمد شہباز شریف جب بہاولپور گئے تھے تو انہوں نے بے نظیر کیڈٹ کالج دیا تھا میں چاہتا ہوں کہ اس پر کام شروع ہونا چاہئے تاکہ وہاں کے لوگ مستفید ہو سکیں۔

جناب سپیکر! آخری گزارش یہ ہے کہ لیاقت پور تحصیل ضلع رحیم یار خان اور بہاولپور کے درمیان ہے وہاں سے ایک سو کلومیٹر رحیم یار خان ہے اور ایک سو کلومیٹر بہاولپور ہے۔میری گزارش ہو گی کہ لیاقت پور چونکہ درمیان میں واقع ہے اور کافی فاصلہ پر ہے اس کو ضلع کا درجہ دیا جائے۔بہت مہربانی۔شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ

پوائنٹ آف آرڈر

پارلیمانی سیکرٹری برائے ترقی خواتین (محترمہ راشدہ یعقوب): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

معزز خاتون ممبر پر قاتلانہ حملہ اور سکیورٹی فراہم کرنے کا مطالبہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے ترقی خواتین (محترمہ راشدہ یعقوب): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر! میں آپ کے علم میں ایک بات لانا چاہتی ہوں کہ میں نے جس علاقہ سے الیکشن لڑا ہے وہ شاید پنجاب کا حساس ترین حلقہ ہے۔مجھ پر پرسوں رات قاتلانہ حملہ ہوا ہے۔حملہ آور تین لوگ تھے جو موٹر سائیکل پر آئے اور وہ مسلح تھے۔میں جیسے ہی گھر کے اندر گیراج میں داخل ہوئی ہوں انہوں نے اندر آنے کی کوشش کی میرے تو گن مین وہاں دروازے کے پاس موجود تھے۔انہوں نے مزاحمت کی اور اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی تھی کہ ان دو بندوں نے اپنی جان پر کھیل کر میری جان کو محفوظ بنایا۔وہ دونوں بندے اس وقت ہسپتال میں death bed پر ہیں۔ان میں سے ایک کو تین گولیاں لگی ہیں اور دوسرے کو بھی تین سے چار گولیاں لگی ہیں۔وہاں اس وقت بہت فائرنگ ہوئی اور اب یہ صورتحال ہے کہ میرے بچے خوف وہراس کی کیفیت میں مبتلا ہیں۔وہ سوتے سوتے اٹھ جاتے ہیں۔میں صرف آپ کے توسط سے یہ بات کہنا چاہتی ہوں کہ میری جان کو خطرہ لاحق ہے۔میں اس فورم کی طرف سے، اپنی پارٹی کی وساطت

سے حکومت کی توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ میری سکیورٹی کو یقینی بنایا جائے اور میرے ساتھ جو بھی تعاون ممکن ہے وہ کیا جائے تاکہ میری زندگی آگے محفوظ رہ سکے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! ہمیں یہ سن کر بہت افسوس ہوا۔ یہ بہت افسوسناک واقعہ ہے۔ جی، لاء منسٹر صاحب! آپ اس پر کیا کہتے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! یہ انتہائی افسوسناک واقعہ ہے۔ جیسا کہ معزز ممبر بتا رہی ہیں۔ ہم اس واقعہ اور پولیس نے اب تک جو کارروائی کی ہے اس کی ساری details لیتے ہیں۔ ان کو جس قسم کی بھی سکیورٹی درکار ہے انشاء اللہ تعالیٰ گورنمنٹ کی طرف سے ان کو provide کی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ بقیہ جو ممبران رہ گئے ہیں وہ کل اپنی بات کریں گے لہٰذا آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے۔ اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 3۔اپریل 2015 صبح 9:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔